یادِ عہدِ رفتہ میری خاک کی اکسیر ہے
میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے
سامنے رکھتا ہوں اس دورِ نشاط افزا کو میں
دیکھتا ہوں دوش کے آئینے میں فردا کو میں

علامہ محمد اقبالؒ

ذکرِ مخدوم

مع ختمات و تعویذات

تالیف

پیر سید محمد قاسم شاہ مخدومی راجوروی

زیب آستانہ عالیہ مخدومیہ نوریہ متصل دربار بری امام قادری رحمۃ اللہ علیہ
نور پور شاہاں اسلام آباد۔ پاکستان

3562

[illegible] احمد شاہ

آستانہ عالیہ مخدومیہ نوریہ، نور پو[illegible] اسلام آباد پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

۴۸۶

یادِ عہدِ رفتہ میری خاک کی اکسیر ہے — میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے
سامنے رکھتا ہوں اس دورِ نشاط افزا کو میں — دیکھتا ہوں دوش کے آئینے میں فردا کو میں

علامہ محمد اقبال

3562

ذکرِ مخدوم

مع ختمات و تعویذات

تالیف

پیر سید محمد قاسم شاہ مخدومی راجوروی

زیبِ آستانہ عالیہ مخدومیہ نوریہ متصل دربار بری امام قادری رحمۃ اللہ علیہ
نور پور شاہاں اسلام آباد۔ پاکستان

ذخیرہ

ناشر

صاحبزادہ سید وحید احمد شاہ

آستانہ عالیہ مخدومیہ نوریہ، نور پور شاہاں اسلام آباد پاکستان

Marfat.com

طباعت کے جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہے۔

86763

69 2068

نام کتاب ——— ذکرِ مخدوم

مصنّف ——— پیر سید محمد قاسم شاہ راجوروی مخدومی

کاتب ——— ابوالبلال محمد فضل منیر۔ راولپنڈی

پریس ——— فضل ربی پریس خورشید بیس کشمیر روڈ راولپنڈی

طباعت ——— بار اوّل

تعداد ——— دو ہزار

تاریخ اشاعت ——— صفر المظفر ۱۴۱۱ھ ستمبر ۱۹۹۰ء

قیمت ——— ۲۰ روپے

ناشر ——— پیر سید محمد قاسم شاہ راجوروی مخدومی

——— سجادہ نشین آستانہ عالیہ مخدومیہ نورپور شاہاں

——— و خطیب دربار عالیہ حضرت بری امام نورپور شاہاں اسلام آباد۔

ملنے کے پتے :(۱) قرآن اور اسلامی کتابوں کا مرکز المعصوم بکڈپو متصل دربار حضرت بری امام نورپور شاہاں اسلام آباد۔

(۲) آستانہ عالیہ مخدومیہ نورپور شاہاں اسلام آباد (پاکستان)

(۳) ڈاکٹر نور محمد خطیب جامع حنفیہ مالک زاہد ہومیو سنٹر ——— نورپور شاہاں اسلام آباد (پاکستان)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

3562

مدحِ اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یا اھلَ بیتِ رسولِ اللہِ حُبُّکُم — فرضٌ مِنَ اللہِ فی القرآنِ انزلَہٗ

کفاکُمُ مِن عظیمِ القدرِ انّکُمُ — مَن لَّم یُصلِّ علیکُم لا صلوٰۃَ لہٗ

اذا نحنُ فضّلنا علیًّا فانّنا — رَوافضُ بالتّفضیلِ عندَ ذی الجھلِ

وفضلُ ابی بکرٍ اذا ما ذکرتُہٗ — رُمیتُ بنَصبٍ عندَ ذکری لِلافضلِ

قالوا ترفّضتَ؟ قلتُ کلّا! — ما الرّفضُ دینی ولا اعتقادی

لکن تولّیتُ غیرَ شکٍّ — خیرَ امامٍ وخیرَ ھادی

اِن کانَ رفضًا حبُّ آلِ محمّدٍ

فلیشھدِ الثّقلانِ اِنّی رافضٌ

امام شافعی رضی اللہ عنہ

(سیرت الشافعی ص ۲۲)

Marfat.com

معنیٔ ذبحِ عظیم

رانا بھگوان داس بھگوان

وہ حسینؓ ابنِ علیؓ دوشِ نبیؐ کا شہسوار
زیبِ آغوشِ رسالتؐ، فاطمہؓ کا گلعذار
زورِ بازوئے حسنؓ فرزندِ حیدرؓ باوقار
پیکرِ صبر و رضا محبوبِ ربِ کردگار
مظہرِ حق و صداقت جلوۂ ایماں حسینؓ
وہ امامِ حق پسنداں وہ نبی کا نورِ عین
عظمتِ حق کا پیامی دینِ حق کا پاسباں
خلد کا سردارِ اعظم میرِ بزمِ مومناں
شام کا ابرِ سیہ جب ہر طرف چھانے لگا
تب جلالِ حیدری بھی جوش میں آنے لگا
ذوالفقارِ حیدری لے کر بڑھا حیدرؓ کا لال
کانپ اٹھا دشتِ وغا جب آگیا اُس کو جلال

Marfat.com

3562

کربلا کی سرزمیں پر کفر و دیں کی کارزار
سر بکف تھا جنگ میں دینِ خدا کا تاجدار
جس نے سینچا اپنے خوں سے نخلِ دیں کو وہ حسینؓ
کر گیا مضبوط جو شرعِ متیں کو وہ حسینؓ
مانتے ساقیٔ کوثر، تری جاگیر ہے خُلدِ نعیم
تیری ذاتِ پاک مولا معنیٔ ذبحِ عظیم
دینِ حق کو جان دے کر تو نے زندہ کر دیا
دامنِ دینِ خُدا کو موتیوں سے بھر دیا
لَآ اِلٰہ کی سطوت و شوکت کے حامل زندہ باد
رمزِ اِلَّا اللہ کی تفسیر کامل زندہ باد
السّلام اے فدیۂ راہِ حقیقت السّلام
قائدِ اربابِ حق، جانِ قیادت السّلام
اَلسّلام اے شمعِ ایوانِ امامت السّلام
اے حسینؓ ابنِ علیؓ اے نورِ وحدت اَلسّلام

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۷۸۶
مکتوب

منجانب قمر راجوروی مہاجر کشمیر

بسوئے حضرت مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب خطیب جامع مسجد نور پور شاہاں

نواں شہر، ہزارہ ایبٹ آباد ۸۶

مورخہ ۸ ر جون ۱۹۷۱ء

ارحم رب رحیم کریم قادر ہین جس دیاں عام غفاریاں جے

عیب بین تے پوزش پذیر منعم ڈھکے عیب نے کرے ستاریاں جے

پھر نعت رسول مقبول اکرم جس دے تام ہمیش سرداریاں جے

ساقی حوض کوثر شافیع اماں دا جس نوں رب دوں مختاریاں جے

مولانا صاحب قاسم شاہ حضرت تیرے باغ وچہ سدا بہاریاں جے

آیا خط تساڈا ہے عنوان اس دا ست اٹھ چھپے نقش نگاریاں جے

ہوئی اس دے جواب وچہ دیر کافی کردے ہو دسو گلہ گذاریاں جے

دساں حال کے اپنا حال کوئی نہ کیتا حال بے حال بیماریاں جے

میرے گھر وچہ تکلیف ثقیل اتنی جیویں کیتیاں عرض گذاریاں جے

نہیں آثار کوئی صحت سلامتی دا گھیرے پائے نے درد آزاریاں جے

Marfat.com

وقت گذر دا فکر افکار اندر غلبے پائے نے ذلتاں خواریاں جے

کیتے پاپ بے حد نہ حد کوئی دفتر سیاہ کیتے گنہگاریاں جے

دامن پکڑیا آل رسول دا میں کر کے صدق تے ہمتاں بھاریاں جے

میرا پیر کامل حاجی پیر بابا اوہدی ذات صفات نوں واریاں جے

پیر شاہ مخدوم جس خلق خادم جس دا عمل سی حق گفتاریاں جے

خوش الحان بیان زبان جس دی جس نے کیتیاں شب بیداریاں جے

سلیمان شاہ پیر شہید غازی لایاں رب دے نال جس یاریاں جے

کر دے رہے شہادت دی موت کارن پیش رب دے عرض گذاریاں جے

آخر رب نے باغ فردوس دے جنت تھلے لا نہاریاں جے

تغمہ مل گیا شان شہادتاں دا مل گیاں مراداں ساریاں جے

بل احیاء دا پاک تغمہ ملیا اُس جس قسمتاں بھاریاں جے

عاشق ہو کے عشق دی پینگ اُتے لیاں وانگ منصور ہولاریاں جے

لکھیا لیکھ جو ازل دے پاک قاضی مل گیاں سعادتاں ساریاں جے

قمر راس ہو گئے سارے کم کوہجے رب بگڑیاں آپ سنواریاں جے

✢

تاریخ وفات قمر راجوروی ، ۱۰ ؍ شعبان ۱۳۹۶ھ ، ۷ ؍ اگست ۱۹۷۶ء

بروز ہفتہ بمقام نواں شہر ایبٹ آباد (ہزارہ)

۲۳ ؍ ساون ۲۰۳۳ ب

Marfat.com

اشعار مدحیہ

در مدح نبیؐ و آل نبیؐ

از قلم مولانا مفتی فیض احمد صاحب مدظلہ العالی مفتی اعظم آستانہ عالیہ گولڑہ شریف (راولپنڈی)

رضائے حق ہے رضائے نبیؐ و آل نبیؐ
ولائے حق ہے ولائے نبیؐ و آل نبیؐ

وَمَا رَمَیْتَ کو پڑھ کر یہ راز فاش ہوا
لقائے حق ہے لقائے نبیؐ و آل نبیؐ

نہیں نماز وہ منظور بارگاہِ خدا
کہ جس میں ہو نہ ثنائے نبیؐ و آل نبیؐ

انہیں کے گھر میں ہی نازل ہوا کلام اللہ
انہیں کے گھر سے ہدایت ملی جسے بھی ملی

نجات انہیں سے ہے وابستہ بحر ظلمت میں
بغیر ان کے نہ کشتی کوئی بھی پار ہوئی

صداقت اور عدالت انہیں پہ ہے نازاں
امامت اور ولایت کے ہیں مدار یہی

گواہ ان کی طہارت پہ آیۂ تطہیر
نشان ان کی شہادت ہے کربلا کی گلی

سیادت ان کی مُسَلّم ہے دونوں عالم میں
غلام ان کے ہیں شاہ و گدا فقیر و غنی

شجاعت انکی ہے ضرب المثل زمانے میں
لقب انہی کا ہے شیر خدائے لم یزلی

سخاوت ان کی خدا کی قسم کہ کیا کہنا
نہیں تو ان کی زباں سے نہیں کسی نے سُنی

ہیں علم ظاہر و باطن کے بحر بے پایاں
خدا نے ان کو سمجھائے رازہائے خفی

نہ دین سے جوان سے تعلق تو فیض کچھ بھی نہیں
کہ دین ان کے سوا ہے تمام بولہبی

Marfat.com

باب اوّل

خاندان

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
(اعلیحضرت بریلوی)

شجرۂ نسب پدری

حضرت قبلہ پیر سید مخدوم[۱] شاہ ابن سید مرید[۲] علی شاہ ابن سید محمد[۳] علی شاہ ابن سید حبیب[۴] شاہ ابن سید جلال[۵] ابن سید عبدالباقر[۶] شاہ ابن سید شاہ جنید[۷] ابن سید شاہ ابراہیم[۸] ابن سید محمد اولیا ابن شاہ عبدالعزیز[۱۰] ابن سید عبدالغالب[۱۱] ابن سید عبدالغنی[۱۲] ابن سید حسین[۱۳] ابن سید آدم[۱۴] ابن سید علی شیر[۱۵] ابن سید عبدالکریم[۱۶] ابن سید وجیہہ الدین[۱۷] ابن سید ولی الدین[۱۸] ابن سید محمد ثانی الغازی[۱۹] ابن سید رضا الدین[۲۰] ابن سید صدرالدین[۲۱] ابن سید محمد احمد سابق[۲۲] ابن سید ابوالقاسم حسین[۲۳] المشہدی ابن سید علی اکبر[۲۴] بربر کے پیر ابن سید عبدالرحمٰن[۲۵] رئیس الزمان ابن سید اسحاق[۲۶] ثانی ابن سید اوّل حسن[۲۷] زاہد ابن سید محمد عالم[۲۸]

Marfat.com

ابن سیّد عبداللہ قاسم[29] ابن سیّد محمد[30] اوّل ابن سیّد اسحاق[31] قطب ابن سیّد امام[32] موسیٰ کاظم ابن سیّد امام جعفر صادق[33] ابن سیّد امام محمد[34] باقر ابن سیّد امام زین العابدین[35] ابن سیّد امام حسین[36] ابن شاہِ ولایت حضرت علی[37] کرم اللہ وجہہ الکریم۔

شجرۂ نسب مادری

سیّد مخدوم شاہ ابن سیّدہ بالا بی بنت سیّد مقبول شاہ ابن سیّد ناصر علی شاہ ابن سیّد مہربان شاہ ابن سیّد عبدالباقر شاہ ..... الخ شجرۂ پدری کے ساتھ مل جاتا ہے۔

قصیدہ

مؤلفہ حضرت حاجی نظام الدّین رحمۃ اللہ علیہ

بتصرف سیّد محمّد قاسم شاہ مخدومی مشہدی کاظمی

جو پی لے ایک پیمانہ میرے مخدوم سیّد کا
رہے کیوں وہ نہ مستانہ میرے مخدوم سیّد کا

پیو اے دوستو! بھر بھر کے تم کاسے طہورا کے
کھلا ہے آج میخانہ میرے مخدوم سیّد کا

پیا جس نے ایک گھونٹ پانی چلو سے فیض چشمے کا
ہوا بیشک وہ دیوانہ میرے مخدوم سیّد کا

الا اِنّ مرید تم ہے لاخوف علیکم و نہ کچھ
تصوّر تم نہ بھل جانا میرے مخدوم سیّد کا

Marfat.com

حیوۃً طیبۃً جس طالبِ صادق کی خواہش ہو — یہ در تم اُس کو بتلانا میرے مخدوم سیّد کا

بصد شوقِ لقائے طالبو تم دوڑتے جاؤ — کرو درشن فقیرانہ میرے مخدوم سیّد کا

نظر اک بھر کے جس نے کی رُخ پرنور آقا پر — ہوا مانند پروانہ میرے مخدوم سیّد کا

تمنا ہے مریدیں کی یہی تجھ سے خداوندا — حشر کو ساتھ دلوانا میرے مخدوم سیّد کا

ضرورت ہو نظام الدین کی جلدی گر اَجَل تجھ کو

تو درشن پہلے دِکھلانا میرے مخدوم سیّد کا

✣

مولودِ مسعود

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات

تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید برون

حضرت سیّد مرید علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نورِ نظر سیّد السادات حضرت قبلہ پیر سیّد مخدوم شاہ المعروف بڑے پیر صاحب نے بمقام جو سیّداں علاقہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ میں پردۂ عدم سے ظہور فرمایا۔ حضرت قبلہ کا سنِ ولادت معلوم نہیں ہو سکا۔

آپ کے والد ماجد حضرت سیّد مرید علی شاہ ولی کامل تھے۔ سلسلہ قادریہ میں حضرت صاحب تیلنگ والوں سے ارادت رکھتے تھے۔ آپ کا بال بال بھی ذکر میں مشغول رہتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے قمیص اتاری ہوئی تھی۔ ایک شخص نے پُشت کی طرف سے نزدیک ہو کر سُنا تو پُشت سے بھی

Marfat.com

ذکر کی آواز آ رہی تھی۔

آنجناب کا حلقۂ ارادت بڑا وسیع تھا۔ صاحب کشف و کرامت ولی اللہ تھے۔ بیر پنجال میں نزد سرائے علی آباد گھوڑے سے دریا میں گر کر شہید ہوئے۔ آپ کے جسم مبارک کو تقریباً ایک سو سال بعد قبر سے نکالا گیا، تو جسم کا ڈھانچہ صحیح و سالم تھا۔ دریا کے کنارے سے نکال کر دوسری جگہ روضہ بنایا گیا ہے۔ از سرِ نو جنازہ پڑھایا گیا۔ پہلا روضہ حضرت حاجی بابا سیّد نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ نگرانی بنا تھا۔ اور دوسری جگہ روضہ کی نگرانی آنجناب کے حقیقی پوتے سیّد حاجی بہادر شاہ اور پڑپوتے سیّد حاجی رشید احمد شاہ نے کی۔

حضرت موصوف ایک بار اپنے مریدین کے ہاں دورے پر گئے ہوئے تھے۔ ایک گھوڑی کے ساتھ اس کا ایک شیر خوار بچّہ تھا۔ مریدوں نے کہا، کہ حضرت اگر یہ بچّہ ماں کو چھوڑ کر آپ کے بلانے پر آپ کی طرف آ جائے، تو یہ نذرانے کے طور پر آپ کو دے دیں گے۔ تو آپ نے ایک توجہ فرمائی تو وہ بچّہ ماں کو چھوڑ کر آپ کی طرف آ گیا۔ اور جدھر آپ تشریف لے جاتے وہ گھوڑی کا بچّہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا۔ حالانکہ شیر خوار بچے اپنی ماں سے ایک منٹ بھی جُدا نہیں ہوتے۔ یہ واقعہ دیکھ کر لوگوں میں آپ کی بہت مشہوری ہوئی۔ اور جو لوگ مرید نہیں تھے وہ بھی بکثرت مُرید ہو گئے۔

Marfat.com

۵ تو ہم گردن از حکمِ داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکمِ تو ہیچ (سعدیؒ)

حضرت بڑے پیر صاحب کا شجرۂ طریقت منظوم

اے خدا کر رحم اپنی کبریائی کے لئے
اور رسولِ پاک کی خیر الورائی کے لئے

بخش دے میری خطائیں انبیاء کے واسطے
خواجگانِ نقشبندانِ باخدا کے واسطے

گو نہیں میں لائقِ دربار اے ربّ غفور!
ان بزرگوں کو وسیلہ لایا ہوں تیرے حضور

حضرتِ صدیق اکبر یارِ غار مصطفےٰ
حضرتِ سلمان فارس عاشقِ شاہِ ہُدیٰ

حضرتِ قاسم و حضرت جعفر صادق امام
بایزید و برگزیدہ بوالحسن شاہِ امام

بوعلی فارمدی اور یوسفِ ہمدانوی
عبد خالق غجدوانی عارفِ ریوا گرھی

خواجہ محمود فغنہ شاہ عزیزاں باکمال
حضرتِ بابا سماسی حضرتِ میر کلال

آفتابِ نقشبنداں شاہ بہاؤالدین سخی
حضرتِ خواجہ علاءالدّین عطار دلی

شاہ یعقوبؒ و عبید اللہ احرار زماں
شاہِ زاہد اور درویشِ محمد والاشان

خواجہ امکنگی و حضرت باقی باللہ باخبر
قطب سرہندی مجدد الفِ ثانی نامور

خواجہ معصوم و حضرت حجۃ اللہ باصفا
شاہ زبیر و خواجہ اشرف محمد پارسا

شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیا
خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باصفا

حضرت ہادی محمد اور صدیق ماگمی
شاہ نظام الدین اور عبداللہ دلی لاڑی

Marfat.com

حضرتِ مخدوم شاہ شیر نبی شیر خدا وہ ولی ابن ولی اولاد شاہِ دوسرا
جان میری ہو تصدق کیسے پیارے ہیں یہ نام ہر طرف دنیا میں جاری جن سے ہے یہ فیض عام

دور ہم سب سے خداوندا خیالِ غیر ہو
تیری الفت اور رضا پر خاتمہ بالخیر ہو

+

راجوری میں آمد

حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب آبائی ملک بالاکوٹ ہزارہ سے اپنے والد ماجد کے ہمراہ نقل مکانی کر کے موضع دودا سن بائیں تحصیل راجوری ریاست جموں میں قیام پذیر ہوئے۔ قریب ہی موضع لاہ شریف میں بھی زمین حاصل کی۔ لاہ شریف والی زمین چھوٹے دو برادران کو دی اور خود دودا سن بائیں کی زمین رکھی۔ لیکن یہ خانگی تقسیم تھی۔ کاغذاتی طور پر لاہ شریف اور دودا سن کی زمین تینوں بھائیوں کے نام انتقال شدہ تھی۔

حضرت بڑے پیر صاحب کو رب کریم نے حُسن ظاہر اور باطن سے نوازا ہوا تھا۔ بقول حضرت حاجی بابا، آپ ابدال زمانہ تھے جو شخص سامنے آتا مرعوب ہو جاتا۔ جلال حیدری اور جمالِ یوسفی کے مظہر تھے۔ نہایت حق گو عابد و زاہد، عالم فاضل قاری خوش الحان قادر الکلام مناظر اور ماہر انساب تھے۔ بڑے بڑے علماء کو آپ کے سامنے مجال دم زدن نہ تھی۔ آپ کی پیش گوئیاں حرف بحرف صادق آئی ہیں۔

Marfat.com

دردوسوز

؎ تمنا دردِ دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

؎ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

؎ تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

دردِ دل اللہ کریم کی بڑی نعمت ہے۔ یہ حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب میں بدرجۂ اتم موجود تھی۔ چنانچہ بوقت سحر درج ذیل اشعار پڑھ کر آپ خوفِ الٰہی سے زار و قطار رویا کرتے تھے۔

اے غافل نہ سو بن انہاں سراں وچ اٹھے نی چور لٹیرے
لٹ متاع لے جاسن تیرا، اٹھیں جاگ سویرے
جو آیا اس مال لٹایا ثابت رہیا نہ کوئی
جاگن والے رہے سلامت جنہاں نیند دنجائی
توں مہمان اک پلک دا گھڑی وساہ نہ تیرا
اچن چیت کسے دن بیلی کوچ کریں گا ڈیرا
انہاں چھوتریاں دے اندر سدا نہیں تدھ رہنا
اوڑک انہاں چھوتریاں وچہ ہور کسے آ بہناں

Marfat.com

اس ویلے دا قدر کریں گا جس ویلے مر جاسیں
پھیر ایہہ وقت نہ ملسی تینوں رو رو کے پچھتاسیں
کر سامان اگے دے کارن توشہ راہ سفر دا
فیر نہ آنون ہوسی تینوں سدا رہیں غم کردا

اور کبھی، کو نج وچھوڑا ایک کتاب بھی پڑھا کرتے تھے۔ اور کبھی درج ذیل اشعار پڑھ کر رویا کرتے تھے۔

ص، صبح دے وقت رب دی یاد اندر لکڑ دیوں بانگاں وار وار سرگی
بولن مور لٹور تے ہور خمرے نالے بولدے نی کوئلاں کاگ سرگی
آوے مست آواز ہر ہر طرفوں ہو ہو دی آوے آواز سرگی
اٹھ جاگ زمان نماز پڑھ خاں کیوں سُتا ہیں جنگھاں وسار سرگی

اور کبھی درج ذیل اشعار پڑھ کر رویا کرتے تھے۔

الف: آیا سیں لال دیا جھنیں نوں ونج کولباندی کا ہنوں لا بیٹھوں
تینوں حکم کستوری خرید نے دا سی ڈھیر ہنگ جوڑنیدے لا بیٹھوں
بھلا دس خاں آئے کے کھٹیا کی مفت ایگاں عمر گنوا بیٹھوں
تینوں اجاں بھی ہوش نہ آئی ہے قطب دینا تو ڈے گور کنارڈے آبیٹھوں

اور درج ذیل اشعار پڑھ کر بھی روتے تھے۔

آل نبی تے خاص اولاد حیدر صدقے واریاں سید اسوہنیا دے
سید مشہدی غوث کاگاں والے صفتاں بھاریاں سید اسوہنیا دے

Marfat.com

واہ واہ ہادیا فیض کمال تیرا نہراں جاریاں سیدا سوہنیا دے
تیرے دیکھیاں دور غفور کردا مرضاں ساریاں سیدا سوہنیا دے

وچ تیرے دربار منظور ہوون او گنہاریاں سیدا سوہنیا دے
بخشے رب تواب طفیل تیرے خطا کاریاں سیدا سوہنیا دے

زلفاں کھول کھلاریاں ہجر اندر غماں ماریاں سیدا سوہنیا دے
اندر ہجر آرام حرام سانوں کراں زاریاں سیدا سوہنیا دے

رکھیں یاد میثاق دا یوم جس دم لایاں یاریاں سیدا سوہنیا دے
سٹیں دور نہ دیکھ قصور میرے کر بیزاریاں سیدا سوہنیا دے

میری جان نوں آن طوفان لگیاں بیماریاں سیدا سوہنیا دے
لٹی جان فراق ہلاک کیتا کردکاریاں سیدا سوہنیا دے

نکاں راہ ہر سو نگاہ کر کر سوداریاں سیدا سوہنیا دے
شاید چڑھے کاغان دا جن کدھر دیکھن ہاریاں سیدا سوہنیا دے

چڑھی فوج فراق دی موج اندر لاچاریاں سیدا سوہنیا دے
ذکر نام تیرا جاگاں رات ساری کر بیداریاں سیدا سوہنیا دے

ویکھن باہجھ بے صبر تے فریٹرے ہن تیاریاں سیدا سوہنیا دے
بلیا ملک مسافری کل چڑھنا اوپر لاریاں سیدا سوہنیا دے

نہ کجھ سفر سامان تیار کیتا خالی جاریاں سیدا سوہنیا دے
ویکھے بادِ خزاں ویران کرسی گلزاریاں سیدا سوہنیا دے

جامہ پہن کے فقر دا کیتیاں میں مکاریاں سیدا سوہنیا دے

دس دس کے نفس شیطان ظالم گنہ گاریاں سیدا سوہنیا دے

شرم لاج میری رکھیں بخش ساری بھکھیاریاں سیدا سوہنیا دے

نت باطنی بخش جمال جیوں کر فیضوں تاریاں سیدا سوہنیا دے

مرالدین افسوس ہویا سانوں تھیں خدمتگاریاں سیدا سوہنیا دے

کیتی نفس برباد تے یاد پل پل منزل بھاریاں سیدا سوہنیا دے

✣

درج ذیل اشعار بھی گاہ بگاہ پڑھا کرتے تھے۔

اے طالب کر حمد الٰہی ہو گیا فضل ربانی — تینوں رب دے نال ملاوے غوث سید کا غانی

خادم ہو تاں حاصل ہووے خوش دستار نورانی — نال محبت گل لاوے غوث سید کا غانی

اس دربار جو حاضر ہووے فضل کھلے رحمانی — عرشاں تو ڑی سیر کراوے غوث سید کا غانی

طالب نوں جاں تنگی پہنچے از شامت نفسانی — حامی بن کے آن چھڑاوے غوث سید کا غانی

سینہ صیقل قلب سیاہ دا واقف ستر حقانی — دل نوں رنگ توحید چڑھاوے غوث سید کا غانی

مرشد میرا مرد بھلیرا اج کل کتے نہ ثانی — بھر بھر مٹھڑے جام پلاوے غوث سید کا غانی

لاہ وچہ ڈیرا عرشیں پھیرا شیر ببر یزدانی — نور دل دی شمع جگاوے غوث سید کا غانی

سخی شرم تھیں بھریا ہویا صورت ماہ کنعانی — دل وچہ عرش فرش وکھلاوے غوث سید کا غانی

نور دا نور منور انور چن بدر آسمانی — دل وچہ ہو دی بوٹی لاوے غوث سید کا غانی

میں دربار تیرے دے چاتیاں آئو شو نورانی — کر منظور دلوں غم جاوے غوث سید کا غانی

Marfat.com

دیگر

درد الم ہور غم دیاں لیکاں تیرے عشق لگایاں — آمل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

سر سڑ اندر ہجر جدایاں ہو گیاں وانگ سودایاں — آ مل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

سدڑے ملی نت فال کڈھاواں منتاں کیتی منایاں — آ مل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

وچ ڈھنڈ کوٹ نہ محرم کوئی غیراں وچ پھنسایاں — آمل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

ایہہ ڈھنڈ کوٹ عشق نہیں خالی دنیا لذتاں لایاں — آمل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

اِت ول قدم رنجہ فرماویں بخشو صحت صفایاں — آ مل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

میرا ماں گناہاں منہ کالا اڈ گیاں رتنایاں — آ مل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

باد صبا ہتھ لکھ چٹھیاں قلماں اساں گھسایاں — آ مل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

پاک جمال کمال تساڈا ویکھن نوں سدھریاں — آ مل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

مہر الدین محبت اندر جاناں گھول گھمائیاں

آمل پیرا بدر منیرا بے کساں دیا سائیاں

باب دوم

فیوض و برکات اور تصرّفات

راقم الحروف کی نانی صاحبہ سیّدہ شہر بانو نے بیان کیا ہے کہ حضرت بڑے پیر صاحب ایک بار دورانِ سفر ہمارے گھر تشریف لائے۔ بمقام ٹنگ مرگ کشمیر فرمایا کہ مجھے دورانِ سفر بھوک لگ گئی ہے۔ میں نے عرض کیا کھانا تو تیار نہیں، البتّہ دودھ ہے۔ وہ آپ نوش فرمالیں۔ فرمایا کہ عورتوں کو گھی کا بہت خیال ہوتا ہے۔ اگر دودھ پی لیا تو گھی کم نکلے گا۔ میں نے عرض کیا آپ دودھ نوش فرمالیں۔ اگر دودھ کم ہو گیا، تو بھی کوئی بات نہیں۔ چنانچہ آپ نے دودھ سیر ہو کر نوش فرمایا۔ صبح جب ہم نے دودھ سے گھی نکالا تو پہلے سے بھی زیادہ نکلا حالانکہ دودھ پہلے کی نسبت بہت تھوڑا تھا۔ یہ آپ کی دعا کا نتیجہ تھا۔

؎ نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

برادرم محمّد شاہ صاحب نے بیان کیا کہ میرا چشم دید واقعہ ہے، علاقہ جندرہ نزد جموں بکری کا بچہ مر رہا تھا۔ آپ نے پانی دم فرما کر دیا۔ وہ پلایا

Marfat.com

گیا تو وہ بکروٹا فوراً تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا۔

بیان کیا کہ انڑوں ایک موذی قسم کے کیڑے ہیں، لیکن حضرت پیر صاحب کو وہ بالکل نہ کاٹتے تھے۔ ایک جگہ رات کو قیام فرمایا، جہاں ان کیڑوں کی کثرت تھی۔ حضرت مولانا سید محبوب شاہ صاحب آپ کے فرزند اکبر آپ کے ہمراہ تھے۔ ان کو تو تمام رات اِن موذی کیڑوں نے آرام نہ کرنے دیا۔ لیکن حضرت پیر صاحب آرام سے سوئے رہے۔ ان کو بالکل نہ کاٹا۔ نیز بیان کیا کہ آپ ان موذی کیڑوں کو دم کر کے ایک جگہ بند کر دیتے تھے، جہاں سے اِدھر اُدھر بالکل نہ جاتے۔ آنجناب کے مال مویشی کے مکان میں بھی ان کو ایک گوشے میں بند کیا ہوا تھا۔ راقم بھی اس بات کا چشم دید گواہ ہے۔

بیان کیا کہ بمقام چھمراں متصل درہ دیلمال حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ اور مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری پونچھ والے مع عیال مقیم تھے۔ وہاں مسجد اور مکانات کی دیواریں اور چھت بھی پتھر کا تھا۔ تینوں بزرگ اکٹھے نماز پڑھا کرتے تھے جب کبھی گیارہویں شریف وغیرہ کا دودھ لے کر لوگ حاضر ہوتے تو مولوی صاحب فرماتے پیر صاحب کے گھر لے جاؤ، وہاں سے ہمارے گھر بھی بھیج دیں گے۔ یہاں پر ہی ایک دفعہ بارش میں کتے مسجد میں داخل ہو گئے۔ مولوی صاحب نے فرمایا، اِن پر آفت پڑے تو سب کتے

Marfat.com

باؤلے ہو کر مر گئے۔ میں نے عرض کیا، آپ نے بددعا کر کے کتے مار دیئے۔ اب جنگل میں رات کو ریچھ ہماری بکریوں کو مار دے گا، تو فرمایا، تمہارا کتا نہیں مرے گا۔ اور کتے کے لئے کچھ دم کر کے بھی دیا۔ تو ہمارا کتا جس کا نام رچھو تھا، محفوظ رہا ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

بیان کیا کہ جب کوئی شخص دم اور دعا کرانے کے لئے حاضر ہوتا، تو پیر صاحب فرماتے، حاجی صاحب کے پاس جاؤ، اور حاجی صاحب فرماتے، پیر صاحب کے پاس جاؤ۔ پیر صاحب تشریف لاتے تو حاجی صاحب تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور حاجی صاحب تشریف لاتے تو پیر صاحب کھڑے ہو جاتے۔ ذیلدار محمد حسین رئیس اعظم بھروٹ نزد گولڑہ شریف نے دیکھ کر کہا کہ انہوں نے خود ہی اپنی عزت بنائی ہے۔ چھوٹا بڑے کی اور بڑا چھوٹے کی عزت کرتا ہے۔

انہیں کا بیان ہے کہ بکروال کو آپ نے بیعت فرمایا۔ اس نے کہا مجھے وجد نہیں ہوا۔ دوبارہ آپ نے اس پر توجہ کی تو وہ نیم مجذوب ہو گیا۔ اور بکریوں کی نگہبانی کرتے ہوئے بھی ذکر کرتا رہتا۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس انکی
خدایا کیا رکھا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

86763

Marfat.com

درج ذیل واقعات برادر بزرگوارم سید مردان علی شاہ صاحب مرحوم نے بیان فرمائے۔

۱۔ بیان فرمایا کہ میری اہلیہ کا شوق تھا کہ حضرت بڑے پیر صاحب سے بیعت ارادت حاصل کروں۔ لیکن میں نے دوسری جگہ بیعت کرا دیا، تو آپ غضبناک ہو کر فرمانے لگے:

"تجھے کیا معلوم کہ خدا کے نزدیک کون ......"

کہتے ہیں کہ لفظ "کون" تک فرما کر خاموش ہو گئے۔

۲۔ ایک صغیر سن رشتہ کے متعلق فرمایا کہ چھوٹا رشتہ نہیں کرنا چاہئیے۔ یہ توڑ نہیں چڑھے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ رشتہ ہمارے لئے بہت بڑی مصیبت بن گیا۔ اور کامیابی بھی نہ ہوئی۔ یعنی رشتہ ٹوٹ گیا۔ ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

۳۔ بیان کیا کہ آپ کے انتقال کے وقت میں قریب موجود تھا۔ آپ کا وصال مغرب کے وقت ہوا تھا۔

۴۔ بیان کیا کہ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۶۵ء کے دو دو اسن یا میں آپ کے رہائشی مکان اور مسجد کو ہندوؤں نے آگ لگائی۔ لیکن دونوں موقعوں پر آپ کے رہائشی مکانات اور مسجد بھی محفوظ ہی رہے۔ آگ خود بخود بجھ گئی۔

۵۔ بیان کیا کہ ایک موقع پر فرمایا اِس شخص کو تجارت میں نقصان ہوگا۔ حاجی

Marfat.com

صاحب کو فرمایا کہ تم نے جو رقم بطور قرضہ دی ہے وہ بھی ضائع جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

جو ہو پردوں میں پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

۶۔ برادرم سید محمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ مسمی عبداللہ عرف دلا تیرٹو ساکن سنگرونی تحصیل پلوالہ کشمیر حضرت پیر صاحب سے بیعت تھا۔ اس نے بیان کیا کہ ہماری مکئی کو ریچھ کھا جاتا تھا۔ ساری رات پہرہ دینا پڑتا تھا۔ آپ نے ایک گیٹی (چھوٹا سا گول پتھر) دم کرکے دیا۔ اور فرمایا کہ کھیت کے درمیان رکھ دیا کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ تو اس کے بعد ریچھ ہماری مکئی سے گذر کر دوسروں کی مکئی ضائع کرتا، لیکن ہماری مکئی محفوظ ہو گئی۔ وہ پتھر دم شدہ میں نے آج تک رکھا ہوا ہے۔

یہ بھی بیان کیا کہ ایک رات ریچھ نے ہماری مکئی کو منہ لگایا تو اس کے منہ سے خون جاری ہو گیا۔ تو وہ ہماری مکئی چھوڑ کر آگے چلا گیا۔ صبح ہم نے مکئی کے درخت کے ساتھ خون لگا ہوا دیکھا۔

۵۔ بیان کیا کہ حضرت پیر صاحب نے فتح پور نزد راجوری شہر ایک شخص سے مسجد کی چھت کے لئے درخت سے کر کاٹ کر چھوڑا ہوا تھا، تو مذکور شخص نے بغیر اجازت ایک حصہ درخت کا کاٹ کر اپنی ضرورت کے لئے رکھ

Marfat.com

لیا تو آپ نے فرمایا، اس جذامی نے ایسا کیوں کیا، تو وہ شخص مرض جذام میں مبتلا ہو گیا۔

۶۔ آپ نے اپنے ایک پڑوسی کو فرمایا کہ تم حضرت بابا جی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی روٹی کا انتظام اکیلے نہ کر سکو گے۔ کیونکہ آپ کے ساتھ بکثرت لوگ ہوتے ہیں۔ لہذا ہم سب مل کر انتظام کرتے ہیں، لیکن اس پڑوسی نے نہ مانا۔ تو آخر کار روٹی ناکافی ہوئی۔ لوگ آپس میں جھگڑ پڑے۔ اور ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ بابا جی صاحب بھی ناراض ہو کر اٹھ کر چلے گئے اور فرما گئے کہ حاجی صاحب ان کا جھگڑا ختم کرائیں۔

۷۔ دوداسن شریف کی مسجد کا ٹھیکہ ایک آدمی کو دیا کہ وہ تعمیر کرے۔ اس شخص کے مسجد کی باریاں اندازے سے بڑی بنا دیں۔ تو آپ ناراض ہوئے وہ شخص گرا تو اس کی ران ٹوٹ گئی۔

۸۔ سید عبداللہ شاہ آزاد مرحوم کو بچپن میں فرمایا یہ میرا شاہزادہ بچہ ہے۔ چنانچہ دنیا شاہد ہے کہ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندوں میں سے اگر شاہزادگی کا رنگ نمایاں ہوا تو سید عبداللہ شاہ صاحب کی ذات والا صفات میں ہوا۔

۹۔ سید عبداللہ شاہ صاحب کے ساتھ خصوصی شفقت اور پیار تھا۔ ایک دفعہ ان کے سر سے سیاہ لنگی اتار دی کہ تمہیں نظر بد لگ جائے گی۔ اس سے تم زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے ہو۔ اپنی ہی برادری کا ایک قریبی

Marfat.com

شخص بچپن میں سید عبداللہ شاہ آغا صاحب کے سونے کی حالت میں اوپر سے گذر گیا، تو غضبناک ہو کر اس شخص کے تھپڑ رسید کیا۔ اور فرمایا، کہ تو حاجی صاحب کے فرزند کے اوپر سے کیوں گذرا ہے۔

۱۰۔ حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب نے مع سید انور شاہ ولد منور شاہ صاحب درج ذیل قصیدہ معراجیہ بمقام لار شریف پڑھا۔ تو حضرت بابا جی صاحب نے حضرت حاجی بابا کو سوتر پٹو کا جبہ پہنا کر فرمایا، میں بھی حاجی صاحب کو جبہ پہناتا ہوں

کیا رب جبرئیلے نوں لیا میرے خلیلے نوں
پیارے نے رشیدے نوں عرش پر یا تعالی اللہ
اُٹھوں جبرائیل آئے جی تے تلیاں ٹل جگائے جی
کیہا اللہ بلائے ہو چلو جھب یا رسول اللہ
آندا گھوڑا اگے پھڑ کے چڑھے حضرت اسم پڑھکے
مبارک یا رسول اللہ
آئے حضرت براقے تے چڑھے نیلے رواقے تے
چلے جھب یا رسول اللہ
حوراں خوشبویاں ملیاں جی حسن نور دیاں چھلیاں جی
اوہ زیور پہن کھڑیاں جی نبی خاطر رسول اللہ
جیبا میں سدیا ہیں ملن مینوں توں آیا ہیں

Marfat.com

تے ہدیہ کی لے آیا ہیں دسو تم یا رسول اللہ

کہیا حضرت خداوندا تو انائی نہیں حاجت تینوں کائی

لبا داں کی تعالیٰ اللہ

کہیا رب رسم وچہ جگے پیارے جاں ملن لگے

اوہ اکثر کجھ رکھن اگے رسم ہے یا رسول اللہ

کہیا حضرت ددی واری امت آندی گنہ گاری

توں بخش اللہ زیاں کاری رحم کر یا رحیم اللہ

کہیا اللہ نے رحمت ڈھیر ہے میری میں بخشاں گا امت تیری

نہ کر غم یا رسول اللہ

دداع کیتا خدا پاکے، ایہہ جبہ نور دا پاکے

حکم میرے دسو جا کے امت نوں یا رسول اللہ

نوٹ: یہ قصیدہ حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یاد تھا۔ اور موضع کھوہار میں بروز جمعہ وعظ میں بندہ کے سامنے پڑھا تھا۔

۱۱۔ بیان کیا کہ حضرت بڑے پیر صاحب نے جناب باباجی صاحب کے لئے کھانا تیار کیا۔ بکرے ذبح کر کے بڑا وسیع انتظام کیا کیونکہ حضرت باباجی صاحب کی آمد پر بہت مخلوق جمع ہو جاتی تھی۔ سب کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ بمقام شاہدرہ شریف روضہ حضرت غلام شاہ بادشاہ پر حضرت باباجی صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ کھانا تیار ہے۔ تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ

Marfat.com

مجھے کچھ مصروفیت ہے۔ اس کے لئے آپ مجھے مجبور نہ کریں۔ میں آپ کیلئے دعا کردوں گا۔ حضرت پیر صاحب نے عرض کی، جناب کوئی بات نہیں میری ایک لڑکی جوان ہے۔ میں اس کی رسم نکاح میں یہ سارا لنگر شریف کا خرچ لگادوں گا۔ ضائع نہیں ہوگا۔ تو حضرت باباجی صاحب بہت خوش ہوئے اور اسی خوشی میں اپنی ٹوپی مبارک اور پیراہن مبارک بطور خلافت حضرت پیر سید مخدوم شاہ صاحب المعروف بڑے پیر صاحب کو عطا فرمایا۔

رحمتِ حق بہانہ می جوید بہانمی جوید

برادرم محمد شاہ صاحب نے بیان فرمایا کہ موضع کرڈہ نزد جموں شہر ایک شخص کو جنات کا دخل تھا۔ اور اس کی دُبر سے پنجن کی طرح کی آواز آتی تھی۔ حضرت پیر صاحب قبلہ نے ختم سلیمان علیہ السلام پڑھ کر دعا کی تو آرام ہوگیا۔ لیکن رات کو سونے کی حالت میں جنات نے قبلہ پیر صاحب کو اوپر سے دبایا تو آنجناب نے چہل کاف پڑھے تو وہ بھاگ گئے اور بھاگتے ہوئے دھواں کی طرح ان کا نقشہ معلوم ہوا۔

+

۱۔ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۷۹ء بروز بدھ برادرم حاجی سید عباس علی شاہ ابن عم محترم سید سلیمان شاہ شہید نے بیان کیا کہ موضع نڈیاں نزد لاہ شریف راجوری میں ایک شخص مقدم میر حضرت حاجی بابا کا مرید تھا۔

Marfat.com

اس کے چچا نے ختم پڑھانا تھا۔ تو لاہ شریف حضرت حاجی بابا کو لینے آیا، تو حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب بھی موجود تھے۔ اس نے کہا خدا کا شکر ہے کہ بڑے پیر صاحب بھی مجھے یہاں مل گئے۔ مجھے عرصہ سے شوق تھا کہ آنجناب کو ختم شریف میں شریک کروں۔ چنانچہ قبلہ پیر صاحب نے دعوت قبول فرمالی۔ حضرت حاجی بابا نے فرمایا، دو گھوڑے لاؤ۔ آپ نے فرمایا میں سواری نہیں کرتا۔ تو آپ پا پیادہ مقررہ جگہ پر پہنچ گئے۔

وہاں جاکر دیکھا کہ ختم شریف میں چار آدمی ایسے شامل ہیں، جو حُقّہ نوش اور بظاہر بڑے باعزت اور معتبر ہیں۔ تو آپ نے ختم میں شمولیت نہ کی۔ بلکہ باہر درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ صاحب خانہ نے کہا کہ ختم شریف میں تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا، وہاں حقّہ نوش ہیں۔ اس لئے میں نہیں بیٹھتا۔ تو صاحب خانہ نے ان چار افراد کو ختم شریف کے دائرے سے اٹھا دیا۔ تب حضرت صاحب شامل ہوئے۔

اُن چار اشخاص نے آپس میں مشورہ کر کے طے کیا کہ ہمیں حُقّے سے توبہ کرنی چاہیئے۔ جس کی وجہ سے پیر صاحب نے ہمیں محفل ختم سے نکالا ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ پیر صاحب سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا، تازہ وضو کر کے آؤ۔ جب وضو کر کے آئے تو آپ نے حقہ سے توبہ کرائی اور ان کے حقے توڑ دیئے۔ تب آپ نے ختم میں بیٹھنے کی اجازت دی۔

۲۔ موصوف نے ہی بندہ کے سامنے بیان فرمایا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب

Marfat.com

نے مقدم حیات میر کے دادا مقدم ناصر کا جنازہ پڑھایا۔ بمقام دنیا کی تلا نزد فتح پور راجوری، بعدازاں وہاں سے چھپ کر بھاگ گئے، تاکہ ماتم کی روٹی نہ کھانی پڑے۔ حالانکہ گھی شکر اور گوشت کا وافر اور اعلیٰ انتظام تھا۔ مجھے حکم فرمایا کہ تم میرا سواری کا گھوڑا لے کر آؤ۔ میں چھپ کر جا رہا ہوں۔ تاکہ مقدم حیات میر کھانے پر مجبور نہ کرے۔

چنانچہ میں گھوڑا لے کر دو دامن پائیں آپ کے دولت کدہ پر پہنچا۔ تو حضرت قبلہ نے راقم الحروف کی والدہ ماجدہ سے گھی مانگ کر خود اپنے دست مبارک سے گھی کھانے میں ڈال کر مجھے کھلایا۔ اور فرمایا کہ اگر گوشت کا شوق ہے تو گوشت بھی کھلائیں گے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ گوشت اور گھی شکر کا افسوس نہ رہے۔

مذکورہ جنازہ میں بہت بڑا اجتماع تھا۔ حاجی عبداللہ عرف حاجی ملا ملنگنی جو دہالی نیال کا تھا اور مرحوم کا رشتہ دار بھی تھا۔ وہ جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھا۔ تو مقدم حیات میر نے یہ کہہ کر پیچھے کر دیا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب کے لئے مرحوم کی وصیت ہے کہ وہ جنازہ پڑھائیں۔ اس جنازہ میں آپ کے فرزند اکبر علامہ سید محبوب شاہ صاحب بھی شامل تھے۔ آپ نے ان کو بھی فرمایا تھا کہ ماتم کی روٹی نہ کھانا۔ یہ کمال تقویٰ کی بات ہے۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

۳۔ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ آپ موضع کھبلاں نزد لاہ شریف راجوری

ہیں ایک مشہور آدمی المعروف مرزا بنو کے گھر رات کو قیام پذیر رہے۔ صبح کو آپ اس سے رخصت ہو کر لاہ شریف تشریف لائے، جہاں زمین کی حفاظت کے لئے میں اکیلا ہی مقیم تھا۔ باقی سب اہل وعیال اور برادری کشمیر میں تھی۔ آپ نے آتے ہی مجھے فرمایا کہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے، کچھ کھانے کے لئے لاؤ۔ میں نے عرض کیا، آپ جس جگہ رات کو رہے ہیں، کیا وہ گھر والے کنگال تھے کہ آپ کو کھانا نہیں دیا۔

فرمایا کہ گھر والے نے تو مرغا ذبح کیا تھا۔ لیکن میں نے نہیں کھایا کیونکہ صاحب خانہ کے متعلق سودخواری کی شکایت ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ حضرت حاجی بابا ہر سال اس کے گھر ختم پڑھتے ہیں اور کھانا بھی کھاتے ہیں

آپ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت حاجی صاحب کی مثال تو ایک دریا کی سی ہے، جہاں ناپاک شئے بھی پاک ہو جاتی ہے۔ لیکن ہماری مثال تھوڑے پانی کی ہے۔ جو کہ تھوڑی نجاست ملنے سے بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس طرح حضرت قبلہ پیر صاحب نے کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ کسرِ نفسی فرمائی اور اپنے برادر خورد حضرت حاجی سید نوران شاہ کی تعریف فرمائی حالانکہ حضرت صاحب حاجی صاحب کے استاد بھی ہیں اور بڑے بھی۔ اگر حاجی صاحب قبلہ پر اعتراض کرتے تو انہیں حق پہنچتا لیکن ایسا نہیں کیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

Marfat.com

رجو اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ کریم اُسے بلند کرتا ہے۔)

کم تر از کم شو وصال این ست و بس
تو مشو اصلاً کمال این ست و بس
فروتنی ست نشانِ رسیدگان کمال
سوار چوں بمنزل رسد پیادہ شود
تواضع کند ہوشمند گزیں
نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمیں

+

سید محمد عالم شاہ مرحوم ولد معصوم شاہ نے خود راقم الحروف سے بیان کیا۔ جب بی بی معرفہ مرحومہ دختر چچا شہید رحمۃ اللہ علیہ کا نزع کا عالم قریب تھا تو حضرت حاجی بابا ان کی خواہش پران کے پاس تشریف لائے، تو بی بی معرفہ مرحومہ نے عرض کی تو بی معرفہ مرحومہ نے عرض کی میرے ایمان کے لئے دعا فرمائیں تو بابا صاحب نے فرمایا کہ تم میرے بھائی کی اولاد ہو۔ مجھے اپنے بھائیوں سے بہت پیار تھا۔ اس کے بعد فرمانے لگے، میں تو کتا ہوں۔ (جی ادے ہوراں دی قبر توں بھی قربان ہونواں۔) یعنی حضرت قبلہ مخدوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

سید محمد عالم مرحوم نے بیان کیا کہ یہی الفاظ آپ کئی دیگر موقعوں پر بھی ادا فرماتے رہتے تھے۔ یہی بات برادر محترم حاجی عباس علی شاہ صاحب

Marfat.com

ابن عم محترم سید سلیمان شاہ صاحب شہید رحمۃ اللہ بندہ کے سامنے بیان کی۔ اور مندرجہ بالا بات کی تصدیق کی۔

برادرم سید حاجی بہادر شاہ صاحب نے بیان کیا:

۱۔ مقدم حلیم کے گھر آپ تشریف لے گئے، تو اس کو آپ نے فرمایا کہ تم وظائف پڑھتے ہو۔ لہٰذا حقہ نوشی چھوڑ دو کہ اس کی وجہ سے منہ سے بدبو آتی ہے، تو وظائف بے اثر ہونے ہیں۔ تو اس نے کہا کہ تم پیر ہو۔ اگر تم میں طاقت ہے تو حقہ چھڑا دو۔ تو آپ خاموش ہو گئے۔ اس شخص نے رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت قبلہ نے اس کے منہ میں ہاتھ ڈال کر کوئی غلیظ شئے سیاہ رنگ کی نکالی ہے۔ اس کی وجہ سے اُسے قے بھی ہوئی۔ اور منہ سے بدبو آنے لگی۔ جب وہ بیدار ہوا، تو حقہ سے طبیعت متنفر ہو چکی تھی۔ حقہ حسبِ دستور خادم نے پیش کیا۔ تو کہنے لگے، اس کو دور کرو۔ پیر صاحب نے حقہ چھوڑا دیا ہے۔

چنانچہ اس واقعہ کے بعد اس شخص نے حقہ بالکل چھوڑ دیا حالانکہ وہ حقہ کا سخت عادی تھا۔ صبح جب بیدار ہوتا، تو پہلے حقہ پی کر پھر اور کام کرتا تھا۔ ؎

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

۲۔ ایک بکروال کے گھر بوجہ مرض کنگ اٹھارہ سال تک

Marfat.com

اولاد نہ ہوئی۔ آپ سے عرض کیا گیا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ جس کی وجہ سے خداوند کریم نے اس شخص کو بچہ عطا کیا، جو اب تک زندہ ہے۔ جس کا نام پھشایجوالہ ہے۔

۲۔ مقدم جلال الدین بوکرا ایک سال تک نابینا رہا۔ آپ اس کے گھر تشریف لے گئے، تو ختم پڑھ کر دعا مانگی۔ خداوند کریم نے اس کو بینا کر دیا۔ ؎

عیسیٰ کے معجزوں نے مُردے جلا دیئے ہیں
محمدؐ کے معجزوں نے عیسیٰ بنا دیئے ہیں

مولانا حاجی محمد حبیب اللہ شاہ ضیاء فرزند اکبر حضرت حاجی بابا نے بیان فرمایا:

۱۔ بیان کیا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب کا آواز مولانا عبد الغفور ہزاروی سے مشابہ تھا۔ ایک اور شخص نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی طرح تھا۔ سید دہاب الدین شاہ نے کہا کہ آپ کا حلیہ مولانا محمد اسحٰق مانسہروی سے ملتا جلتا تھا۔

۲۔ انجمن نوریہ کے قیام کے اعلان پر حکومت ہری سنگھ نے مجھے ملزم ٹھہرایا گیا۔ تو حضرت موصوف خود بخود از راہِ ہمدردی مقدمہ میں پیش ہو جاتے۔ اور میری حوصلہ افزائی فرماتے۔

۳۔ مجھے بابا صاحب نے حکم دیا کہ تم سری نگر سے شورش کے متعلق پتہ لگا کر آؤ۔ تو آپ نے اسی وقت فرمایا کہ حاجی صاحب! آپ آگ میں درد پھینکنے

Marfat.com

ہیں۔ یہ لڑکا وہاں جاکر وہاں سے متاثر ہو کر خود فساد کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں سری نگر گیا۔ وہاں لوگوں کی مجلس کی اور تقریریں سنی تو خود اس فساد کا محرک بن گیا۔ درہال، تھنہ، راجوری میں جو ہندو مسلم فساد ہوا تھا، وہ میری سرکردگی میں ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے میں کافی عرصہ مفرور رہا اور طویل مقدمہ بازی کے بعد رہائی حاصل ہوئی۔

۴۔ میں نے دیوبند سے موضع کیاں راجوری کے سیدوں کے خلاف فتویٰ منگوایا تو حضرت قبلہ نے دیکھ کر پھاڑ دیا۔ اور غصے میں فرمانے لگے۔ تم سیدوں کے خلاف لوگوں کو موقع فراہم کرتے ہو۔

برادرم سید محمد لیسین شاہ صاحب فرزند بابا صاحب نے بیان فرمایا، کہ حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب جناب پیرانِ پیر غوث اعظم دستگیر کے عاشق صادق تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ آپ نے مجھے تعویذات کی اجازت دی تھی۔ اور نقش سلیمانی (تعویذات کی کتاب) بھی عطا کی تھی۔ اور مجھ سے بہت پیار کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ اس نے حاجی صاحب کا گھر سنبھال لیا ہے۔

جناب حکیم سید امیر حیدر شاہ صاحب نے بیان فرمایا:

۱۔ بیان کیا، حضرت صاحب قبلہ نے مجھے ایک قلمی شجرہ سادات عطا کیا تھا۔ جو کہ بزبان فارسی تھا۔ اس شجرہ میں ہمارے سلسلہ نسب کی تمام تفصیل تھی۔ لیکن انقلاب ۱۹۴۷ء میں وہ شجرہ نذر آتش ہو گیا۔ اس شجرہ میں درج تھا کہ مشہدی سادات کرام کو مشہدی اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت سید ابوالقاسم

Marfat.com

حسین المشہدی جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا، تم کو ولائیت مشہد دی جاتی ہے۔ تم وہاں چلے جاؤ۔ حسب الحکم آپ وہاں تشریف لے گئے۔ اسی بنا پر حضرت موصوف اور ان کی اولاد کو مشہدی کہا جاتا ہے۔ ورنہ حضرت موصوف عرصہ دراز تک بخارا میں رہے۔ اور وہیں شادی بھی کی تھی۔

یوں ہی حضرت سید جلال الدین سرخ کو حضور کی طرف سے فرمان ہوا کہ تم کو بخارا دیا جاتا ہے۔ حضور کے فرمان کی وجہ سے آپ کی اولاد کو اور خود ان کو بھی بخاری کہا جاتا ہے۔ ورنہ آپ عرصہ دراز مشہد میں رہے۔ اور شادی خانہ آبادی بھی مشہد میں کی تھی۔

۲۔ بیان کیا کہ ایک دفعہ کشمیر میں آپ میرے آگے آگے جا رہے تھے، تو شلوار وغیرہ کپڑوں کو دونوں ہاتھ سے اوپر اٹھا لیا۔ میرے پوچھنے پر فرمایا کہ یہاں بھنگ وغیرہ ہے۔ نیز بیگانہ حق کہیں تلف نہ ہو جائے۔ اس لئے ایسا کیا ہے۔

۳۔ بیان کیا کہ حضرت بابا صاحب فرمایا کرتے تھے۔ حضرت قبلہ پیر صاحب کی عمر ۷۰، ۷۵ کے لگ بھگ تھی۔

۴۔ بیان کیا کہ آپ داڑھی کو مہندی لگاتے تھے۔ نہایت قوی تھے حاجی بابا کے عاشق معلوم ہوتے تھے۔ حاجی بابا اور آپ کے حلیہ اور قد و قامت میں مشابہت تھی۔ البتہ آپ کا رنگ زیادہ گورا اور سرخی مائل تھا۔

Marfat.com

۵۔ بوقتِ انتقال، فرمایا کہ میرے پیر غوث اعظم تشریف لاتے ہیں۔ ایک مولوی سے فرمایا مستعدین للموت۔ نیز فرمایا کہ اب نہیں بچوں گا۔ لہٰذا حکیموں پر روپے ضائع نہ کرنا۔ مولوی حبیب اللہ شاہ کو فرمایا تم ضرور شادی کرو گے لیکن عدل کرنا۔

۶۔ آپ اوراد فتحیہ خوش آوازی سے باآواز بلند پڑھا کرتے تھے۔ بعض اوقات سید لطیف شاہ صاحب اور ان کے برادر خورد سید امیر شاہ صاحب عرف استاد صاحب بھی آپ کے ہمراہ اوراد فتحیہ میں شامل ہو جاتے تھے۔

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۸ء بمقام نور پور سیداں برادرم حاجی سید محمد عبداللہ شاہ آزاد مرحوم سے سن کر درج ذیل واقعات تحریر کیے ہیں۔

۱۔ بیان کیا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب نے حضرت حاجی بابا سے فرمایا کہ تمہارے پیر روٹی کیا دیتے ہیں۔ حضرت حاجی بابا نے فرمایا کہ مکئی کی روٹی اور لسی لنگر میں تقسیم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا لسی مجھے موافق نہیں آتی۔ جب دربار شریف پہنچے تو باباجی صاحب نے فرمایا، پیر صاحب لسی کے ساتھ روٹی نہیں کھاتے۔ ان کو سبزی دینا چنانچہ لانگری نے حسب الحکم عمل کیا۔

۲۔ بیان کیا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب نے باباجی صاحب کے لئے اینچھ اور دودھ دہی ملا کر اس کی روٹی بنائی جاتی ہے، دربار شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں خیال کیا کہ دو روپے نقد نذرانہ بھی دینا چاہیئے۔ جب وانگٹ شریف دربار عالیہ میں پہنچے تو مسجد کے طاقوں میں دیکھا کہ اینچھ متعدد

پڑی ہیں۔ مکھیاں ان پر بیٹھی ہیں۔ میں نے سوچا یہاں اینچھ کی کوئی قدر نہیں۔ لہٰذا میں نے اپنی اینچھ کو پیش نہ کیا۔ تو باباجی صاحب نے بوقت حاضری فرمایا، ہمارے لئے کیا لائے تھے۔ وہ دیتے کیوں نہیں۔ میں نے عرض کی کہ یہاں میں نے طاقوں میں پڑی اینچھ دیکھی تو خیال آیا کہ اس کی تو یہاں کوئی قدر نہیں۔ اس لئے پیش نہیں کی۔ آپ نے فرمایا، یہ جو آپ نے پڑی دیکھی ہیں، یہ بے نمازوں کی تیار کی ہوئی ہیں۔ اس لئے میں نہیں کھاتا۔ آپ نے تو پاک صاف ہو کر باوضو تیار کی ہے۔ وہ میں خود کھاؤں گا۔ تو میں نے وہ اینچھ پیش کی اور ساتھ دو روپے نقد بھی دیئے۔ آپ نے دو روپے واپس کرتے ہوئے فرمایا، ہمارے لئے تو صرف اینچھ آئی ہے۔ یہ دو روپے آپ نے راستہ میں نیت کی ہے۔ لہٰذا واپس لے لو۔

۵

دل نگہدارید اے بے حاصلاں
در حضور حضرتِ صاحبدلاں

۱۔ سیّد حاجی محمد شاہ فرزند باباصاحب نے بیان کیا کہ حضرت باباصاحب نے فرمایا تھا، قبلہ بڑے پیر صاحب نے پٹھان موہڑہ سے نیا جوتا تیار کروایا مجھے بھی ہمراہ لے کر بساہاں شریف جناب حضرت حبیب شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ کر جوتا پیش کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں بھائی جموں شہر میں بابا جیون شاہ صاحب مجذوب سے ملے تو وہ بہت سی کوڑیاں اکٹھی کر کے ان کو اُچھال کر فرماتے تھے۔

Marfat.com

اک دھیلے دا قصور نیلا ریا کرنہ بگاریا

میرے ہادی دے دربار میلا لگاریا

یہ سن کر جناب پیر صاحب کو وجد ہو گیا۔ اور پگڑی سر سے گر گئی، تو بابا جیون شاہ نے والی ریاست راجہ پرتاب سنگھ کو کہا کر ٹھیک پگڑی اٹھا۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ جوتا کہاں گھڑایا ہے۔ یعنی کہاں دبا ہے۔ یہ اس جوتے کی طرف اشارہ تھا، جو بیساکھاں شریف پیش کیا تھا۔

۲۔ بیان کیا کہ مجھ سے حسیب مغل ساکن جندرہ تحصیل و ضلع جموں نے خود بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ رات کو شیر حضرت پیر سید مخدوم شاہ صاحب کے پاؤں کو بوسے دے رہا تھا۔ اور یہ بھی کہا کہ حضرت موصوف نے خود فرمایا کہ میں قطب مدار ہوں۔

۳۔ بیان کیا کہ حضرت موصوف کو میاں دگل نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا دور ہو جا بے ایمان، تو نے سید کو قتل کیا ہے۔ میاں صاحب خاموش رہے۔ پھر کہا کہ اس سید نے اپنی لڑکی امتی کو دی تھی۔ اس لئے اس کو قتل کیا تھا۔ جس کو دی اس کو بھی قتل کرنا تھا، لیکن وہ مجھ سے بھاگ گیا۔

حضرت مائی صاحبہ (چچی صاحبہ) زوجہ محترمہ حضرت حاجی بابا نے برموقع چہلم حضرت حاجی بابا بندہ کے سامنے بیان فرمایا کہ،

۱۔ بڑے پیر صاحب (جی ادا) جب فوت ہوئے۔ حاجی صاحب دورہ پر تھے، جب واپس آئے تو بہت روئے اور ایک بڑا بکرا ذبح کر کے

Marfat.com

ختم پڑھایا۔ بندہ نے اسی موقع پر حضرت مائی صاحبہ کو کچھ رقم حضرت حاجی بابا کے مزار کے لئے پیش کی۔

۲۔ فرمایا، باوجودیکہ میں عمر میں بہت چھوٹی تھی، لیکن پھر بھی حاجی صاحب کی نسبت سے میری عزت کرتے تھے۔ اور بیماری کی حالت میں بھی مجھے چارپائی سے نیچے بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔

۳۔ فرمایا کہ ریڈیو پر ایک قاری صاحب قرآن مجید تلاوت کر رہے تھے۔ کچھ لڑکیوں نے کہا کہ بہت اچھی تلاوت ہو رہی ہے۔ میں نے ان سے کہ حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب اس سے بھی خوبصورت آواز میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

جناب سید سید امیر شاہ صاحب المعروف استاد جی نے بجانہ سید حاجی طاسین شاہ بمقام نروال ضلع گجرات بیان فرمایا:

۱۔ ایک بار جناب پیر صاحب میرے ہمراہ ڈیجن کشمیر محصول چنگی پر تشریف لے گئے۔ ان لوگوں نے چائے پیش کی لیکن آپ نے پینے سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں مجھے فرمانے لگے کہ یہ لوگ رشوت لیتے ہیں۔ میں نے اسی لئے چائے نہیں پی۔ یہ آپ کا کمال تقویٰ تھا۔

۲۔ نیز بیان کیا کہ دوران سفر ریاسی شہر کے قریب رات کو ایک گھر میں ٹھہرے تو گھر والی عورت بدکاری کے ارادہ سے آئی۔ تو آپ وہاں سے بھاگ کر نکل آئے۔ اور ریاسی میں ایک مجذوب فقیر جس کو ناڈ صاحب کہتے تھے، اس کے سامنے ہوئے تو وہ حالانکہ ہر ایک سے بات نہ کرتا تھا، لیکن

Marfat.com

آپ کو دیکھ کر کہنے لگا، آگیا پاک سیّد۔ پھر آپ نے اس مجذوب کو کہا کہ دعا فرمائیں کہ میری اولاد میں کوئی عالم دین ہو۔ تو اس نے کہا (اپنے مجذوبانہ انداز میں) اک نوں کر دیو مکری شاہ اور اک نوں کر دیو عالم شاہ۔ چنانچہ آپ کی اولاد میں محدث اعظم حضرت علامہ محبوب شاہ کو رب کریم نے علم دین میں عظیم منصب عطا فرمایا۔ ازاں بعد خاکسار کو بھی اللہ کریم نے اس دولت سے نوازا۔ یہ ان بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مندرجہ بالا روایت حضرت قبلہ حاجی بابا سے بھی راقم نے خود سُنی ہے۔

۳۔ بیان فرمایا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب نے عملیات اپنے ماموں سید رسول شاہ صاحب خلیفہ مجاز حضرت خواجہ نظام الدین کیانی سے سیکھے تھے۔

۴۔ فرمایا کہ ہم نماز میں صف کے اندر حضرت قبلہ پیر صاحب اور حاجی بابا کے ساتھ کھڑے ہونے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ حالانکہ استاد جی ایک مقتدر ہستی اور استاد کل تھے۔ قوم کے اکثر لوگ آپ کے شاگرد تھے۔ اور آپ پیش امام بھی تھے۔

مناظرے

۱۔ برادر محترم سیّد محمد شاہ صاحب نے بیان فرمایا کہ قبلہ پیر صاحب اور حضرت حاجی بابا کے ہمراہ میں بھی تھا۔ اور بانسر کشمیر نزد اسلام آباد اڈہ پر بیٹھے تھے۔ ایک شخص نے شکل و صورت دیکھ کر کہا کہ یہاں ایک امیر آدمی

Marfat.com

کی وفات ہوئی ہے، جو نیک آدمی تھا۔ اُس کا آج ختم ہے۔ آپ بھی تشریف لائیں چنانچہ وہ آدمی ہمیں ساتھ لے گیا۔ اور ختم میں شمولیت کی۔ دورانِ ختم مفتی کشمیر سری نگر نسوار استعمال کرنے لگے، تو حضرت پیر صاحب نے منع فرمایا۔ کہ نشہ والی چیز منع ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا، چائے بھی تو نشہ ہے۔ آپ نے جواب دیا، چائے جتنی پی جائے، آدمی بے ہوش نہیں ہوتا۔ لیکن نسوار آپ مجھے دیں۔ میں آپ کو پیالی میں ڈال کر، پانی ملا کر دیتا ہوں۔ آپ پئیں۔ تو آپ ضرور بے ہوش ہوں گے۔ پتہ چلا کہ نسوار نشہ والی چیز ہے۔ لیکن چائے نہیں۔

القصہ بحث مباحثہ کے بعد مفتی صاحب نے نسوار کی ڈبیہ بند کر کے جیب میں ڈال دی اور نسوار استعمال نہ کی۔ حضرت حاجی بابا نے فرمایا، پہلے تو میں ڈر گیا تھا۔ کہ بڑے عالم کے ساتھ بحث شروع کر دی ہے۔ کہیں شکست نہ ہو جائے۔ لیکن کامیابی کے بعد طبیعت بڑی مسرور ہوئی۔

۲۔ برادرم سیّد مردان علی شاہ مرحوم نے بیان کیا کہ موضع لاہ شریف میں سکال سینہ نمبردار کی والدہ کے جنازہ پر بہت بڑا اجتماع تھا۔ مرزا محمد حسین ذیل دار رئیس اعظم بھرڈٹ بھی موجود تھا۔ ایک آدمی نے سادات کے کچھ نادار اور غریب افراد کے نام لے کر کہا کہ آؤ اسقاط میں سے حصّہ لے لو، تو ذیل دار محمد حسین نے کہا، ان کے لئے حرام ہے۔

حضرت قبلہ پیر صاحب نے غضب میں آ کر فرمایا تم نے ایسا

Marfat.com

کیوں کہا ہے۔ کیا تم حرام صدقہ کر رہے ہو۔

پھر فرمایا کہ تم میت کی روٹی کیوں کھاتے ہو۔ حالانکہ وہ بھی اسی طرح کا ایک صدقہ ہے۔

اس نے کہا، یہ ہماری بھاجی ہے۔ ایک دوسرے پر چڑھی ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا، پھر یہ تمہاری بھاجیاں ہوئیں۔ صدقہ تو نہ ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا تم لوگ جنازہ میں تو شامل ہوتے ہو، جو کہ فرض کفایہ ہے۔ اور فرض نماز میں شامل نہیں ہوتے، حالانکہ یہ فرض عین ہے۔ تو وہ لوگ لاجواب اور شرمندہ ہو گئے۔

۳۔ میرے حقیقی ماموں جناب سید محمد انور شاہ صاحب نے بیان فرمایا، کہ بمقام تتریانی نزد دھرم سال تحصیل راجوری ریاست جموں مقدم عبداللہ عرف حاجی مینگنی سے گیارھویں شریف کے متعلق مناظرہ ہوا۔ اس بحث میں حاجی مینگنی کا بھائی مقدم نورالدین ثالث مقرر ہوا تھا۔ حضرت قبلہ پیر صاحب نے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ گیارھویں شریف جائز ہے۔

اس مناظرہ میں حاجی مینگنی نے کہا کہ گیارھویں شریف غیر اللہ کے نام پر ہوتی ہے۔ لہذا ناجائز ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ جو بکریاں ہیں، ان کو خدا کی بکریاں کہتے ہو یا کہ حاجی مینگنی کی۔ سب نے کہا کہ حاجی مینگنی کی بکریاں کہتے ہیں۔ فرمایا، پھر بقول ان کے یہ تمام بکریاں حرام ہیں آپ ان کی کوئی چیز استعمال نہیں کر سکتے۔ حالانکہ تم بھی ان کو حرام نہیں کہتے۔

Marfat.com

تو جب تمہاری بکریاں تمہارا نام لینے سے حرام نہیں ہوتیں تو گیارھویں شریف میں خدا کے پیارے بندے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نام نامی لینے سے حرمت کیسے آگئی۔ گیارھویں شریف کا جانور حرام تب ہوتا ہے کہ بوقتِ ذبح خدا کا نام چھوڑ کر غوث الاعظم کا نام لیا جاتا۔ لیکن جب بوقت ذبح گیارھویں شریف کے جانور پر خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ تو ایسا جانور بھی حلال و طیّب ہوتا ہے۔ اگر ساری عمر کہا جائے کہ یہ جانور خدا کا نام ہے۔ لیکن بوقت ذبح خدا کا نام نہ لیا جائے تو وہ حرام ہے۔ اس کے برعکس اگر ساری عمر کہا جائے کہ یہ جانور فلاں آدمی کا ہے۔ اور فلاں بزرگ کا۔ اور بوقت ذبح خدا کا نام لیا جائے۔ تو یہ جانور حلال و طیب ہوگا۔

مَا لَكُمْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

الغرض آپ کے مخالف کو شکستِ فاش ہوئی اور مبہوت ہو گیا اور لاجواب ہو کر محفل سے بھاگ گیا۔ حتّٰی کہ اپنا جوتا نہ دیکھ سکا۔ کہتا تھا کہ میرا جوتا کہاں گیا۔

۴۔ ماموں صاحب مرحوم نے ہی بیان کیا کہ علاقہ جنڈرہ نزد جموّں شہر حضرت پیر صاحب اپنے مریدین کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ وہاں ایک عالم سیّد پہلے سے آیا ہوا تھا۔ جس نے پیر صاحب قبلہ کے متعلق غائبانہ کہا تھا کہ ان کو علم نہیں ہے۔ اور یہ سیّد بھی نہیں ہیں۔

آنجناب کو لوگوں نے پورا واقعہ سنایا۔ پھر عید کے موقع پر اس شخص

Marfat.com

سے آپ کی ملاقات ہوگئی۔ نمازِ عید پڑھانے کے بعد حضرت پیر صاحب نے وعظ فرمایا۔ دورانِ وعظ اس مخالف سید سے آپ نے پوچھا۔ بتلاؤ بِسْمِ اللّٰہِ میں جو لام ہے، یہ پُر ہے یا باریک۔ وہ نہ بتا سکا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ ارکانِ اسلام کتنے ہیں۔ اس نے کہا، پانچ۔ آپ نے فرمایا، بھلا کون سا ہے۔ اس نے کہا کلمہ۔ آپ نے فرمایا، کلمہ میں کتنے فرض ہیں۔ اس نے کہا تین۔ آپ نے فرمایا، غلط کہا ہے۔ بلکہ دس فرض ہیں۔[1] اور درج ذیل اشعار پڑھ کر ثابت کیا کہ کلمہ طیبہ میں دس فرض ہیں۔

وچہ کلمے دہ تھوک فریضہ سن تو یار عزیز
یک واری پڑھنا فرض ہے فر فر سُنّت چیز
معنیٰ جانن دل تھیں منن چوتھا کمن صحیح
جو تارک یکے ہے ہدانی ہے کافر بجھ صحیح (الخ)

(باقی اشعار محفوظ نہیں ہو سکے۔)

آپ نے کتاب کے حوالہ سے ثابت کیا کہ کلمہ میں دس فرائض ہیں۔

---

[1] پکی روٹی کلاں کے صفحہ نمبر ۲۰ پر لکھا ہے کہ فرائض کلمہ گیارہ ہیں۔ ۱۔ (ظاہری) کلمہ پڑھنا۔ ۲۔ تمام عمر میں ایک بار پڑھنا۔ ۳۔ صحیح پڑھنا اور با معنیٰ پڑھنا۔ ۴۔ معنوں پر یقین کرنا۔ (باطنی) ۱۔ جھوٹ نہ بولنا۔ ۲۔ بخل نہ کرنا۔ ۳۔ حلال کھانا۔ ۴۔ حرام نہ کھانا۔ (قلبی) ۱۔ مدام رب کو جاننا۔ ۲۔ جہاد بالنفس۔ ۳۔ انصاف با اہل جہاں۔

Marfat.com

تو وہ شخص لا جواب ہو گیا۔ تو فرمایا، جہالت تمہاری ثابت ہوئی یا ہماری۔ تم کیوں کہتے تھے کہ انہیں علم نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا، بتلاؤ، تم میرے والد کو جانتے ہو۔ اس نے کہا، نہیں۔ فرمایا، میرے دادا صاحب کا نام اور حالات جانتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا تم نے ہمارے پس پشت لوگوں کو کیوں کہا تھا کہ یہ سید نہیں۔ وہ شخص ڈر گیا، اور کہنے لگا، بابا آدم بھول گئے تھے۔ میں بھی بھول گیا ہوں۔ میں توبہ کرتا ہوں۔

یہ مناظرہ بمقام کجا پنڈ ایک پیپل کے درخت کے نیچے عیدگاہ میں ہوا تھا۔ بندہ نے اس جگہ کو ۱۹۸۶ء میں دورہ کے دوران دیکھا تھا۔

۵۔ سید اکبر شاہ ساکن دراوہ سے نسوار کے متعلق مناظرہ ہوا۔ وہ جواز کے قائل تھے۔ اور پیر صاحب عدم جواز کے[1] تو بحث کے دوران سید اکبر شاہ کو بھی شکست فاش ہوئی اور وہ نسوار سے تائب ہو گیا۔

۶۔ ماموں صاحب نے ہی بیان فرمایا کہ مرزا حیات اللہ ساکن سیم تحصیل راجوری نزد راجوری شہر کا انتقال ہو گیا۔ اس علاقہ کے مفتی

---

[1] رسالہ حرمۃ القطن مؤلف حاجی محمد دین صاحب گجراتی، حضرت پیر صاحب کے پاس ہوتا تھا۔

Marfat.com

سید ولایت شاہ نے کہا کہ مرحوم کی اسقاط نہ کی جائے۔ یہ ناجائز ہے بعد ازاں حضرت قبلہ پیر صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے۔ تو مرزا عطا محمد نے آپ کے سامنے شکایت کی کہ مولوی ولایت شاہ نے اسقاط بند کر دی ہے۔ حالانکہ ہم حیلہ اسقاط ہمیشہ کرتے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا، مولوی صاحب کہاں ہیں۔ ان کو بلاؤ۔ مولوی صاحب وہاں قریب ہی قبر کے پاس کھڑے تھے۔ ان کو کہا گیا کہ پیر صاحب آپ کو یاد کرتے ہیں۔ وہ ڈرتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور مرعوب ہو کر جوتوں کے پاس بیٹھ گئے۔ پیر صاحب نے پوچھا، آپ نے کہا ہے کہ اسقاط ناجائز ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا، اس شخص کے یتیم بچے رہ گئے ہیں۔ لہٰذا میں نے کہا ہے کہ حیلہ اسقاط اس کے مال سے نہ کیا جائے۔

آپ نے صورت حال سن کر فرمایا، ٹھیک ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَأْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ط (کہ جو لوگ ظلماً یتیموں کا مال کھاتے ہیں، وہ گویا آگ کھاتے ہیں۔ اور عنقریب دوزخ کی بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔)

لہٰذا یتیموں کے مال سے اسقاط فی الواقع ناجائز ہے۔

پھر مولوی صاحب خوش ہو گئے اور ایک مسئلہ بیان کیا کہ حضور پرنور کے زمانہ میں ایک صحابی سے گناہ سرزد ہوا۔ حضور نے اس پر

Marfat.com

کفارہ لگایا۔ وہ طاقت نہ رکھتا تھا۔ تو حضور انور نے اپنی طرف سے کھجوروں کا ٹوکرا عطا کیا۔ کہ مسکینوں میں تقسیم کر دو۔ اس صحابی نے عرض کی کہ یہاں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں۔ حضور انور نے مسکرا کر فرمایا، اچھا! تم خود ہی کھالو اور اپنے عیال میں تقسیم کر دو۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں ؎
دو جہاں کی نعمتیں ہیں انکے خالی ہاتھ میں

ملفوظات

۱۔ ؎ رنج کرے کوئی دل مسکیناں رب نوں رنج کریندا
گویا عالم سارا ظلموں کر کے قتل مریندا

۲۔ ؎ ڈھلے پاسوں ہووے ہر کم اندر ڈھل
مرد جوان دلیر تھیں خوش ہوندا ہے دل

۳۔ فرمایا کرتے تھے کہ مرد وہ ہے، جو دین میں بھی سبقت لے جائے۔ اور دنیاوی کاموں میں بھی

۴۔ فرمایا کہ پیر کو پنساری کی طرح ہونا چاہیئے۔ کہ پنساری سے ہر قسم کی دوا مل جاتی ہے۔ یونہی پیر کامل سے ہر مشکل حل ہونی چاہیئے۔

ہر مشکل دی کنجی یارو! مرداں دے ہتھ آئی
مرد نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی

۵۔ فرمایا اپنا گھر بھی بڑی نعمت ہوتی ہے۔ گھر سے بار بار کھانے کا پیغام

Marfat.com

اس کے بعد فرمایا تھا۔

۶۔ فرمایا، لوگ دو تین منٹ کی نفسانی خواہش کے لئے اور نفسانی لذت کے لئے اپنا بیش قیمت ایمان ضائع کر دیتے ہیں۔ یعنی زنا کر کے ایمان ضائع کر دیتے ہیں۔

۷۔ کاتب الحروف کی والدہ ماجدہ فوت ہو گئیں تو فرمایا اب گھر جانے کو دل نہیں کرتا۔ خیال آتا ہے کہ جنگل میں چلا جاؤں۔ لیکن چھوٹے بچوں کے لئے مجبوراً جانا پڑتا ہے۔

۸۔ بمقام گھوڑی والی ڈیرا سے دور غائب ہو کر پانی کے کنارے وظائف میں مشغول تھے۔ ماموں محمد انور شاہ فرماتے ہیں کہ جب کافی دیر ہو گئی، تو میں تلاش کے لئے نکلا، تو آپ کو عبادت میں مصروف پایا۔ آپ کی داڑھی مبارک سے نور برس رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگے، تو نے مجھے تلاش کر لیا ہے۔

۹۔ فرمایا لڑکے کو پڑھانا چاہیئے۔ اگر پڑھ نہ سکے تو اوّل عمر میں اس کی شادی کرنی چاہیئے۔ تاکہ آخر عمر میں اولاد کام آئے۔

۱۰۔ فرمایا، سیّد دل والی عادات دو آدمیوں میں ہیں۔ سید فتح شاہ صاحب جلالدوالے۔ اور سید محمد حبیب اللہ شاہ بخاری پونچھ والے۔

۱۱۔ فرمایا بہت پیر دیکھے ہیں۔ لیکن طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ حضرت بابا جی لاروی کو دیکھ کر سیری ہو گئی۔

Marfat.com

۱۲۔ فرمایا، مولوی مہرالدین اور مولوی سکندر کو دیکھ کر حاجی صاحب کی کرامت کا قائل ہو گیا ہوں۔

کرامات

آپ کی کرامات کثیر ہیں۔ تبرکاً بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ میاں سیدا نامی ایک شخص کا بیان ہے، کہ میں بطور ملاقات ایک دفعہ پیر صاحب کے گھر حاضر ہوا۔ رات ہو چکی تھی۔ میں چونکہ بھوکا تھا، اس لئے بار بار کھانے کا خیال کرتا تھا۔ اور جس مکان میں ٹھہرا ہوا تھا، اس میں کوئی چراغ نہیں تھا، بلکہ اندھیرا تھا۔ اسی اثناء میں پیر صاحب مسجد میں نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے تو ان کے آتے ہی مکان میں ایسی روشنی ہوئی کہ اندر کی چیزیں نظر آنے لگیں۔ ساتھ ہی آپ نے میرے باطنی خیال سے مطلع ہو کر فرمایا کہ تجھے بھوک لگ گئی ہے۔

۲۔ میاں فضل دین سکنہ اڈاریاں تحصیل راجوری کا بیان ہے کہ آپ کے انتقال کے بعد ایک رات کو میں مزار شریف کے قریب ہی مسجد میں ٹھہرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قبر شریف سے نور کا شعلہ نکل کر آسمان کی طرف جاتا ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر ساتھ والوں کو جو سوئے ہوئے تھے، بیدار کیا کہ ان کو دکھاؤں۔ لیکن جب وہ بیدار ہوئے، تو یہ سلسلہ بند ہو گیا۔

Marfat.com

۳۔ برادرم سیّد مردان شاہ صاحب کا بیان ہے کہ جب آپ قریب المرگ تھے، تو ایک دفعہ آپ کو سخت وجد ہوا۔ جس سے چارپائی بھی حرکت کرنے لگی۔ اور آپ نے سر اُٹھا کر فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ میرے پیر[1] کی سواری آئی ہے۔

۴۔ برادرم مردان شاہ صاحب کا بیان ہے کہ مرض الموت سے کچھ دن پہلے ایک دفعہ آپ مجھ سے فرمانے لگے، میں نے ایک خواب کے ذریعہ معلوم کرلیا ہے کہ اب میری زندگی کے ایام تھوڑے ہیں۔ اس لئے تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد دو باتوں کا خیال کرنا۔ ایک تو مجھے دوداسن کے مقام پر دفن نہیں کرنا۔ بلکہ حاجی صاحب کی جگہ لاہ شریف میں دفن کرنا کہ میری قبر بھی ان کے ساتھ ہی ہو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ مجھے لکڑی کے تابوت میں دفن کرنا۔

۵۔ بھایا عبدالکریم بجران ایک مشہور شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے مجھ سے خود حضرت باباجی صاحب لاروی کے مزار کے سامنے بیٹھ کر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت سیّد سلیمان شاہ صاحب کے ہمراہ کشتی کر رہا تھا۔ اسی اثنا میں آپ تشریف لے آئے۔ اور فرمایا کہ تم دونوں مل کر میرے ساتھ کشتی کرو۔ میں نے خیال کیا، کشتی تو یہ کیا

---

[1] پیر سے مراد حضور غوث پاک مراد تھے۔

Marfat.com

کریں گے، لیکن جائے ادب ہے۔ اس لئے ہم نے کچھ ٹال مٹول کی، تو آپ نے ہمیں مجبور کیا کہ تم دونوں ضرور میرے ساتھ کشتی کرو۔

آخر ان کے فرمانے کے مطابق ہم دونوں مجبوراً آپ کے ساتھ قوت آزمائی کرنے لگے، لیکن آپ نے پہلے حملہ میں ہی ایک ہاتھ سے مجھے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اپنے برادر اصغر سید سلیمان شاہ صاحب کو پکڑ کر ایسا دور پھینکا کہ جیسے کوئی بچوں کو پھینک دیتا ہے۔ حالانکہ ہم دونوں اپنے زمانے میں تن تنہا آٹھ آٹھ آدمیوں سے بھی مقابلہ کر لیتے تھے۔ یہ کرامت ہی ہو سکتی ہے۔ ورنہ بعید از امکان ہے۔

۶۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ فلاں جگہ شادی نہ کرنا۔ ورنہ تمہاری اولاد وفادار نہ ہوگی۔ ہم نے آپ کی بات نہ مانی لیکن اب اولاد جوان ہونے پر ہمیں پتہ چلا کہ آپ نے بالکل درست فرمایا تھا۔

۷۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ پانی کے کنارے ورد وظیفہ میں مشغول تھا۔ پانی میں سرخ رنگ نمودار ہوا۔ میں نے سمجھا، شاید بادل کا رنگ نمودار ہوا ہے۔ لیکن آسمان کی طرف دیکھا۔ وہ صاف تھا۔ پھر میں نے غور سے پانی میں دیکھا تو سرخ لباس پہنے ایک جن ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ مجھے دیکھ کر سلام کر کے چلا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جن بھی آپ کے ماتحت تھے۔

Marfat.com

۸۔ آپ کا ایک بیل کشمیر میں غائب ہوا۔ تو دو تین ماہ کے بعد راجوری میں (جو کہ وہاں سے تین یوم کا راستہ ہے) آ پہنچا۔ یونہی ایک گھوڑا چور لے گئے۔ تو وہ کافی عرصہ کے بعد مل گیا۔ اور ایک چادر۔ اور آپ کی دستار چرائی گئی۔ لیکن تین سال کے بعد چور نے واپس کردی اور مزید ایک کشمیری قیمتی کمبل عطا کیا۔

۹۔ آپ کے فرزند اصغر کے ساتھ ایک شخص نے بچپن میں استہزاء کیا تو اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا۔ پھر اس نے معافی مانگی اور علاج معالجہ کروایا تو درست ہوا۔

۱۰۔ آپ کے ساتھ راجوری کے کچھ مخالف سیدوں نے مناظرہ کیا۔ اور ایک کتاب کا حوالہ پیش کیا۔ اور وہ کتاب باوجودیکہ مخالفین کے پاس تھی۔ لیکن آپ نے ان کی کتاب سے ہی ان کے خلاف حوالہ نکال دیا، جس سے وہ سخت نادم اور ذلیل ہوئے۔

۱۱۔ حضرت قبلہ بابا صاحب کے فرزند ارجمند یٰسین شاہ صاحب کی شادی میاں دگل صاحب کی دختر سے ہونے والی تھی۔ برات تیار ہو کر پہنچی تو کسی مخالف نے شکایت کی کہ یہ سید نہیں۔ اس وقت آپ گھر پر تشریف فرما تھے۔ حضرت حاجی صاحب نے آپ کی طرف پیغام بھیجا، تو آپ دو یوم کا سفر پیدل طے کر کے وہاں پہنچ گئے۔ اور ایسی مدلل تقریر فرمائی کہ تمام شبہات دور ہو گئے۔ میاں دگل

Marfat.com

صاحب جو کہ بڑے معزز اور امیر کبیر انسان تھے ۔ آپ کی تقریر سننے کے لئے دھوپ میں بیٹھے رہے ۔ اور آپ کی تقریر سننے کے بعد اتنے متاثر ہوئے کہ فرمانے لگے ، اب ایک لڑکی کا رشتہ نہیں ، بلکہ اپنی پوتی کا رشتہ بھی حاجی صاحب کے فرزند کو دوں گا ۔

چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ انہوں نے اپنی پوتی کا رشتہ بھی حاجی صاحب کے چھوٹے فرزند محمد شاہ صاحب کے لئے دے دیا ۔ برادرم محمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ میاں دگل فرمایا کرتے تھے کہ میں نے پیر سیّد مخدوم شاہ جیسا سیّد نہیں دیکھا ۔

۱۲ ۔ جناب سیّد محمد انور شاہ صاحب ابن امیر علی شاہ صاحب کا بیان ہے کہ کشمیر جاتے ہوئے راستہ میں آپ کا ایک گھوڑا غائب ہوگیا ۔ کافی تلاش کیا ، لیکن نہ ملا ، تو آپ نے دو تین دفعہ اذان کہہ کر دعا مانگی ، تو دیکھا کہ قریب ہی گھوڑا موجود ہے ۔ حالانکہ اس جگہ پہلے تلاش کر چکے تھے ۔

۱۳ ۔ سیّد حلیم شاہ ابن فتح علی شاہ صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم نے آپ کے کپڑے گرم پانی سے دھوئے ۔ بعد میں دیکھا تو جوئیں آگ میں جل کر سرخ ہو چکی تھیں ۔ لیکن زندہ چل رہی تھیں ۔ ہم نے آپ سے عرض کی ، تو آپ نے فرمایا کہ ان کو آگ نہیں جلاتی ۔ ہاتھ سے صفا کر دیں ۔

Marfat.com

۱۴۔ برادرم مردان شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسمیٰ محمد علی چوری کا عادی تھا۔ وہ آپ کے گھر کے قریب مقیم ہوگیا، تو آپ نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اور دوسری جگہ سکونت اختیار کرلی۔ اور فرمانے لگے کہ یہ شخص چوری کرے گا، تو ہماری بدنامی ہوگی۔

چنانچہ اس شخص نے تھوڑے عرصہ کے بعد ایک شخص کی چوری کی اور پکڑا گیا۔ تو اس کے ساتھی اور پڑوسی بھی پکڑے گئے۔ لیکن آپ کو رب کریم نے محفوظ رکھا۔

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

۱۵۔ آپ بالکل قریب المرگ تھے، تو ایک شخص نے پوچھا کہ کیا حال ہے۔ آپ نے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، مُسْتَعِدِّیْنَ لِلْمَوْتِ۔ (یعنی ہم موت کے لئے تیار ہیں۔)

نشانِ مردِ مومن با تو گویم

چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

۱۶۔ ایک سید نے ایک غیر معروف سید کو رشتہ دے دیا۔ تو آپ نے ناراض ہو کر فرمایا کہ اللہ کریم تجھے جذام میں مبتلا کردے۔ تونے رشتہ کیوں دیا ہے۔

بعد ازاں وہ شخص فی الواقع جذام میں مبتلا ہو کر فوت ہوا۔

Marfat.com

۱۷۔ محترم خالو سید لال شاہ صاحب مرحوم کا بیان ہے کہ ایک دفعہ نادر بکروال کے گھر بمقام سرڈیں سرآپ قیام پذیر تھے۔ رات کو آپ نے ہمیں بیدار کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری دیکھ لو۔ ہم نے دیکھا، تو نور کے شعلے نظر آ رہے تھے۔

۱۸۔ حضرت حاجی صاحب کے گھر تین آدمی ملازم تھے۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ جہاں ایسے شخص ہوں، وہاں خیر نہیں ہوتی۔

تھوڑے دن گذرے تو ایک آدمی نے دوسرے کو ایسا مارا کہ قریب المرگ کر دیا۔ تو حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ پیر صاحب نے درست فرمایا تھا۔ وہ سیف زبان ہیں۔

گفتہ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

Marfat.com

باب سوم

معمولات

بوقت سحر خفیہ طور پر بیداری فرماتے، جیسے چور چوری کرتے وقت خفیہ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ بیداری کے بعد طہارت کاملہ کرکے بعدہٗ بارہ رکعات تہجّد ادا فرماتے۔ اول رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتے۔ اور دوسری میں گیارہ بار اور یونہی ہر رکعت میں کم کرتے حتّٰی کہ آخری رکعت میں صرف ایک بار سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

دوسرا طریقہ

کبھی کبھی سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ تہجّد ادا کرنے کے بعد پھر وظائف اور مراقبہ میں مشغول ہو جاتے پھر صبح قریب ہوتی، تو گاہے گاہے مندرجہ ذیل اشعار مترنم اور پُرسوز طریقہ

Marfat.com

سے پڑھتے۔

ھں، صبح دے وقت رب دی یاد اندر لگ کر دیون بانگاں وار و وار سرگی
بولن مور لٹور تے ہور خرے نالے بولدے نی کوئلاں کاگ سرگی
آوے مست آواز ہر ہر طرفوں ہُوہُو دی آوے آواز سرگی
اٹھ جاگ زماں نماز پڑھ خاں کیوں سُتا ہیں جنھاں وسار سرگی

صبح کے وقت ساتھیوں اور گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔ فجر کی اذان کے بعد اوّل وقت میں فجر کی دو رکعت سنت ادا فرما کر فرضوں سے پہلے ۴۱ بار سورۂ فاتحہ شریف تلاوت فرماتے۔ اگر وقت ہوتا، تو ایک بار سورۂ یٰسین بھی پڑھ لیتے۔ سورۂ یٰسین ہر روز تین بار پڑھا کرتے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ سورۂ یٰسین ایک لاکھ سے زاید پڑھ لی تھی۔

پھر فرض باجماعت پڑھ کر منہ پر پردہ ڈال کر مراقبہ فرماتے تھے۔ پھر طلوعِ آفتاب تک کچھ اوراد وظائف پڑھتے رہتے۔ پھر دو رکعت نمازِ اشراق پڑھ کر کاروبار میں مصروف ہو جاتے۔ اور اگر فراغت ہوتی تو اشراق کی نماز پڑھ کر بیٹھے رہتے۔ ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ چاشت کی نماز پڑھ کر جگہ سے اٹھتے۔

بعد نمازِ فجر اوراد نعتیہ بھی خوش آوازی سے بلند آواز سے پڑھتے اور تلاوتِ قرآنِ مجید فرماتے۔

نمازِ اشراق کی ۲ رکعت میں فاتحہ کے بعد پہلے آیۃ الکرسی

Marfat.com

ایک بار اور پھر سورۂ اخلاص تین بار پڑھا کرتے۔

طریقۂ نماز چاشت

نماز چاشت ۴ رکعات، دو دو رکعت کر کے پڑھا کرتے۔ اوّل رکعت میں سورۂ الشمس، دوسری میں سورۂ اللیل، تیسری میں سورۂ والضحیٰ، اور چوتھی میں سورہ الم نشرح سورہ فاتحہ کے بعد پڑھا کرتے۔ پھر کار و بار خانگی میں مشغول ہو جاتے۔ پھر دوپہر کا کھانا کھا کر اگر وقت ہوتا، تو قیلولہ فرماتے تاکہ سنت ادا ہو جائے۔ پھر نماز ظہر ادا فرماتے، پھر نماز عصر۔

بعد نماز عصر سفید چادر بچھا کر ختم خواجگان پڑھتے۔ اور نماز مغرب پڑھ کر گھر تشریف لے جاتے۔ ہر نماز کے بعد سورۂ مزمّل ۸ بار پڑھتے۔ البتہ عشاء کی نماز کے بعد ۹ بار پڑھتے۔ کل اکتالیس[۴۱] بار روزانہ پڑھتے۔

بعد از ہر نماز قلیل مراقبہ فرماتے۔ لیکن فجر کی نماز کے بعد زیادہ دیر مراقبہ فرماتے۔ مراقبہ کرتے وقت بعض اوقات چادر منہ پر ڈال لیتے۔ راستہ چلتے بھی ذکرِ خفی میں مشغول رہتے۔ اور باتوں سے منع فرمایا کرتے تھے۔

فجر کی نماز میں کبھی سورہ رحمٰن، کبھی سورہ دہر اور سورہ فرقان کا آخری رکوع، اور کبھی سورۂ نبا اور بعد والی سورہ پڑھا کرتے۔ آپ کو خداوند کریم نے لحنِ داؤدی عطا کیا تھا۔ جب خوش آوازی سے تلاوت قرآن فرماتے، تو وجد و جذب کی حالت پیدا ہو جاتی۔

وعظ شریف میں عموماً اٹھارھویں پارے کی ابتدائی آیات تلاوت کرتے

Marfat.com

اور کبھی کبھی فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ الخ پڑھ کر وعظ فرماتے۔ بعض اوقات حمائل شریف ہاتھ میں لے کر تلاوت فرماتے اور وعظ فرمایا کرتے۔ وعظ شریف بڑا پُراثر اور درد و سوز سے بھرپور ہوتا۔ جب موقع کے مطابق ترنم سے اشعار پڑھتے تو لطف دوبالا ہو جاتا۔

طریقۂ بیعت

خود دوزانو بیٹھ کر پھر طالب کو دوزانو بٹھا کر ہاتھ پکڑ کر بیعت فرماتے۔ عموماً سحری کے وقت یا رات کے کسی حصہ میں بیعت فرماتے اور پیشانی ملا کر توجہ فرماتے۔ مستورات کو پردہ میں اپنا کپڑا پکڑا کر پھر بیعت فرماتے۔

آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد فضول گفتگو سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اور جلدی سونے کی تلقین فرمایا کرتے۔ تاکہ فجر کی نماز میں تاخیر نہ ہو۔

سوموار اور جمعرات کو بعد نماز عصر ۳ بار ختم خواجگان پڑھتے، باقی ایام میں صرف ایک بار پڑھتے۔ سورۂ یٰسین با آواز بلند صبح کے وقت پڑھتے تھے۔ ہر مُبین سے پیچھے ہٹ کر ابتدا فرماتے۔ اس طرح ایک لاکھ مرتبہ تک سورۂ یٰسین پڑھ لی تھی۔

حُلیہ مُبارک

قد میانہ، رنگ گورا سرخی مائل، پیشانی مبارک بلند خوبصورت، آنکھیں

Marfat.com

مبارک خوبصورت شعلہ زن۔

زوجہ مولوی جمال دین موضع دھنور راجوری حال محلہ سلمان پارس جہلم نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت پیر صاحب ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں نے دیکھا تو آنکھیں شیر کی طرح جل رہی تھیں۔

داڑھی مبارک مشت بھر پیدائشی اور گنجان تھی۔ داڑھی کو مہندی لگاتے تھے۔ جسم مبارک دوہرا مضبوط پہلوان زور آور تھے۔

لباس

کرتہ تریزوں والا بمطابق سُنّت، چادر سفید رنگ، شلوار سفید۔ جوتا دیسی استعمال فرماتے۔ دستار مبارک ۹ گز لمبی سوا گز عرض باریک ململ کی ہوتی تھی۔ دستار کے نیچے ٹوپی بھی استعمال فرماتے۔ لباس نہایت مصفا ہوتا تھا۔ آنجناب دور سے آتے ہوئے امتیازی شان کے ساتھ پہچانے جاتے تھے۔

فضیلتِ ختمِ خواجگان

زختمِ خواجگان گوئم حکایت — کہ دارم از مشائخ ہا روایت
چوں آید بندہ را مشکلے پیش — کہ نفعش را نیابد مرد درویش
کند ختم و مرادِ خویش جوید — کہ در ختم او سخن باکس نہ گوید
بھر نیت کہ خواند مستجاب است — سوالش راز سوئے حق جواب است
شب جمعہ بخواند یا دوشنبہ — بود شبہائے دیگر نام دجہ

Marfat.com

زاوّل چوں شود توفیق یادر　　بخواند ایں ختم اوّل تا آخر

دے ہنگام ختم وعجز وزاری　　بسوئے قبلہ روئے خویش آری

دے خوانی تو ختم ایں بہر روز

ظفر یابی بہر مشکل سو سوز

طریق ختم خواجگان نقشبندیہ

۱۔ سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ ———— ۷ بار

۲۔ درود شریف مشہور ———— ۱۰۰ بار

۳۔ سورہ الم نشرح معہ بسم اللہ ———— ۷۹ بار

۴۔ سورہ اخلاص معہ بسم اللہ ———— ۱۰۰۰ بار

۵۔ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ———— ۷ بار

۶۔ درود شریف مشہور ———— ۱۰۰ بار

۷۔ شیأ للہ چوں گدائے مستمند
المدد یا بادشاہے نقشبند ———— ۱۰۰ بار

حضرت باباجی صاحب لاروی نے فرمایا، اگر کسی کو ضرورت اور مشکل درپیش ہو تو ختم شریف مذکورہ کے بعد تین ہزار بار آیت کریمہ پڑھے۔ انشاء اللہ مشکل آسان ہو گی۔

(بحوالہ ملفوظات نظامیہ)

Marfat.com

اگر وقت ہو تو درج ذیل کلمات طیبات ختم خواجگان کے بعد ہر کلمہ ۱۰۰ سو سو بار پڑھیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ــ یَا اَللّٰهُ ــ یَا عَزِیْزُ ــ یَا وَدُوْدُ یَا کَرِیْمُ ــ یَا وَهَّابُ ــ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ــ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ــ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ــ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ ــ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ ــ یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ ــ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ ــ یَا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ ــ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ــ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ ــ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ ــ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ ــ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ ــ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا یَا مُفَرِّحَ الْمَحْزُوْنِیْنَ ــ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ــ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

اٰمِیْنَ ط

ختم شریف (دُعا) کھانا سامنے رکھ کر بروایت جناب حاجی سید محمد شاہ صاحب تلمیذ رشید بڑے پیر صاحب قدس سرہٗ۔

ہزاراں درود و ہزاراں سلام ــ بروح محمد علیہ السلام

Marfat.com

کروڑاں درود و کروڑاں سلام — بچشمِ محمد علیہ السلام
کروڑاں درود و کروڑاں سلام — بجسدِ محمد علیہ السلام
کروڑاں درود و کروڑاں سلام — بوجہِ محمد علیہ السلام
کروڑاں درود و کروڑاں سلام — بیدِ محمد علیہ السلام
کروڑاں درود و کروڑاں سلام — ببطنِ محمد علیہ السلام
کروڑاں درود و کروڑاں سلام — برجل محمد علیہ السلام
ثوابِ طعام و ثواب کلام — بروح محمد علیہ السلام
بروح مطہر نبی کریم — فسیم جسیم نسیم وسیم
بارواح پیغمبرانِ مرسلاں — ز آدم صفی تا بسید زماں
بارواح یاران ختم النبیؐ — ابوبکر و عمر عثمان و علی
بارواح ازواجِ خیرالانام — خدیجہ و ہم عائشہ نامِ نام
بارواح پسرانِ نبی الکریم — عبداللہ و قاسم و ابراہیم
بارواح خاتونِ خیر النساء — بارواح حسنین زین العباء
بارواح باقر و جعفر و کاظم رضا — تقی و نقی عسکری پارسا
بارواح محمد مہدی ہم آل و اصحاب کل — و ہم چاردہ پاک معصوم کل
بارواح شہیدانِ آں کربلا — بارواح محبانِ آلِ عبا
بارواح محی الدین و الفاطمہ ہر صبح — امامِ اعظم و مالک و شافعی و حنبلی
بارواح غوثان و قطبان اتم — بارواح ابدال و اوتاد ہم

Marfat.com

بارواح عبّاد روئے زمین | بارواح زہاد عزلت نشیں
بارواح ملکوت ہفت آسماں | بارواح مخلوق جملہ جہاں
بارواح استادان و مادر و پدر | بارواح شاگردان و دختر و پسر
بارواح کل مومنین مومنات | بارواح کل مسلمین مسلمات
ہم امیدواران قرب و جوار | ہمہ دوستداران ایزد غفار

ہمہ اہل اسلام کل خاص و عام
طفیل محمد علیہ السلام

✣

چہل کاف

چہل کاف مشتمل بر سہ ابیات عربی مؤلفہ حضرت غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

درج ذیل چہل کاف پڑھ کر حضرت پیر صاحب آسیب زدہ کو دم کیا کرتے تھے۔

۱۔ كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةٌ
كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلَكَا

بس است ترا پروردگار تو چندیں بار آں ترا کردہ است کفایت از حادثہ فرود آمدن آں حادثہ مانند کمین گاہ است کہ باشد آں کمین گاہ از شیر۔

Marfat.com

۲. تَکَرُّ کَرًّا کَکَرِّ الْکَرِّ فِی کَبِدِ
تَحْکِی مُشَکَّکَۃً بَلْکَلَكِ لَکَّکَا

حملہ کند آن حادثہ حملہ کردن مثل حملہ کردن کار در جگر، مانند است آں حادثہ از روئے منقار زدن با ہُدہُد کہ منقار زند۔

۲. کَفَاكَ مَابِی کَفَاكَ الْکَافُ کُرْبَتَهُ
یَا کَوْکَبًا کُنْتَ تَحْکِی کَوْکَبَ الْفَلَکَا

بس است ترا آنچہ بہ من است از عطیّہ حق بس کردہ است ترا باز دارندہ از اندوہِ مقدرۂ خود۔ اے ستارۂ دلِ من! ہستی تو! مانند مشابہ با ستارہ آسمان کہ آفتاب است۔

نوٹ

یہ چہل کاف رسالہ قلمی فارسی مؤلفہ حضرت شاہ محمد غوث لاہوری سے مع ترجمہ کے منقول ہے۔ ترجمہ شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ اصل کاپی سید محمد سلیم گیلانی سجادہ نشین پیر علاؤ الدین گیلانی مظفر آباد کے پاس ہے۔

حیلہ اسقاط

حضرت پیر صاحب مندرجہ ذیل الفاظ پڑھ کر حیلہ اسقاط فرمایا کرتے تھے۔ چند آدمی دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے تھے۔ آپ مندرجہ ذیل پڑھ

Marfat.com

کر تمام اشیاء مع قرآن دوسرے کے مِلک کرتے تھے۔ وہ قبول کر کے دوسرے کو کہتا، میں نے اسی طرح تیری مِلک کیا۔ اسی طرح دوسرا تیسرے کو اور تیسرا چوتھے کو کہتا۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ تین بار ایسا ہی کرتے۔ پھر دُعا مانگتے تھے۔

جو کجھ کل حقوق ربے دے فرضاں واجب تائیں
اِس میت تے لازم آہے کجھ کیتے کجھ ناہیں
ہن ایہہ چلیا اُٹھ سفر نوں چھوڑ لیس کل علاقہ
فضل کریں تو اسدے اُتے رب منزّہ پاکا
کل تقصیراں بخشیں اس نوں یا ستّار غفّارا
ہن سر ننگا یا برہنہ آ ڈھٹا سرکارا
ملک تیرے توں ملکاں والا عاجز بندہ تیرا
فضل کریں تو اس دے اُتے قطرہ کرم بتیرا
باہجوں فضلوں تیریوں ربّا ہور نہ کوئی ڈھوئی
فضل کریں تو اس دے اُتے ایہہ دولت ہے تیری
بعد بلوغت تھیں اس میت جو کجھ حق خُدا
بعضے کیتے ادا جو اس نے بعضے کرد قضا
ہن ایہہ میت ادا نہ طاقت کیوں جے ہویا فانی
حق باقی دے بدلے بخشیا ایہہ مال کلام ربانی

Marfat.com

نوٹ

بعض اوقات صرف آخری دو شعر پڑھ کر حیلہ فرمایا کرتے تھے۔

شجرۂ طریقت (نثر)

غوثِ زماں حضرت خواجہ پیر سیّد مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ رسول اکرم و مکرّم نبی معظّم حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
۳۔ سیّدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔
۴۔ سیّد حضرت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
۵۔ سیّدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔
۶۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔
۷۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔
۸۔ حضرت بو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔
۹۔ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۰۔ حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۱۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۲۔ حضرت خواجہ محمد انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

۱۳۔ حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۴۔ حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۵۔ حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۶۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین بخاری نقشبند اول رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۷۔ حضرت خواجہ علاؤالدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۸۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۹۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۰۔ حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۱۔ حضرت خواجہ درویش رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۲۔ حضرت خواجہ محمد مقتدیٰ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۳۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۴۔ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۶۔ حضرت خواجہ حجۃ اللہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۷۔ حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۸۔ حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ۔[1]

---

[1] حضرت خواجہ قطب الدین حیدر کو خواجہ محمد اشرف بھی کہتے ہیں۔ ان کا مزار مدینہ منوّرہ کے قبرستان جنّت البقیع میں ہے۔

Marfat.com

۲۹۔ حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۰۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۱۔ حضرت بابا فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۲۔ حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۳۔ حضرت مولانا مولوی محمد ہادی نامدار رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۴۔ حضرت خواجہ صدیق میر ماگمی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۵۔ حضرت خواجہ میاں نظام الدین کیانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۶۔ حضرت خواجہ عبداللہ لاروی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۷۔ غوث زماں پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب چہارم

وِصَال مُبارک

حضرت قبلہ پیر صاحب کی صحت اچھی حالت میں تھی۔ اور ماشاء اللہ نوجوانوں کی طرح طاقت ور تھے۔ اچانک تپ محرقہ شروع ہو گیا۔ ایک مہینہ تک بیمار رہے۔ علاج معالجہ جاری رہا۔ لیکن صحت نہ ہوئی۔ آخرالامر ۲۶ رجب ۱۳۵۵ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء، ۲۷ اسوج ۱۹۹۳ بکرمی بمقام لاہ شریف بروز سوموار بوقت مغرب آپ کا وصال مبارک ہوا۔ دوسرے دن بروز منگل بوقت عصر آپ کا جنازہ آنجناب کے فرزند اکبر شیخ الحدیث علامہ سیّد محبوب شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مغرب کے قریب آپ کو تابوت میں رکھ کر قبر شریف میں رکھا گیا۔ چہرہ مبارک سورج کی طرح چمک رہا تھا۔ ایک شخص سیّد نبی شاہ صاحب نے دیکھ کر فرمایا کہ آؤ لوگو! سیّد کا چہرہ دیکھو کہ کیسے نور برس رہا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

معراج کی مبارک رات میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی وفات پر گھی شکر کا عام لنگر دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی قبر مبارک پختہ اور خوبصورت بنادی گئی۔ اور تقریباً پچاس برس بعد از وفات راقم الحروف نے آپ کا حسین وجمیل روضہ تیار کروایا۔ علامہ محبوب شاہ صاحب کی قبر بھی اسی روضہ شریف میں ہے۔ لوح مزار کا مضمون درج ذیل ہے۔

(نقل از لوحِ مزارِ مبارک بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۸۱ء ازلاہ شریف)

(راجوری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر کہ خود را دید او محروم شد ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

روضۂ مبارک

مخدوم العارفین سراج السالکین اعلیحضرت قبلہ پیر سید مخدوم شاہ صاحب نقشبندی نور اللہ مرقدہٗ

تاریخ وفات ۱۳۵۵ھ۔ بمطابق ماہ اسوج ۱۹۹۲ بکرمی

تاریخ وفات محدث بے بدل حضرت علامہ سید محبوب شاہ صاحب فرزند اکبر حضرت موصوف

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ بروز سوموار

*

Marfat.com

باب پنجم

اولاد

حضرت قبلہ پیر صاحب کے سات صاحبزادگان تھے، جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱ حضرت علامہ سیّد محبوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ حضرت سیّد مردان علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ حضرت سیّد محمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
۴۔ حضرت سیّد حاجی محمد انور شاہ صاحب مرحوم
۵۔ حضرت سیّد حاجی بہادر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
۶۔ خاکسار سیّد محمد قاسم شاہ غفرلہٗ
۷۔ صاحبزادہ سیّد محمود شاہ مرحوم

۱۔ علامہ فہامہ محدّثِ اعظم سیّد محبوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ سیّد محبوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر صاحب قبلہ کے فرزندِ اکبر اور بے نظیر عالم و محدّث تھے۔ تحصیل علم کے لئے ضلع ہزارہ

Marfat.com

میں مختلف مقامات میں پڑھتے رہے ۔

نزد نواں شہر ایبٹ آباد مولوی حمید الدین صاحب سے بھی پڑھتے رہے ۔

پھر مظفر آباد شہر میں قاضی صاحب لنگر شریف والوں کے درس میں انتہائی کتابیں پڑھ کر ہندوستان میں تشریف لے گئے ۔ وہاں رانڈیر سورت میں قاضی رحمت اللہ صاحب سے پڑھ کر فارغ التحصیل ہوئے ۔

کچھ عرصہ وہاں ہی قاضی صاحب موصوف کے درس میں پڑھاتے رہے ۔

پھر اپنے ملک راجوری میں تشریف لائے ۔ مولوی ولایت شاہ پہلے ہی دیوبند سے فارغ ہو کر راجوری پہنچ گئے تھے ۔ انہوں نے ایک رسالہ بنام "تحقیق المرام فی ازالۃ الاوہام" لکھا ، جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ سادات کے لئے صدقات حرام اور ناجائز ہیں ۔

حضرت علامہ محبوب شاہ نے اس رسالہ کے جواب میں ایک رسالہ بنام "وقایۃ العوام عن تغلیط تحقیق المرام فی ازالۃ الاوہام" لکھا ، جو کہ مختصر ہونے کے باوجود بڑا مدلّل و محکم تھا ۔ اس کا جواب دینے سے مولوی ولایت شاہ قاصر رہے ۔ اس رسالہ کو بندہ راقم الحروف نے از سر نو خوبصورت انداز میں طبع کروا کر شائع کیا ۔ اور اس پر مزید علماء کرام کی تقریظات بھی شامل کیں ۔ تھوڑے عرصہ میں جدید ایڈیشن بھی ختم ہو گیا ۔ یہ اس رسالہ کی مقبولیت کی نشانی ہے ۔ اب سہ بارہ انشاء اللہ اس کو شائع کیا جائے گا ۔

حضرت علامہ محبوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے موضع ترالہ راجوری کے

Marfat.com

مولوی محمد عثمان فاضل دیوبند سے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مجسم ہونے کا منکر تھا، حضور پر نور کے نور ہونے پر مناظرہ کیا۔

مولوی محمد عثمان نے حضور کے نور نہ ہونے پر مشکوٰۃ شریف پیش کی، تو حضرت علامہ محبوب شاہ صاحب نے فرمایا، مشکوٰۃ شریف! تو حدیث کا قاعدہ ہے کہ کسی بڑی کتاب سے حوالہ پیش کرنا چاہیئے اور پھر بخاری، مسلم وغیرہ کی تقریباً ساٹھ احادیث حضور کی نورانیت کے سلسلہ میں پیش کر کے مقابل کو لاجواب کر دیا۔

کشمیر میں مرزائیوں کے ساتھ مناظرہ کیا، ان کو بھی لاجواب کیا۔

معتبر افراد نے بندہ سے بیان کیا کہ بخاری شریف پوری آپ کو یاد تھی۔

غوث الوقت قطب الاقطاب حضرت باباجی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں مرجاؤں تو میری قبر پر بیٹھ کر مولوی محبوب شاہ صاحب بخاری شریف کا ختم کریں۔ در پھر میری سواری کا گھوڑا مولوی صاحب کو دیا جائے۔

چنانچہ حسب وصیت باباجی صاحب کے فرزند ارجمند حضرت میاں نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف قبر شریف پر پڑھوائی۔ اور نذرانہ کے طور پر باباجی صاحب کی سواری کا گھوڑا مع زین کے عطا کیا۔

حضرت علامہ محبوب شاہ صاحب کو قدرت نے مہلت نہ دی۔ اور تھوڑے عرصہ میں اپنے ملک میں تبلیغ و تدریس کر کے وفات پا گئے۔

Marfat.com

۲۰ رمضان المبارک ۱۹۵۶ء بروز سوموار بمقام دو دا سن پائیں آپ نے انتقال فرمایا۔ اور دوسرے دن تجہیز و تکفین اور جنازہ کے بعد لاہ شریف میں ان کے جلیل القدر والد گرامی قبلہ بڑے پیر صاحب کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کی بیعت حضرت باباصاحب لاروی سے تھی۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سید شاہ حسین اور تین دختران پر مشتمل تھی۔ ایک دختر اور فرزند ارجمند سید شاہ حسین بھی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے فرزند سید محمد اسحاق شاہ زندہ ہیں ماشاء اللہ صاحب علم واعظ اور مقرر اور صاحب اولاد ہیں۔

۲۔ پیر سید مردان علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سید مردان علی شاہ حضرت قبلہ کے دوسرے فرزند ارجمند تھے۔ بڑے زیرک۔ دنیا و دین کے کاروبار میں بہت چست اور ہوشیار تھے۔ مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں حضرت قبلہ کی نیابت بالعموم یہی کرتے تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح بڑے جرار اور کرار۔ آواز گرجدار تھی۔ اوراد و وظائف کے سختی سے پابند تھے۔ تا دمِ آخریں محنت شاقہ کے ساتھ وظائف ادا کرتے رہے۔ ان کے اکثر بیان بندہ نے کتاب ہذا میں درج کیے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا حافظہ ماشاء اللہ بہت تیز تھا۔

ابتدائی بیعت حضرت باباجی صاحب لاروی سے تھی۔ اور خلافت حضرت خواجہ فضل احمد نقشبندی سے حاصل تھی۔ فرماتے تھے کہ مولانا خواجہ

Marfat.com

فضل احمد مجدّدی کی شکل وصورت حضرت باباجی صاحب لاروی سے ملتی جلتی ہے۔ آپ کی اولاد میں سات فرزند اور دو دختران ہیں۔ ایک فرزند سیّد نمازی شاہ مرحوم جو کہ نہایت خوبصورت، خوشخط اور پڑھا لکھا تھا، آواز بھی بہتر بن تھی۔ عین عالم شباب میں وفات پائی۔ اور اپنے جدامجد کے ساتھ روضہ کے متصل لاہ شریف دفن ہوا۔

باقی سب فرزند بقید حیات ہیں۔ سب پڑھے لکھے اور مُقرّ ہیں۔ بڑے فرزند سیّد نور احمد شاہ صاحب حکمت بھی جانتے ہیں۔ اور جناب سیّد مردان علی شاہ صاحب کی زوجہ محترمہ بھی (تادمِ تحریر) بقید حیات ہیں۔ ساری برادری میں اُن کی عزّت ہے۔ پڑھی لکھی ہیں، اور پرہیزگار ہیں نام رالبعہ بی بی ہے اور ماشاء اللہ اپنے زمانہ کی رالبعہ بصریّہ ہیں۔

حضرت سیّد مردان علی شاہ صاحب کی وفات ۸ رذوالحجہ ۱۴۰۲ھ ۲۶ رستمبر ۱۹۸۲ء ، ۱۱ راسوج ۲۰۲۹ بکرمی بروز اتوار بمقام مخدوم پور ریسدل باھیال چھمب افتخار آباد آزاد کشمیر میں تقریباً ۸۴ سال کی عمر میں ہوئی۔ نماز جنازہ حسب وصیّت خاکسار راقم الحروف نے پڑھائی اور آزاد کشمیر کے انتہائی معزز اور مشہور بزرگ سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی حدود میں دفن کر کے روضہ بنا دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزار اقدس کو پُر انوار بنائے، اور جنت الفردوس الاعلیٰ میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

۳- پیر سید محمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

حضرت قبلہ کے تیسرے فرزند جناب سید محمد شاہ صاحب ہیں. جو اس وقت نور پور شاہاں تحصیل و ضلع اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ نہایت عابد و زاہد، شب خیز اور اپنے اوراد و وظائف کے پابند ہیں۔ آپ کی بیعت اپنے حقیقی چچا حضرت قبلہ حاجی بابا سید نوران شاہ سے ہے اور حضرت بابا صاحب سے خلافت بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خواجہ فضل احمد نقشبندی مجددی جھلیاری شریف والوں سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہے۔

ان کے عقد میں حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی دختر نیک اختر خانم جان عرف فقیرنی تھیں۔ جو اب وفات پا چکی ہیں۔ اور کھوہار ضلع گجرات میں مدفون ہیں۔

آپ کی اولاد میں ۸ فرزند اور تین دختران تھیں، جن میں ۲ دو دختران اور ایک فرزند سید یوسف شاہ وفات پا گئے ہیں، اور باقی بقید حیات ہیں۔ یوسف شاہ مرحوم نہایت خوبصورت، ہوشیار اور خاکسار کا ہم عمر تھا۔ بچپن میں چھ سات سال کی عمر میں وفات پائی۔

۴- پیر سید حاجی محمد انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حاجی سید محمد انور شاہ حضرت قبلہ کے چھٹے فرزند تھے۔ درس نظامی ضروری سے بہرہ ور تھے۔ حج کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ آپ

Marfat.com

کو خلعت خلافت اپنے حقیقی چچا سیّد حاجی بابا صاحب لاہ شریف والوں سے حاصل تھی۔ ان کی ارادت میں کافی لوگ تھے۔ عوام و خواص میں مشہور تھے۔ حاجی بابا کے عاشق اور منظور نظر تھے۔

ان کی اولاد میں چار دختران اور دو فرزند تھے۔ ایک دختر اور ایک فرزند وفات پا گئے ہیں۔ ایک فرزند بنام سیّد سرفراز حسین شاہ بقید حیات ہے۔ صاحب اولاد اور اپنے والد ماجد کا قائم مقام ہے۔ اس وقت لاہ شریف ڈاکخانہ بھروٹ تحصیل و ضلع راجوری میں مقیم ہے۔ حضرت حاجی محمد انور شاہ صاحب نے موضع پنہڈ میں اپنے داماد اور بھانجے سیّد حاجی رشید احمد شاہ کے گھر وفات پائی۔ اور لاہ شریف میں اپنے والد ماجد کے روضہ کے قریب مسجد کے صحن میں مدفون ہیں۔

۵۔ پیر سیّد حاجی بہادر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

حضرت قبلہ کے پانچویں فرزند جناب حاجی سیّد بہادر شاہ صاحب ہیں۔ جو کہ اپنے آبائی ملک راجوری میں بمقام دو داسن پائیں تحصیل و ضلع راجوری (انڈیا) میں قیام پذیر ہیں۔ بیعت اور خلافت اپنے حقیقی چچا جناب قبلہ حاجی بابا سیّد نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے۔ ہر سال اپنے والد ماجد قبلہ بڑے پیر صاحب اور حضرت قبلہ حاجی بابا کا عرس اور ختم کراتے ہیں۔

آپ کے چار فرزند اور تین دختران ہیں سے صرف ایک دختر بی بی

Marfat.com

خاتون وفات پاگئی ہے۔ باقی سب اولاد بفضلہٖ تعالیٰ بقیدِ حیات ہیں اور سب صاحبِ اولاد ہیں۔ آپ کی پہلی شادی پونچھ کے مشہور ولی اللہ مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی تھی، جو وفات پا چکی ہیں۔

۶۔ خاکسار سیّد محمّد قاسم شاہ عفرلہٗ

حضرت قبلہ کا چھٹا فرزند خاکسار سیّد محمد قاسم شاہ، حضرت قبلہ کی تیسری اور آخری زوجہ محترمہ سے ہے۔ اور بمطابق کَانَ اَبُوْھُمَا صَالِحًا میرے لئے بھی بڑی سعادت ہے کہ حضرت قبلہ کی اولاد سے ہوں۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

میرے واجب الاحترام برادرِ اکبر سیّد مردان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ کشمیر میں کمرائی مقام پر مجھے اٹھا کر سینے سے لگا کر اِدھر اُدھر گھومتے تھے۔ اسی حالت میں فرمایا، کہ اور تو کوئی بات نہیں، لیکن اگر میں مرگیا تو اِن کا کیا ہوگا حالانکہ اس وقت آپ بالکل تندرست تھے۔ پھر اُسی سال آپ کی وفات ہوگئی۔

نیز برادرم حاجی محمد انور شاہ صاحب مرحوم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ قبلہ والد صاحب پیار سے مجھے فرمایا کرتے تھے (لالیو شاہیو) یہ پیار کا لفظ ہے۔ اسی لئے خاکسار کو بڑی بہنیں بھی اب تک

Marfat.com

"لالہ" کہہ کر پکارتی ہیں۔

بندہ کی تین دختران اور دو فرزند ہیں۔ بڑا سید وحید احمد شاہ۔ اور چھوٹا سید محمد سعید احمد شاہ ہے۔ سلمہما اللہ تعالیٰ۔

۷۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب مرحوم

حضرت قبلہ کے سب سے چھوٹے فرزند اور راقم الحروف کے حقیقی بھائی سید محمود شاہ صاحب سات آٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ان کو ساٹھریاں کشمیر میں قبلہ دادا صاحب کے مزار کے قریب ہی دفن کیا گیا۔ ے

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کِھلے مُرجھا گئے

دختران

حضرت قبلہ کی چھ دختران میں سے تین وفات پا گئی ہیں۔ اور تین بقیدِ حیات ہیں۔

٭

صوفی شاہ محمد ولد فقر دین قوم گوجر بجاڑ ساکن اندروٹھ راجوری حال کھوئی رٹہ آزاد کشمیر نے بیان کیا کہ:

(۱) بیان کیا کہ حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک

Marfat.com

دفعہ ہم بڑے بھائی پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ علاقہ جموں تحصیل چنبر میں تبلیغی دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ تو فتح محمد شاعر ساکن درہال راجوری وہاں پہنچ گیا۔ ہم ڈر گئے کہ شاید ہمارے گھر میں کوئی حادثہ نہ ہو گیا ہو۔ لیکن فتح محمد نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر جناب غوث پاک کی مدح میں اپنی منظوم ایک منقبت پرسوز لہجہ میں پڑھی۔ تو بڑے بھائی صاحب حالانکہ اس سے کچھ ناراض تھے۔ لیکن مدح غوث پاک کی وجہ سے اٹھ کر اس کو گلے لگالیا۔ کیونکہ آپ عاشق الغوث تھے۔

پھر مذکورہ آدمی نے اپنا واقعہ سنایا کہ مجھ پر ایک برہمن کا قرضہ ہے۔ اس نے کہا ہے۔ یا قرض ادا کر دیا اپنی چیز دے دو۔ یہ سن کر مجھے سخت غم ہے۔ خیال آیا کہ اس زندگی سے موت بہتر ہے۔ تو بھائی صاحب نے جلالت میں آکر اس برہمن کے لئے بددعا کی۔ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ اس برہمن کے مکان پر آسمان سے سیاہ پتھر برس رہے ہیں۔ ابھی ہم اسی علاقہ میں تھے، ۵، ۶ یوم کے بعد خبر ملی کہ برہمن مذکور کے مکان کو غیبی آگ لگی، جس کی وجہ سے وہ خود بھی جل گیا اور تمام پوتھیاں قرض والیاں بھی ساتھ جل گئیں

نیز فرمایا کہ ہم کو مفت نعمت ملی ہے، لیکن بھائی صاحب نے بڑی محنت سے حاصل کی تھی۔ اور حضرت حاجی بابا نے یہ بھی فرمایا کہ بھائی صاحب زمانہ کے ابدال تھے۔

Marfat.com

(۲) باباصاحب نے فرمایا کہ اس دورہ میں عام لوگ ہم پر قربان ہو رہے تھے۔ اور بہت معتقد تھے، لیکن ایک رئیس راجہ نے ہمارے سامنے آ کر گستاخی کی، اور کہنے لگا، میں نے تمہارے جیسے رد ٹیوں کے بیر بہت دیکھے ہیں۔ ہم خاموش رہے، اور وہاں سے کچھ آگے چلے گئے، تو اسی رات ایسی آندھی چلی کہ اس کا تمام گھاس ہوا میں اُڑ گیا، اور تباہ ہو گیا۔ حالانکہ بہت بڑا گھاس کا گھاڑا تھا، جس پر سیڑھیاں لگا کر چڑھتے تھے۔ اس کے بعد اس کا مال بھی مال بھی مرنا شروع ہو گیا۔ اور خود اس کو ایسا مرض پیدا ہوا کہ تمام جسم میں خارش ہو گئی کہ دو آدمی مل کر اس کے جسم کو تنکوں کے ساتھ خارش کرتے تھے۔ تو اس کا جسم پھٹ کر خون بہنے لگا۔

ہم سال کے بعد پھر وہاں لگ گئے۔ اس نے حاضر ہو کر بہت عاجزی سے معافی مانگی۔ ہم نے دریک کے پتھر دم کر کے دیئے، کہ ان کو جسم پر مالش کرو۔ تو اس کو صحت تو حاصل ہو گئی لیکن تباہ شدہ دولت واپس نہ ملی۔

Marfat.com

باب ششم

(برادرانِ ذی وقار)

در بیان سہ خلفاء اکمل

خلیفہ اولیں اسم مبارک جن کا عالی ہے
سکونت ہے راجوری میں وحاجی ملک کے والی
ملک پر فیض ہے ان کا یہ آخر کے زمانہ میں
دوئم والد حبیب اللہ علم کے باغ میں مالی
بڑا ہے فیض جاری آپ کا در ملک ہندوستاں
سوئم آل سیّد مخدوم شاہ ہیں از ریا خالی
بڑے ہیں ملک میں خلفاء ہمارے پیشواؤں کے
عرب تک فیض جاری ہے کوئی نہ فیض سے خالی
فقط یہ تین خلفائے مکرّم لکھ دیئے میں نے
ہدایت شاہ بخاری کے لئے ہیں فیض کے والی

(تحفۂ نازنین صـ۲۳ مؤلف ہدایت اللہ شاہ بخاری ابن مولانا سیّد

Marfat.com

حبیب اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔)

مناقب جناب ہادینا الحاج حضرت صاحب سجادہ نشین لاڑہ شریف

از سید حسن شاہ صاحب

آل نبی اولاد علی دی میرا پیر گرامی
لاروں لے دستار نورانی آیا ولی ربانی

سالک مالک رہبر کامل فیض پہنچاون والا
غافل جہڑے بھلیاں تائیں راہ دکھاون والا

جھلوں سترکوں ہوئے جنہاندے قلب زنگار آلودے
نال توجہ صیقل کردے روشن نور عقیدے

نوری چہرہ نوری مکھڑا روشن نور اجالا
کالے قلب زنگار آلودہ کیتے مالو مالا

+

ہدیہ عقیدت بحضور نوران بابا قطب ربانی

از مرزا مطیع اللہ رعنا نظامی راجوروی

خدا آگاہ تھے لیکن نہ تھا عجب خدا دانی
تھی سلطانی میں درویشی و درویشی میں سلطانی
ولی لاریب تھے لیکن نہ تھا دعوی ولایت کا

Marfat.com

بسر کی عمر درویشی میں باوصف جہانبانی

تھے سورج معرفت کے ماہ تاباں تھے طریقت کے

کمال فقر اور غنا میں بھی تھے لاثانی

بنا جس دن سے روضہ اس جگہ نوران بابا کا

سوہادہ کی زمیں بھی ہوگئی اس دن سے نورانی

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ ہے قرآں میں

خدا کے دوستوں پر ہے ہمیشہ لطفِ یزدانی

ہمیشہ اس کے سر پر ہے خدا کے فضل کا سایہ

زہے بخت اس کا جس نے اولیاء کی قدر پہچانی

مقدر مہر د ماہ سے بڑھ کر روشن اس کا ہے جس کو

ملی آلِ علیؓ و مصطفےٰؐ کے در کی دربانی

مجھے رعناؔ نہیں اس اعترافِ حق میں شک کوئی

ہیں اپنے وقت کے نوران بابا قطب ربّانی

☆

Marfat.com

۱۔ سید معظم شاہ صاحب مرحوم موضع دو داسن بائیں راجوری مدفون بابلیاں چھمب آزاد کشمیر نے بیان فرمایا کہ بڑے پیر صاحب کی زندگی میں مجھے ان کے ہمراہ خواب میں حضور نبی پاک علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ حضور غوث پاک بھی وہاں بیٹھے تھے۔ حضور نے مجھے بائیں طرف اور حضرت پیر صاحب کو دائیں طرف بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ حضور غوث پاک کی داڑھی مبارک گنجان نہ تھی۔ حضور نے فرمایا کیوں آئے ہو۔ پیر صاحب نے عرض کی، زیارت کے لئے۔ پھر حضور غوث پاک نے فرمایا۔ کیوں آئے ہو۔ تو ہم نے عرض کی۔ دعا کے لئے۔ آپ نے دعا کی، اور فرمایا خدا کے حوالے۔ اور رخصت کر دیا۔

۲۔ موصوف ہی نے بیان فرمایا، پیر صاحب کی وفات کے بعد خواب خواب میں پڑھ رہا تھا۔ اَحْمَدُ حَامِدُ مَحْمُوْدٌ۔ حضرت پیر صاحب نے فرمایا مَحْمُوْدٌ کی جگہ مُحَمَّدٌ پڑھ۔ اور ہُو کی آواز بھی آ رہی تھی۔ میں نے آپ کی آواز پہچان لی تھی۔ کسی سے پوچھا، تو انہوں نے کہا بڑے پیر صاحب ذکر کر رہے تھے۔

*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(غوث زماں حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ لاہ شریف)

اعلحضرت پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے برادر خورد غوث

Marfat.com

الوقت سید نوران شاہ المعروف حضرت حاجی بابا کو رب کریم نے خصوصی شان عطا فرمائی تھی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بندہ نے عموی المکرم حضرت قبلہ حاجی بابا صاحب سے ایک خصوصی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور انٹرویو لیا جو کہ درج ذیل ہے۔

۱۔ بتاریخ ۲۴ شعبان ۱۴۰۶ھ راقم الحروف سید محمد قاسم شاہ ابن پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ بمقام سرائے عالمگیر ضلع گجرات عموی المکرم حضرت حاجی بابا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آنجناب نے بکمال لطف و کرم بندہ کو بعض خاص عملیات کی اجازت فرمائی بندہ نے آنجناب سے عمر کے متعلق دریافت کیا، فرمایا مجھے اتنا یاد ہے کہ سنہ ۱۹۳۲ بکرمی میں میری عمر آٹھ برس تھی۔ اس بناء پر آپ کی عمر ۹۷ برس بنتی ہے۔

۲۔ مندرجہ ذیل اشعار آپ فجر کی نماز کے بعد با ختم شریف کی محفل میں بوقت دعا ترنم سے پڑھتے تھے۔ بندہ نے ان کو لکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے خود مجھے یہ اشعار لکھوائے، جو کہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

الٰہی بپاس حضرت محمد مصطفٰے نگہدار ما را ز آفت بلا

Marfat.com

الٰہی بپاس ہمہ چار یار　　حاجاتِ دین و دنیا برآر

الٰہی بپاس ہمہ اولیا　　نگہدار مارا ز رنج و بلا

الٰہی بپاس امیرِ کبیر　　بہ بخشا گناہا صغیر و کبیر

الٰہی بپاس بنی فاطمہ　　کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ

بر حال زارم کن نگہ یارب مامشکل کشاء

غم دور کن راحت نما یارب مامشکل کشا

بہر حبیب مصطفٰیؐ ہم شافع روزِ جزا

بہر علی المرتضٰی یارب مامشکل کشا

بہر ختم پیغمبراں سبط نبی آخر زماں

بہر محی الدین شاہ یارب مامشکل کشا

بہر شہیدان کربلا عباس شاہ عالم پناہ

بہر محمد مصطفٰی یارب مامشکل کشا

آدم چوں کردے التجا ہم یونس و صابر رضا

صدقہ حضرت محمد مصطفٰیؐ یارب مامشکل کشا

۲۔ فرمایا بحالتِ خواب میری زبان پر خود بخود درج ذیل دو شعر جاری ہوئے تھے:

ج　جاسوہاں وچہ جنگلاں دے اُتھے کوئی نہ سنگی یار رہوسی

شاہ نوران میں میاں رب دی یاد کرے آ نا ہیں تیرا دوجی دار رہوسی

Marfat.com

۴۔ فرمایا مندرجہ ذیل اشعار عرب شریف میں بحالت بیماری بطرز چھار بیتا منظوم ہوئے۔

فریاد میریا خدایا مینوں تاب نے سرور دی رل کے دوہاں تنگ کرایا
ہو گئے کئی روز اج ڈاکی پھیرا پایا فریاد میریا خدایا
گیا اک ساتھی ڈاکدارے کو سنایا
ڈاکدار پچھدا کہندا دس کی بیماری اس نوں
اس سارا حال سنایا، فریاد میریا خدایا
اس دارو تے دوائیاں دتیاں کاری کجھ نہ آیا
فریاد میریا خدایا
ویلا ہوندا رات دا اک اکیلی جندڑی
دوجا نیڑے کوئی نہ آیا
نہ کوئی اتھے بستر چنگا، نہ ہیں پاس لگایا
فریاد میریا خدایا

+

۲۵۔ اگست بروز جمعرات مولانا حبیب اللہ شاہ ضیاء فرزند اکبر حاجی بابا نے لکھوایا:

۱۔ مولوی نور محمد ساکن کوٹ دھڑا تحصیل راجوری، دیوبند سے فارغ ہو کر آیا۔ اس نے حضرت حاجی بابا سے بمقام درہال راجوری

Marfat.com

عرض کیا کہ میں دین محمد ساکن بربلی باں کی دختر مسماۃ قاسم بی بی کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن لڑکی کے والد نے کہا ہے کہ حضرت حاجی بابا ہمارے مرشد ہیں۔ وہ اجازت دیں تو ہم لڑکی دے سکتے ہیں۔ بابا صاحب نے جواب میں فرمایا کہ تم عالم ہو۔ تم سے نکاح کرنے میں کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ میں چٹھی لکھ دیتا ہوں۔ لڑکی کے والد کو چٹھی دکھا کر شادی کر لینا۔

اس محفل میں حضرت میاں نظام الدین فرزند حضرت باباجی صاحب لاردی بھی موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا، یہ مولوی صاحب یا رسول اللہ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ بابا صاحب نے اس مولوی سے پوچھا، تم یہ بات کہتے ہو؟ اس نے کہا، ہاں! آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا، یہاں سے چلا جا۔

بعد ازاں مولوی مذکور نے لڑکی کے والد کو کچھ روپے دے کر شادی کر لی۔ لیکن نامرد ثابت ہوا۔ پھر علاج کے لئے لاہور تک گیا۔ پھر بھی نامراد اور ناکام واپس آیا۔ پھر باباجی صاحب سے معافی مانگ کر دعا کرائی تو درست ہو گیا

۲۔ بیان کیا کہ بابا صاحب نے مولوی عبدالرحمٰن ہزاروی سے دو تین پارے قرآن مجید باترجمہ پڑھے تھے۔ اور گلستان بوستان تک فارسی۔ اس دوران آپ مولوی مذکور کا پس خوردہ استاد سمجھ کر کھا لیتے تھے۔ تو آپ کو قے ہو جاتی تھی۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ در پردہ مرزائی تھا۔

Marfat.com

۳۔ میرے مقدمہ کے سلسلہ میں دعا کے لئے حضرت بابا صاحب مجدد الف ثانی کی تربت پر حاضر ہوئے تھے۔ میں اور ایک آدمی بھی آپ کے ہمراہ وہاں پہنچ گئے۔

۴۔ جب بندہ گمشدگی کے بعد حاضر ہوا، تو بہت مخلوقات راجوری شہر مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے جمع تھی۔ جب بری ہونے کا اعلان ہوا تو سب لوگوں نے بابا صاحب کو مبارکباد دی۔

۵۔ بیان کیا کہ ایک بار میں نے اپنی چادر حضرت باباجی صاحب لاروی کے نیچے بچھائی نماز پڑھنے کے لئے ایک شخص قوم گوجر کو دی کہ آپ مجھے بوجہ تعظیم سادات بچھانے نہیں دیں گے۔ اس شخص نے چادر بچھائی آپ نے فرمایا، کس کی ہے؟ اس نے کہا، میری ہے۔

باباجی صاحب نے فرمایا، تم مجھے بوڑھے آدمی کو دھوکا دیتے ہو۔ یہ سید کی چادر ہے۔ میں اس پر نماز نہیں پڑھتا۔ چنانچہ آپ نے اس چادر پر نماز نہ پڑھی۔

*

مؤرخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء بمقام نورپور شاہاں غریب خانہ پر برادرم سید یٰسین شاہ تشریف لائے۔ درج ذیل باتیں ان کی زبانی قلمبند کریں۔

۱۔ بیان کیا کہ جب حضرت بابا صاحب حج کے لئے تشریف لے گئے تھے، تو آپ کی والدہ ماجدہ بقید حیات تھیں۔ سفر حج سے آپ

Marfat.com

ایک منظوم چٹھی لکھی تھی، جس کے کچھ اشعار یاد ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اے صبا دی باد پیاری طرف راجوری جائیں
بھائیاں میریاں ساریاں تائیں ہتھ بنھ عرض سنائیں
فکر کردا اے یار بھراؤ آخر نکھڑ جاناں
سو ورھیاں کوئی زندہ رہسی آخر خاک ٹھکانا
مائی میری نوں میری طرفوں ہتھ بنھ کے ایہہ کہناں
اس فرزند مسافر لاتے ہردم راضی رہناں
فرزند میرے نوں میرے پچھوں میری جا بچھانوں

٭

۲۔ بیان کیا کہ جب آپ حج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے پاس صرف ۸۰ روپے تھے۔ گجرات سے کراچی تک ریل پر گئے تھے۔ پھر آگے خشکی کے راستہ پا پیادہ گئے تھے۔

۳۔ فرمایا کرتے تھے، جب میں حج کے لئے گیا تو میری عمر چونتیس یا پینتیس برس تھی۔

۴۔ فرمایا، دو ماہ مدینہ شریف بیمار رہا۔ ڈاکٹر نے لاعلاج کر دیا۔ خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے دستِ مبارک جسم پر پھیر کر فرمایا، کوئی پرواہ نہیں صحت ہو جائے گی۔ چنانچہ رات کو ہی بخار اتر گیا۔ صبح شدت کی بھوک تھی۔ ایک بدو نے کچھ

Marfat.com

کھانا دیا، جو بہت لذیذ معلوم ہوا۔

۵۔ حج سے واپسی پر عدن پہنچے تو ایک فوجی صوبیدار نوشہرہ تحصیل چھوری سے ملاقات ہوئی۔ اس نے حالات معلوم کیے۔ تسلی ہونے پر گیارہ روز وہاں ہی اپنے پاس رکھ لیا۔ جب تنخواہ ملی تو سب سے رقم وصول کر کے مجھے زادِ راہ کے طور پر دی۔ اور مجھے کراچی تک واپس ساتھ لایا۔ اور رقم اتنی تھی کہ زادِ راہ سے بچ گئی، تو میں نے گھر کے لئے کچھ زیورات خرید لیئے۔

۶۔ ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ جو دلائل الخیرات کے عامل تھے۔ انہوں نے دلائل الخیرات کی اجازت دی۔ اور ۲ ریال بھی دیئے۔ میں نے عرض کیا، مجھ سے بدو چھین لیں گے۔ انہوں نے فرمایا۔ کوئی نہیں چھینے گا تم سلامت رہو گے۔ چنانچہ ان کا فرمان درست ثابت ہوا۔

۷۔ ایک شخص بنام فاضل قوم گوجر کو بیعت کیا۔ بعد ازاں ہاتف نے آواز دی کہ ہر بے دین کو میرا نام نہ بتلایا کرو۔ باباجی صاحب سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں، لیکن کچھ تسلی نہ ہوئی۔ بیعت کا سلسلہ بند کر دیا۔

ایک روز خواب میں حضرت ابوبکر صدیق کو قبر سے نکلتے دیکھا، تو انہوں نے فرمایا حضور علیہ السلام فلاں جگہ ہیں۔ باب مجیدی کی طرف دوڑو۔ میں نے وہاں پہنچ کر زیارت کی۔ اور آپ کسی اور کے ساتھ

Marfat.com

گفتگو میں مشغول تھے۔ ایک دفعہ پھر دوبارہ، پھر سہ بارہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! میں گنہ گار ہوں۔ آپ نے فرمایا، خداوند کریم فضل فرمائے گا۔ بعدازاں حضور نبی پاک نے مجھے بیعت فرمایا۔ اور پھر بیعت کی اجازت عطا فرمائی۔

تب میں نے از سرِ نو بیعت کا سلسلہ شروع کیا۔

۸۔ حضرت باباجی صاحب لاردی، قاضی گرداور بننے کی وجہ سے باشارہ باطنی ناراض ہو گئے۔ اور رات کو ہلے ہلے دردمند لہجہ سے فرمایا، تو پیر سیّد عمران شاہ صاحب کو (جو کہ ۲۴، ۳۵ سال باباجیصاحب کے حضوری رہے ہیں) فرمایا، جنرڈوں حاجی تیرد کے لگے۔ حالانکہ آپ ہمیشہ حاجی صاحب کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا، اس کو کہو، یا چوکیداری لے، یا جو بادشاہی ہم نے دی ہے، وہ لے لے۔ ایک چیز ہوگی۔ دو نہیں ہوں گی۔ ہم اس کو بادشاہی دیتے ہیں، وہ چوکیداری کے پیچھے دوڑتے ہیں۔

سیّد عمران شاہ صاحب نے رات کا سارا واقعہ بوقت صبح حضرت حاجی بابا سے بیان کیا۔ تو اسی وقت تنہائی دیکھ کر باباصاحب حضرت باباجی صاحب کے پاس حاضر ہوئے۔ اور سر سے دستار مبارک اتار کر باباجی صاحب کے سامنے رکھ دی۔

آپ پہلے خاموش رہے۔ پھر جوش میں آکر فرمایا بھوئے ہو یا کہ

Marfat.com

مستی کی ہے۔ بابا صاحب نے عرض کی، بھول گیا ہوں۔ باباجی صاحب نے فرمایا، میں تو رسول اللہ کا گولا (خادم) ہوں۔ اور تم اولاد ہو۔ میں نے تو معاف کر دیا۔ لیکن پچھلے بزرگوں سے روزانہ سات (۷) ختم خواجگان پڑھ کر معافی مانگنا۔

چنانچہ تادمِ آخر بابا صاحب ۷ بار ختم خواجگان پڑھا کرتے تھے۔

۹۔ بیان کیا کہ وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل اپنے ہاتھ سے میرے سر پر دستار باندھی۔ اور مائی صاحبہ سے فرمایا، تم اسکو مبارک دو۔ پھر مائی صاحبہ نے مجھے دستار عطا کی۔ اور اپنی تسبیح خاص بھی عطا کی۔

۱۰۔ حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب سیّد مخدوم شاہ صاحب کے متعلق بیان کیا کہ وہ غوث پاک کے عاشق تھے۔

۱۱۔ ۱۹۳۱ء کی شورش میں بہت ہنگامہ ہوا۔ بابا صاحب کو بانی سمجھا گیا۔ کیونکہ آپ کا فرزندِ اکبر مولوی حبیب اللہ شاہ اس تحریک کا محرک تھا۔ لیکن آپ اطمینان سے ختم پڑھتے رہتے۔ اور فرماتے، کہ خدا خیر کرے گا۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خدا نے باعزّت بری کر دیا۔

۱۲۔ مہرالدین ساکن طوبی بنہ علاقہ بدھل نے بیان کیا کہ ایک دفعہ لوگ ہندو مسلم جمع ہو کر بابا صاحب کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عرض کی ہماری فصل کو جنگلی خنزیر ضائع کر دیتے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ

Marfat.com

یہ مصیبت دُور ہو۔

بابا صاحب نے بمقام ماہ کنڈ جبڑ ڈھیری تحصیل مہور ضلع ادھم پور بیٹھ کر ختم پڑھ کر دعا مانگی۔ اور فرمایا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر یہ ملک چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تمام خنزیر جمع ہو کر علاقہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور دریائے چناب سے پار چلے گئے۔ تقریباً تین تحصیلیں اس بلا سے محفوظ ہو گئیں۔ اور آج تک محفوظ ہیں۔

۱۳۔ بروائت حاجی بابا بیان کیا کہ حضرت باباجی صاحب نے تین دعائیں مانگیں تھیں، جو منظور ہوئیں۔

(۱) درہال راجوری کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی، ہمارا فصل تیار ہوتا ہے، تو ژالہ باری سے ضائع ہو جاتا ہے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اور فرمایا، فی کھلیان ایک پتھ لنگر کے لئے نکالا کریں۔ اور حاجی صاحب کے لنگر میں داخل کر دیا کریں۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا، تو ان کی کھیتیاں محفوظ ہو گئیں۔

(۲) بابا صاحب اور مولوی کریم بخش میں قاضی گرداوری کا جھگڑا طول پکڑ گیا۔ آپ کے پاس مقدمہ پیش ہوا۔ بمقام موہڑہ شریف نزد ہاڑی پونچھ کمشنر کا آدمی آپ کے پاس آیا تھا کہ آپ فیصلہ کریں۔ (آپ نے آہستہ

Marfat.com

فرمایا، جو صرف حاجی بابا نے سنا کہ رات کو جو کچھ ہونا تھا، ہو گیا، اب یہ ماں کی ٹانگ کریں گے۔) اور اس آدمی کو فرمایا تم با اختیار ہو، جو چاہو فیصلہ کرو۔

پھر آپ نے بابا صاحب کو اور مولوی صاحب کو کہا کہ ایک دُعا لے لے اور ایک قاضی گردادری۔ تو مولوی صاحب نے کہا کہ میرے لئے دعا فرما دیں۔ تو آپ نے اس کے لئے دُعا فرمائی۔ وہ بہت غریب آدمی تھا۔ بعد میں امیر کبیر بن گیا۔

(۳) باباجی صاحب نے مراقبہ فرمایا، حاجی بابا فرماتے ہیں، میں قریب تھا۔ آپ نے بعد از مراقبہ مجھے فرمایا کہ کھبی گُٹھ میں نے تیرے لئے خدا سے مانگ لی ہے۔ اس میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

۱۴۔ قاضی صاحب آعلان شریف والوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے فرمایا راستہ میں ملوں گا۔ خواب میں دیکھا کہ قاضی صاحب پرواز کر کے میرے پاس تشریف لائے۔ لیکن باباجی صاحب نے مجھے ڈھانپ لیا۔

۱۵۔ ایک زمین دار نے باباجی صاحب کو زمین نذرانہ میں دی۔ پھر انکاری ہو گیا۔ تو جب مکئی خشک ہونے کے لئے مکان کی چھت پر ڈالی تو گدھوں نے خلافِ عادت تمام مکئی اڑا لی۔ تو وہ شخص ڈر گیا۔ آپ سے

Marfat.com

معافی مانگ کر بھر زمین نذر کر دی ۔

۱۶۔ جب بابا صاحب کو خلافت عطا کی تو ایک مولوی صاحب جو اسی غرض سے کافی عرصہ سے وہاں ٹھہرے ہوئے تھے ۔ وہ فریاد کرنے لگے ۔ کہ میں اتنے عرصہ سے یہاں مقیم ہوں ۔ مجھے خلافت نہیں دی ۔ اور یہ آج ہی آیا ہے ، اس کو کیوں دے دی ہے ۔ باباجی صاحب نے فرمایا کہ تیرے لیے کوئی حکم نہیں آیا ۔ اور ان کے لئے حکم آگیا ہے لہٰذا ہم مجبور ہیں ۔

۱۷۔ حضرت بابا صاحب شاڑی ڈھوک میں اپنے مریدوں کے ہاں تشریف لے گئے ۔ واپسی پر باباجی صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی تھی ۔ اور بیعت و خلافت کا واقعہ ہوا ، جو یہ ہے ۔

بابا صاحب نے فرمایا ، میں نے سنا تھا کہ یہاں کوئی فقیر ہے ۔ خیال آیا کہ ملاقات کر لوں ۔ حاضر ہوا ، تو ایک دن ملاقات نہ ہو سکی ۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں سیّد بھی ہوں ، اور حاجی بھی ۔ یہ کیسا فقیر ہے کہ اس کو پرواہ ہی نہیں ہے ۔ دوسرے دن وظائف اور معمولات کے بعد ۹ بجے کے قریب جب ملاقات کے لیے باہر تشریف لائے تو میرے قلبی خطرہ سے مطلع ہو کر فرمانے لگے ، آپ سیّد بھی ہیں ، حاجی بھی ہیں ۔ آپ کو تکلیف ہوئی ہو گی ۔ لیکن میں کیا کروں ۔ مجھے بہت کام ہوتا ہے ۔ اس لئے مجبور ہوں ۔

Marfat.com

پھر فرمایا، رانجھا ہیر دا یار چرد کنا سی۔ اور لانگری کو فرمایا کہ حاجی صاحب کے لئے چائے میں گھی ڈال کر لاؤ۔ ان کو آج مست پیالہ پلائیں گے۔ پھر فرمایا، تم سید بھی ہو اور حاجی بھی ہو۔ میرے پاس پلنگ پر بیٹھو۔ آپ نے فرمایا، نہ میں سید ہوں، نہ حاجی، مجھے خدا اس گوجر کے ساتھ ہی قیامت کے دن اٹھائے، تو آپ نے فرمایا میں خدا کے حکم سے کہتا ہوں۔ میرے پاس بیٹھو۔ چنانچہ آپ کو اپنے پاس بٹھا کر چائے پلائی۔ بیعت بھی کیا اور خلافت عطا فرمائی۔

۱۸۔ ایک مولوی صاحب نے اعتراض کیا کہ باباجی صاحب نے بڑی غلطی کی ہے کہ انہوں نے حاجی صاحب کو خلافت عطا کی ہے۔ حالانکہ حاجی صاحب کو ظاہری علم نہیں ہے۔

باباجی صاحب یہ بات سن کر جوش میں آ کر فرمانے لگے، اسے کیا خبر ہے۔ میرا فیض تو حاجی صاحب کی سات پشتوں تک رہے گا۔

۱۹۔ بیان کیا کہ سید عبداللہ شاہ آزاد کی ولادت بمقام جھمراں نزد درہال راجوری ہوئی تھی۔ تو حضرت حاجی بابا نے اسی وقت فرمایا تھا، یہ بڑا باقسمت ہو گا۔

۲۰۔ **معمولات**: بعد از نماز فجر مراقبہ، ظہر و عصر کے بعد ختم خواجگانؒ نماز اشراق کے بعد تلاوت قرآن مجید اور تلاوت دلائل الخیرات۔

Marfat.com

مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء بمقام سنی بنک کوہ مری جناب حکیم سید امیر حیدر شاہ صاحب فرزند بابا حاجی صاحب نے درج ذیل باتیں بیان کیں۔

۱۔ بیان کیا کہ میرے حقیقی نانا جناب مولانا محمد حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری نے قاضی گرداوری میں کامیابی کے بعد حضرت بابا جی صاحب کی خدمت میں مبارک باد کی چٹھی لکھی۔ جس کے جواب میں حضرت بابا جی صاحب نے درج ذیل اشعار لکھے۔

م
محرم ہو ساڈے راز کوں سانوں طمع نہیں ہو راما نداٗ
اینویں نفس امارہ خوش ہوندا ہے جہیڑا ملتا ہے سارایاں شنا نداٗ
ہو کے حقیر وچہ جہان رہیئے دسال دار دیں چھپیاں رحما نداٗ
عبدؔ عزت نوں سمجھ ذلت لیئے دنیا عکس ضرور قیاما نداٗ

✣

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۸ء بمقام نور پور سیداں سوہاوہ ضلع جہلم برادر محترم حاجی سید محمد عبداللہ شاہ صاحب آزاد نے لکھوایا۔

۱۔ حضرت بابا جی صاحب، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کی زیارت کے لئے جا رہے تھے۔ بھائیا عبدالکریم بجران بھی ہم راہ تھا۔ راستہ میں ریل گاڑی میں آپ مراقبہ میں تھے۔ ایک ہندو لڑکا نے آپ کے سر مبارک پر اوپر والے پھٹے سے پاؤں

Marfat.com

لٹکائے، تو بھائیا عبدالکریم نے اس لڑکے کو روکا۔ تو آپ نے منع کر دیا۔ اور مجدّد صاحب کی تربت پر حاضر ہوئے تو بہت بڑا تالا لگا ہوا تھا۔ جو خود بخود کھل گیا۔ اور آپ اندر داخل ہو گئے۔ ۵ منٹ کے بعد واپس باہر آگئے۔ اور فرمایا، کہ مجدّد صاحب فرماتے ہیں، جلدی واپس چلو۔ ورنہ مجھے باہر نکلنا پڑے گا، یا تم یہیں رہو گے۔

۲۔ حضرت باباجی صاحب آخری ملاقات کے لئے موضع پتھریاں کشمیر تشریف لائے۔ تمام مستورات اور مرد بھی جمع تھے۔ آپ نے رو کر فرمایا کہ تم سیّد آل رسول ہو، میرے لئے دعا کرنا کہ خداوند کریم اس سفید داڑھی کی لاج رکھ لے۔

۳۔ سائیں دجی والا اور میاں عبداللہ موضع کھوڑی والی درہال راجوری باباجیصاحب کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ جب ننّن سر پر پہنچے۔ تو سائیں دجی والا کہنے لنگر کون زیادہ دیتا ہے۔ حاجی صاحب یا مولوی صاحب۔ انہوں نے کہا، دونوں برابر دیتے ہیں۔

سائیں دجی والا چونکہ مولوی صاحب مولانا حبیب اللہ شاہ بخاری پونچھی کا مرید تھا۔ اس لئے وہ ان کو ترجیح دیتا تھا۔ وانگت شریف پہنچ کر ابھی ملاقات نہیں ہوئی تھی کہ باباجیصاحب نے اندر سے پیغام دیا کہ راجوری سے جو ٹوپی والا آیا ہے، اس کو بلاؤ۔

خادم نے باہر آکر اعلان کیا کہ ٹوپی والے کو حضرت صاحب بلا

Marfat.com

رہے ہیں۔ میاں عبداللہ صاحب کا بیان ہے کہ پہلی بار حاضر ہوا تھا۔ اور مجھے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اور نہ ہی میں نے کسی کو اپنے متعلق کچھ بتلایا تھا، اس لئے خیال آیا کہ شاید کسی اور کو بلاتے ہوں گے، لیکن بعد میں پتہ چلا کہ مجھے ہی بلاوا تھا۔ اور باباجی صاحب کشفاً اطلاع دے رہے تھے۔ الغرض میاں عبداللہ صاحب اور سائیں دجی والا بھی زور سے چلا گیا۔ حالانکہ اس کو نہ بلایا تھا۔ تو باباجی صاحب نے وہی بات پوچھی کہ حاجی صاحب اور مولوی صاحب میں سے لنگر کون زیادہ دیتا ہے۔ سائیں دجی والا جلدی سے بول پڑا کہ مولوی صاحب زیادہ دیتے ہیں۔ تو حضرت باباجی صاحب غضب میں آکر فرمانے لگے۔

"کھوتی ماں کیا نناں کس نے کہیا اے۔ تجھے معلوم نہیں ہے کہ حاجی صاحب کا اور میرا جسم ایک ہے۔"

۴۔ بیان کیا کہ میں نے مع دہاب الدین شاہ ابن سید سلطان علی شاہ صاحب مرحوم، حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری، سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا یہ شعر پڑھا کرو۔

ہم چوں مرغِ نیم بسمل ماندہ ام در دام تو
یا بکش یا دانہ دہ، یا از قفس آزاد کن

فرمایا، مجھے اس شعر نے ایک لاکھ کا فائدہ دیا ہے۔ تم کو بھی فائدہ ہوگا۔

Marfat.com

۵۔ علی پور شریف میں آپ کی مسجد نور کی بھی زیارت کی۔ آپ نے پوچھا، تم نے مسجد دیکھی ہے۔ ہم نے عرض کیا، دیکھ لی ہے۔ آپ نے جوش میں آکر فرمایا، نہیں دیکھی۔ اور پھر ایک آدمی کو ہمارے ہمراہ بھیجا کہ ان کو مسجد دکھلاؤ۔ اس شخص نے ہمیں تفصیل سے بتلایا کہ فلاں چیز فلاں جگہ سے آئی۔ اور فلاں فلاں جگہ ہے۔ تو ہمیں پتہ چلا کہ فی الواقع ہم نے پہلی بار کما حقہ نہیں دیکھی تھی۔

۶۔ بیان کیا کہ ایک بار پیر صاحب موصوف حج پر نہ جا سکے، تو درج ذیل شعر پڑھتے تھے۔ اور زار و قطار روتے تھے۔ وہ شعر یہ ہے۔

خدا کے واسطے اعظم کو در سے نہ رد کو
کہے گی خلق کہ اپنا بنا کے چھوڑ دیا

۷۔ حضرت باباجی صاحب لاروی نے فرمایا تھا، کہ گولڑہ شریف والے پیر صاحب خدا کے عشق میں غوطہ لگائیں گے۔ چنانچہ پیر صاحب موصوف ۳ - ۴ سال عالم استغراق میں رہے۔

۸۔ حضرت باباجی صاحب نے ایک دفعہ بعد از مراقبہ فرمایا تھا، جس آنکھ نے پیر جماعت علی شاہ دیکھ لیا، وہ دوزخ میں نہیں جائے گی۔ حالانکہ بظاہر آپ نے پیر صاحب سے ملاقات نہ کی تھی۔

۹۔ ایک شخص حضرت باباجی صاحب کی ملاقات کے لئے گیا۔ لیکن رات کو اس خیال سے کہ لنگر کی معمولی روٹی کھانی پڑے گی، کسی اور آدمی

Marfat.com

کا مہمان بنا۔ اس نے مرغ کھلایا، لیکن قدرت خداوندی کہ اک کے پیٹ میں سخت درد پیدا ہوگیا۔ اور قریب المرگ ہوگیا۔ حضرت صاحب کے پاس حاضر کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، کھٹی لسّی اس کو پلاؤ۔ تو حسب الحکم اس کو لسّی پلائی گئی، تو اس شخص کو پسینہ آیا تو وہ فوری طور پر بالکل تندرست ہوگیا۔

۱۰۔ حاجی محمد شاہ صاحب کاوجک والے نے مع دیگر ساتھیوں کے (سید احمد شاہ و سید دہاب الدین شاہ ظفر بھی ہمراہ تھے۔) پیر صاحب سے ملاقات کی۔ پیر صاحب نے فرمایا، قرآن مجید کا رکوع سناؤ۔ رکوع سُنایا تو مولانا محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں والے نے فرمایا فلاں فلاں جگہ غلطی کی ہے۔

حاجی محمد شاہ صاحب نے کہا، غلطی پکڑنی آسان ہے۔ آپ پڑھیں میں بھی آپ کی غلطی نکالوں گا۔ تو پیر صاحب ناراض ہوگئے۔ زجر و توبیخ کی تو حاجی صاحب باہر چلے گئے۔

اور قریب ہی مسجد میں چلے گئے۔ پھر پیر صاحب اور سب مہمانوں کے لئے کھانا آیا۔ تو آپ نے فرمایا، ٹوپی والا جو باہر نکلا ہے، اس کو بھی بلا لاؤ۔ کئی آدمی یکے بعد دیگرے گئے۔ لیکن حاجی محمد شاہ صاحب نے جو اس وقت حاجی نہیں تھے۔ بلکہ حج کی دعا کرانے کے لئے پیر صاحب

Marfat.com

کے پاس گئے تھے، انکار کر دیا۔ لیکن پیر صاحب نے کہا، وہ آئے گا، تو کھانا کھائیں گے۔

سب لوگ کھانا آگے رکھے ہوئے انتظار میں تھے۔ پھر غالباً پیر صاحب نے اپنے صاحبزادہ محمد حسین شاہ صاحب کو بھیجا، تب حاجی محمد شاہ صاحب گئے۔ پیر صاحب نے اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلایا۔ اور اپنے ہاتھ سے بوٹیاں وغیرہ ان کے سامنے ڈالتے رہے۔

یہ واقعہ سری نگر کشمیر میں ہوا۔

۱۱۔ ایک بار حضرت باباجی صاحب حج کے لئے تیار ہوئے۔ اور حضرت حاجی بابا کو بھی بلایا۔ بعدازاں حج کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ اور فرمایا، خدا کی قسم ہمارے لئے مکہ شریف ایک قدم ہے۔ پھر حضرت حاجی بابا نے عرض کی، خدا کی قسم! یہ مقام تو آپ کے غلاموں کا بھی ہے۔

غالباً حاجی صاحب نے اپنی طرف اشارہ فرمایا تھا۔

۱۲ ایک دفعہ نور پور شاہاں بندہ کا کتب خانہ مسجد و دار العلوم دیکھ کر کہا کہ یہ اچھی بات ہے کہ تم خود مولوی ہو۔ اور ہم مولویوں کے محتاج ہیں۔

۱۳۔ خاکسار نے چوہدری غلام عباس مرحوم کے سالانہ ختم پر بڑی محفل میں لاؤڈ سپیکر پر قرآن مجید کی تلاوت کی تو برادرم آزاد صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور جگہ جگہ اور اپنے گھر اپنے فرزندوں اور بھائیوں

Marfat.com

اور دیگر لوگوں کے سامنے کہا کہ مولوی محمد قاسم شاہ کی تلاوت سن کر طبیعت بڑی خوش ہوئی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ ہماری قوم کا بھی کوئی فرد صحیح قرآن پڑھنے والا ہے۔

پھر فرمایا کہ انہوں نے بالکل اپنے والد ماجد حضرت پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح خوبصورت انداز میں تلاوت کی ہے۔ اور شکل وصورت بھی اپنے والد سے ملتی جلتی ہے۔

۱۴۔ آزاد صاحب کے فرزند صاحبزادہ امجد علی شاہ نے خود مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک بار ہم سید شاہ جہان صاحب کے مکان کے صحن میں کھڑے تھے۔ پشت کی طرف سے گردن کو دیکھ کر میرے والد سید عبداللہ شاہ آزاد فرمانے لگے کہ مولوی قاسم شاہ کی گردن بالکل نانا جی یعنی قبلہ بڑے پیر صاحب کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اور دل کہتا ہے کہ بوسہ دے دوں میں نے عرض کی، اگر آپ کا دل کرتا ہے، تو کون روکتا ہے۔

۱۵۔ عزیزم غوث علی شاہ مرحوم جو آزاد صاحب کا بھتیجا اور داماد تھا اس کی وفات پر قبل از نماز جنازہ حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم نے فضائل درود شریف بیان کئے۔ اور ابھی بیان جاری تھا کہ برادرم آزاد صاحب نے سید وہاب الدین مرحوم کو بھیجا کہ حاجی صاحب کو کہو، مولوی قاسم شاہ کو موقع دیں۔

چنانچہ پھر بندہ نے موت کے بارہ میں مختصر تقریر کی، تو برادرم سید

Marfat.com

عبداللہ شاہ، آزاد صاحب (جو اس وقت غم والم میں ڈوبے ہوئے تھے) نے کہا، کہ مولوی قاسم شاہ کی تقریر سے میرا آدھا غم اتر گیا۔ ٹھیک آٹھ دن بعد حضرت محمد عبداللہ شاہ آزاد کا بھی وصال ہو گیا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

جیون جیرن جھوٹا ناواں موت کھڑی سر اُتے
لکھ کروڑ تیرے جیہے سوہنے خاک اندر جا سُتے
(میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

(۱) نقل مکتوب مبارک

حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ بسوئے فرزند خویش سید امیر حیدر شاہ صاحب ساکن سادر آزاد کشمیر ضلع کوٹلی

از سنی بنک مری
۲۱ اگست ۱۹۵۵ء

پیارے فرزند امیر حیدر شاہ جی
السّلام علیکم

یہاں ہر طرح سے خیریت ہے۔ تمہاری خیریت ہمیشہ چاہتے ہیں۔ خدا کرے تم دنیا قیامت میں خوش رہو۔ مائی باپ کی دعا نصیب

Marfat.com

والے لیتے ہیں۔ ہم خود ہی تمہاری بہتری کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ گھر میں ہر طرح خیریت ہے۔ تم خدا کی یاد میں ہوشیار ہو جاؤ۔ کیونکہ یہ دنیا رہنے کی جگہ نہیں۔ اور اگر دولت ہے تو خدا کی یاد ہے۔ اور سب خوشیاں بھول جائیں گی اور خدا کی یاد ساتھ جائے گی۔

ہزاراں پاک پیغمبر ہزاراں اولیاء اللہ
ہمہ در خاک شد آخر نہ من دانم نہ تو دانی
چوں ختم الانبیاء ہم رفت دیگر کو ست کو ماند
مگر ذات مقدس قادر قیوم صمدانی

✣

۲۔ نقل خط حضرت حاجی بابا بسوئے مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب ابن مولوی خلیل صاحب، مدرس گورنمنٹ ہائی سکول بھتر د ضلع اودہم پور براستہ ریاسی ہزناس۔ انڈیا۔ ریاست جموں۔

سرائے عالمگیر
۲ جنوری ۱۹۶۴ء

عزیزم حفیظ اللہ جی طول عمرہٗ
السلام علیکم
خدا عزیز کو سدا سلامت رکھے اور خوش رکھے۔ عمر دراز اور صحت کی عطا فرمادے۔ آمین۔ ہم بھی بفضل ایزدی خیریت سے ہی ہیں عزیز

Marfat.com

کا ارسال کردہ خط ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔

عزیزم میاں محمد حسین کی بیعت دراصل میری بیعت تھی۔ لیکن تم اگر اُس وقت چھوٹے تھے اور اب تمہیں دلی حسرت ہے کہ تمہیں روحانی طور پر بیعت کیا جائے تو میں نے روحانی طور پر تمہارا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ اور تم بھی یہ بیعتِ روحانی قبول کر لو۔ یہ بھی سُنّت رسول اللہ ہے۔ اب تم نقشبندیہ اور قادریہ دونوں سلسلوں میں داخل ہو گئے ہو۔

عزیز! یہ جہان کچھ بھی نہیں۔ دراصل یہ ایک امتحان گاہ ہے۔ جہاں پر انسان ایک مقررہ وقت کے لئے آتا ہے، اور وقت پورا کر کے واپس چلا جاتا ہے، اپنے اصلی مقام پر۔ جو بھی زیادہ محنت کرتا ہے وہ اتنے زیادہ نمبر حاصل کر کے پاس ہوتا ہے۔ جتنا بھی کوئی مشکل امتحان دیتا ہے، اتنی ہی بڑی ڈگری اسے دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو نہ ہماری عبادت کی ضرورت ہے اور نہ وہ بھوکا ہے۔ وہ تو صرف ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے، اور نیّت کو۔ عبادت کرنا تو ہمارا فرض ہے۔

سب ذکروں سے افضل ذکر "اللہ ہُو" ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب سانس اندر لو تو "اللہ" کہو۔ ایسے کہ دل پر چوٹ لگے۔ اور جب سانس باہر نکالو تو "ھُو" کہو ناک کے ذریعہ، اس تمام دورمیں منہ بالکل بند کر کے سر کو نیچے جھکا کر دل کی طرف رکھیں باقی وظیفہ اپنے والد صاحب سے پوچھ لیں۔ کیونکہ وہ بھی ہمارے

Marfat.com

خلیفہ ہیں۔ خدا تعالےٰ تمہیں کامل ایمان عطا کرے۔ آمین۔

عزیز! دوسروں کو خدا کی یاد کی تلقین کیا کرو۔ اور خصوصاً سکول میں بچوں کو نمازی بناؤ۔ تمہاری یہی سب سے بڑی عبادت ہوگی۔ اپنے والد صاحب والدہ صاحبہ کو اور برادران و ہمشیرگان کو السلام علیکم کہہ دیں۔ دیگر علاقہ والوں کو خصوصاً نور محمد نمبردار صاحب بلند خان مولوی حبیب صاحب وغیرہ سب کو سلام و دعا۔ غلام علی نمبردار صاحب کو سلام۔

آپ کا دعا گو

حاجی الحرمین از سرائے عالمگیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۔ درج ذیل ابیات حضرت حاجی بابا سید حاجی بابا نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۶۴ء کو سرائے عالمگیر ضلع گجرات پاکستان سے ایک خط میں مولوی حفیظ اللہ ابن مولوی محمد خلیل کو لکھے تھے۔

ل، لا ردی ندی ذکر کردی نال شوق دے اج کل تیز باں تھیں
بابا جی دی نہر کمال اج کل جاری کیتی جیہڑی عرق ریز باں تھیں
علم انہاندا بڑا مشہور نافع لینا فائدہ کی انگریزیاں تھیں
شاہ نوراں دے بخت کدہوں سدھے کرے نفع حاصل دیا آمیزیاں تھیں

Marfat.com

ق: قلم پکڑیئے رب دا نام لے کر جادن دلاں دچوں نکل دل کیوں نہ
پڑھیئے لکھ درد درسول اُتے جنت عدن وچہ ملے محل کیوں نہ
پنجتن پاک دی شان دی وصف کریئے ہودے پلک اندر پوری گل کیوں نہ
رکھن کنڈ نوراں جے غوث پیراں ہودن مشکلاں سارِیاں حل کیوں نہ

✢

درج ذیل دستخط حضرت حاجی سید نوران شاہ نقل از خلافت نامہ
سید حاکم شاہ صاحب سدوال تحصیل چکوال ضلع جہلم پاکستان۔

بقلم خود حاجی نوران شاہ

✢

الف: اکھیاں تھیں نزدیک وسدے اے پر جسم تھیں ہو گئے دور قبلہ
ساڈے وطن وچہ خزاں دی وا جھلی نہ اوہ باغ مالی بلبل بھور قبلہ
ہو یا آونا ں جاونا ں ختم ساڈا قید ظلم دی وچہ مجبور قبلہ
سید محمد نہ وصل نصیب ساہنوں حاجی پیر ہو گئے نساں تھیں دور قبلہ

شیئاً للہ چوں گدائے دلفدا
المدد یا پیر من نوران شاہ
اشعار بالا از میاں سید محمد ولد میاں کرم دین مرحوم ساکن مڑاڑہ

Marfat.com

تحصیل سرن کوٹ ضلع پونچھ۔ ڈاکخانہ بقلیاز

بندہ جب ۱۹۸۷ء میں مڑاہ گیا تھا تو یہ اشعار لکھ کر لایا تھا۔

+

نور محمد شاہ ابن سید مرثان علی شاہ مرحوم نے بیان کیا کہ میرے سامنے کیپٹن غلام محمد ساکن گدی گڑھ ضلع گجرات تحصیل کھاریاں نزد سرائے عالمگیر، بیان کیا۔ کہ بابا صاحب نے فرمایا تھا، مجھے ظاہر نہیں کرنا۔ میں چھپ کر عبادت کرنا چاہتا ہوں۔

+

جعفر خان نمبردار موضع سملی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات نزد سرائے عالمگیر نے بیان کیا کہ میں نے غدر ۱۹۴۷ء سے پہلے ایک خواب کے ذریعہ دیکھا کہ ایک قافلہ کشمیر کی طرف سے آیا ہے۔ ان کی مستورات پردہ کرتی ہیں۔ خچر گھوڑے بھی ساتھ ہیں۔ مرد باشرعیت ہیں۔ اس قافلہ کے ساتھ ایک بزرگ ہیں، جو کہ گھوڑے پر سوار ہیں۔ میں نے ان کو السلام علیکم عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا، تم کہیں بیعت ہو۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد پتہ چلا کہ سرائے عالمگیر ایک قافلہ آیا ہے، جو کہ مال مویشی فروخت کرتے ہیں۔

ہم تین آدمی ۱۔ منشی عدالت خان جو کہ میرے چچا ہیں، ۲۔ میرے بھائی سلطان عالم، ۳۔ میں خود جعفر خان، بھی جانور خریدنے کیلئے

Marfat.com

پہنچے۔ قافلے کو دیکھتے ہی مجھے اپنا خواب یاد آگیا۔ بعد میں بابا صاحب کو دیکھا تو یقین ہو گیا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا بابا صاحب نے بھی میرے ساتھ ایسی گفتگو کی، جس سے معلوم ہوتا تھا گویا کہ آپ مجھ کو پہچانتے ہیں۔

اس وقت حضرت حاجی بابا مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دو آدمی ان کو چائے پلا رہے تھے۔ اور روٹی کھلا رہے تھے، جو کہ گجرات کے تھے۔ میں نے عرض کی کہ بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کھوہار جا رہے ہیں، وہاں بیعت ہونا۔ میں کھوہار پہنچا تو فرمایا، میں خود سمبلی آؤں گا، اور بیعت بھی کروں گا۔ دو تین یوم بعد آپ سمبلی تشریف لائے۔ اس دن ہم تین آدمی بیعت ہوئے۔ بعد ازاں دس بارہ آدمی بیعت ہو گئے۔

شامتِ اعمال سے میں ایک عورت کی محبت میں مبتلا تھا۔ ایک دفعہ ۱۲ بجے دن بُری نیت سے تنہائی میں اس عورت کے ہمراہ مکان میں داخل ہوا۔ اچانک آگے سے بابا صاحب ظاہر ہوئے۔ تو میں نے اس عورت کو تھپڑ مارا کہ تو واپس چلی جا۔ اندر میرے مرشد حضرت حاجی بابا ہیں۔ تو وہ عورت واپس چلی گئی۔

Marfat.com

مدح

زبدۃ العارفین حضرت باباجی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

بے شک اوہ خواجہ عبداللہ کامل ولی الٰہی
ہادی سوہنیاں صفتاں والا وچہ کشمیر ایہا ئی
غنی کیتا رب غنیاں نالوں الفقر دے حالوں
پاک مقدس دولت پائی اوہ نت پاک زوالوں
روز انہاندا لنگر جاری در پر لوک سوالی
جو دربار انہاندے جاوے پرت نہ آوے خالی
جی صاحب مشہور ملک وچہ مشرق مغرب تائیں
عرب زمین تک فیض انہاندا اندر ہر ہر جائیں
پاسر تاج خلافت والا وچہ ھڑ وچ آیا
فیض عظیم ہویا وچہ ملکاں ہر گھر چانن لایا

Marfat.com

کیتاں وچوں یوسف بن کے مصر اساڈے آیا
ہر گھر شور نفی اثباتوں جس گھر قدم ٹکایا
صاحبزادہ ہک اُنہاندا بدر منیر نورانی
نام نظام الدین جنہاندا سچّا دُرّ معانی
قمر منوّر روشن جیونکر چودھویں راتوں بھائی
اینویں حُسن جمال انہاندا کردی صفت لوکائی
میں سُنیا دربار انہاندے انجکر سخی ایہائی
عام خزانا لنگر جاری پاندے فیض گنا ہی
مہرالدین کمینہ بھی ہُن اس دردانے آیا
منہ کالا تے ہتھ پیالہ آن سوال سُنایا

+

ماخوذ از "فریاد مہرالدین"
مصنّف جناب مولوی مہرالدین قمر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

دربیان کرامت اولیاء اللہ قدس سرہٗ

میں سُنیا اک عاجز بندہ سی وِچ کسے زمانے
علم تعلیم سکھاندا طفلاں اندر مسجد خانے
ہک دن فضل خدا رحماں نوں قدرت قادر ہوئی
آ یک بندہ ملیا اس نوں دور وطن دا کوئی
عجب لباس تے عمر جوانی چہرہ خوب نورانی
اوّل کہیں سلام علیکم نال حلیم زبانی
بعد سلاموں پچھیا جلدی کون کوئی توں بھائی
کیہڑا وطن مکان ٹکاناں بھی دس نام کیائی
دسیوس حال احوال تمامی بھی اس نام بتایا
ہو کر واقف سب احوالوں بہت خوشی وچہ آیا

---

۱ مراد حضرت سید حاجی نوران شاہ عرف حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ موضع لاہ شریف تحصیل وضلع راجوری حال مدفون سوہادہ (جہلم)۔

۲ مراد خود شاعر مہرالدین قمر ہیں جو اس وقت موضع نڈیاں راجوری میں بچوں کو پڑھاتے تھے۔ اور جو بندہ ملا تھا وہ مولوی سکندر تھا جو کہ حضرت سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید و خلیفہ تھا۔

Marfat.com

آکھیوس داہ دا اُلفت تیری کملا کیتا مینوں
آ ایک بات ہدایت والی ہُن میں دساں تینوں
مرشد میرا ولی خدا دا سیّد نور ربانی
صاحب وڈیاں فیضاں والا منبع فیض روحانی
صاحب کشف کرامت کامل واقف سرّ حقانی
سخی قدیموں لنگر جاری صورت یوسف ثانی
جے کر توں بھی نال محبت اس در جاویں بھائی
بے شک فیض تیارا ونہاندا ہرگز دیر نہ کائی
جاہ پھڑ دامن پیر سچے دی رحمت بھار اٹھاویں
نہیں تاں اینویں مرشد باجھوں کوئی مقصد پاویں
مرشد باجھوں ورد وظیفے جے لکھ ٹکراں ماریں
بے مرشد دا راہ نہ کوئی اوڑک بازی ہاریں
قسم خدا دی مرشد باجھوں اصلی بھیت نہ ملدا
بے پیراں نوں کدے نہ ملدا سرّ عجائب دل دا
دل فراخ زمین آسماناں اس وچہ باغ بہاراں
اس وچہ ہے تصویر سجن دی وچے مجلس یاراں
لوح محفوظ عرش تے کعبہ دلدے اندر بھائی
مگر ایہہ گل عارف جانے غیراں خبر نہ کائی

Marfat.com

ایسے ایسے سیر عجائب کامل پیر کراندا

جا پیر مرشد نہ کر سستی جاندا وقت دہاندا

سن کر اس منظور نہ کیتا صاف انکار لیایا

آکھن لگا میں نہیں جاندا سخن دلیر سنایا

غصہ چڑھیا دوست تائیں اٹھ کر ٹریا بھائی

آکھن لگا رضی تیری ساڈا زور نہ کائی

اساں تسانوں نال محبت نیک طریق بتایا

پتھر قلب تساڈے تائیں کجھ بھی اثر نہ آیا

رات پئی تاں مولا فضلوں کیا اسباب بنایا

شان مراتب اوس دلی دا ظاہر کر دکھلایا

وانگ زلیخا عاجز اوپر رات مبارک آئی

آ کر ملیا یوسف سوہنا واہ واہ بے پروائی

خواب اندر رب عالم اس نوں ایہہ اسرار دکھایا

بڑا وسیع میدان ہک لمبا اس نوں نظری آیا

وچہ میدان ہک شجر عجائب بہت بلند تے بالا

گز گز چوڑے پتے اس دے قدرت پاک تعالے

نیچے شجر کھلوتا عاجز حکمت قادر پاروں

سر عجیبہ نظری آیا خالق دی سرکاروں ۱۲

Marfat.com

سوہنی دا عجائب گھگی پتراں نوں رنگا دے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ پیا آوازہ آوے
تے ہر ہر پتر اوپر لکھیا خوشخط قلم ربانی
اسم مبارک اوس ولی دا جو اوہ پیر نورانی
بھی اک بندہ حاضر ہویا فضل کنوں رب عالی
سبز پیراہن تے ہتھ وچہ عاصا شکل بزرگاں والی
نال اشارے آنگل اس نوں اسم شریف دکھالے
پیر تیرے دا نام عجائب لکھیں لکھن والے
جے کر اس در جاون یاروں کجھ انکار لیاویں
ماریا جاسیں قہر جباروں تے نقصان اٹھاویں
ولیاں دے در جاون یاروں اوہ انکار لیاوے
جس دا غلط عقیدہ ہووے دوزخ جاناں چاہوے
بھی اس مست آوازہ کیتا اپنی مستی حالوں
پہنچ گیا اور شرق غرب تک نعرہ جوش کمالوں
ڈر گیا عاجز تھر تھر کنبے حافظ ذات ربانی
باطن اکھیاں آن دکھایاں کامل پیر حقانی
دلاندا ایہہ ورثہ مسندھوں ظاہر ہتھ نہ لاوں
باطن اندر قابو کر کے خدمت گار بناون

Marfat.com

تے فر کدھرے غائب ہویا بدر منیر نورانی
وانگ زلیخا سُتیاں ہوئیاں چڑک پئی آسمانی
مہر الدینا تدھ کیوں اوّل سخن مخالف کریا
مَیں نہیں اُس دربارے جاندا تھرداں مول نہ ڈریا
جے کر ولی خدا دا تیں پر غیرت نظر اُٹھاندا
وانگ قارون زمین دے اندر غرق کرایا جاندا
وانگ وہابیاں سخن مُخالف مول نہ کریئے ڈریئے
جب قربان سجن تھیں ہوئیے تن من صدقے کریئے
ناقص عقلوں غلطی کرکے سخن بے ادب سناویں
ہُن کیوں اس دربار سجیدا کتا پیا سداویں
القصہ اس لڑکے جس دم خوابوں سُرت سمہالی
چھم چھم ہنجوں جاری ہویاں غم نے تیغ نکالی
فجر ہوئی تاں دیر نہ کیتی جلدی اُٹھ سدھایا
ہو قربان یقین لیایا چند نورانی پایا
کامل پیر پیارے اس نوں وحدت سبق سکھایا
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ والی منزل اندر لایا
ہے اُمید جو پیر پیارا باطن نظر اُٹھاسی
ایس مصیبت غم تھیں مینوں چا آزاد کراسی

Marfat.com

اس دن نال محبت میں نوں اپنا ہتھ پھڑایا
ہن کیوں دیکھ گناہ بدیاں دل تھیں تساں بھلایا
مرداں نوں ایہہ لازم ناہیں اول یاری لاون
عیب تکن تاں صد کوہاں دے مخفی پردے پاون
عشق مزاجی جس نوں ہووے دس لگے نہ جاوے
عجب تماشہ ولی اللہ دا یاری توڑ نجاوے
اغیاراں دی بات نہ سن تے جو آکھن حق میرے
رحمت نظر کرو دل میرے توڑے عیب گھنیرے
ساری مجلس حاضر تائیں ہوگ سلام اساڈا
مہر الدین غلام کمینہ تابعدار تساڈا

٭

Marfat.com

شجرۂ[1] طریقت نقشبندیہ

تصنیف حضرت سید ہدایت اللہ شاہ صاحب بخاری

خلیفۂ مجاز اعلیٰ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا اِلٰـہَ الۡعٰلَمِیۡنَ اِغۡفِرۡلَنَا یَا رَبَّنَا
صاحب الکونین ختم الانبیاء کے واسطے

شافع روزِ جزا حضرت محمدؐ مصطفےٰ
رہبرِ خلق و حبیبِ کبریا کے واسطے

مُزد بارِ عاصیاں را از کرم آں چار یار
اس شہِ صدیقِ اکبر باوفا کے واسطے

شاد کن در دین و دُنیاے خداوندِ جہاں
حضرتِ سلمان خواجہ پارسا کے واسطے

---

[1] اس شجرہ شریف کو حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ فجر کی نماز کے بعد اور دیگر خاص اوقات میں ہاتھ اُٹھا کر مترنم انداز میں پڑھا کرتے تھے۔ لیکن آخر کے وہ اشعار جن میں آپ کا اسم گرامی ہے، ان کو نہ پڑھتے تھے۔

Marfat.com

کن مرا آزاد از غم ہا کہ فی الدارین اند
حضرت قاسم محمد پیشوا کے واسطے

کن عطا ذوقِ حقیقی عشق ذاتِ پاک را
اس محمد جعفر صادق صفا کے واسطے

عشقِ ختم الانبیاء حاصل شود مسکین را
بایزید اولیاء شمس الضحیٰ کے واسطے

اٰتنا یا ربّنا حسناتٍ فی الدارینِ لنا
بوالحسن خرقانی جلوہ نما کے واسطے

ربّنا اخرجنا عن ظلمۃِ عصیاننا
بوعلی شاہِ طریقت راہنما کے واسطے

کن منور قلب مارا از تجلیِ نورِ خویش
شاہ یوسف مرشدنا مقتدا کے واسطے

کن مرا از بندگانِ خویش یا معبودِ ما
عبد الخالق غجدوانی راہِ ہدیٰ کے واسطے

معرفت بنما بسوئے خویش مارا کن طلب
عارف باللہ حبیب کبریا کے واسطے

روز محشر کن مرا از بندگانِ صالحاں
حضرتِ محمود صالح ماہ لقا کے واسطے

Marfat.com

کن عزیزم در دو عالم حرمتِ خواجہ زماں
اس عزیزاں پیر اکمل بے ریا کے واسطے

کن ہدایت جانبِ راہِ صراطِ مستقیم
حضرتِ بابا سماسی اتقیا کے واسطے

غرق کن در قعرِ رحمت، یا ارحم الراحمین
سیّد میر کلال پیشوا کے واسطے

مشکلاتِ دوجہاں آساں بکن یا ربّنا
نقشبند رہنما، مشکل کشا کے واسطے

بوئے عشقِ مصطفیٰ برمن فشاں یا مالکا
شاہ علاؤ الدین سمرقندی شہا کے واسطے

ہم برائے حضرتِ یعقوب چرخی کُن کرم
حضرتِ خواجہ عبید اللہ ہُما کے واسطے

حبّت خود مارا بدہ بہر دلیساں جملہ ہا
حضرتِ محمدؒ زاہدِ جلوہ نما کے واسطے

در محبّت یادِ خود قلب مرا لرزاں بکُن
حضرتِ درویش پیر اصفیاء کے واسطے

بہر امکنگی ولی وہ معرفت اپنی دکھا
باقی باللہ ولی مردِ خدا کے واسطے

Marfat.com

ظاہر و باطن منور کن ز لطف و مرحمت
اس مجدد الف ثانی اولیاء کے واسطے
از شر و رِ نفس ما را دہ اماں از لطفِ خویش
حضرتِ معصوم قیوم علیٰ کے واسطے
بہرِ پیر حجت اللہ ہست قیوم جہاں
شاہ سرہندی زبیر ماہِ لقا کے واسطے
روشنی کن در قبر ما را بنورِ معرفت
حضرتِ اشرف محمد خوش لقا کے واسطے
روزِ محشر کن منور روئے من از نورِ پاک
خواجہ شاہ جمال اللہ ہما کے واسطے
مُردہ دل را زندہ کن بہر مسیحائے زماں
خواجۂ عیسیٰ دلی مرد خدا کے واسطے
تیرۂ دل را منور کُن ز لطف و مرحمت
خواجہ فیض اللہ پیرِ اصفیاء کے واسطے
حبّ حضرت را مرا کن بہرہ مندی دائما
حضرتِ نور محمد باصفا کے واسطے
راہِ ہدایت کن عطا یا مالک المعبود ما
شاہ محمد نامدارِ راہ نما کے واسطے

Marfat.com

ہر پیرِ با خلافت رہبرِ دینِ نبی
اُس صدیقِ ماگمی پیر ہُدای کے واسطے

حضرت پیرِ مکمل از کمالانِ جہاں
شاہ نظام الدین تاجِ اولیا کے واسطے

نیرِ اکبر منور جلوہ گر کہتّاں شریف
حضرت پیرِ مکمل ذوالعُلیٰ کے واسطے

علمِ نافع دہ مرا از بارگاہِ لایزال
شاہِ عبد اللہ مرشدِ پیشوا کے واسطے

عُرف باباجی مکرم ہے سکونت لاریں
رہنما و پیشوا و مولٰنا کے واسطے [۱]

جلوہ ذاتِ الٰہی در دلم باشد مُنیر
مرشدِ ما حاجی نوران شاہ کے واسطے

اسمِ او نوران شاہ نورِ خدا جلوہ نما
سیّد حاجی ولی بدرالدجیٰ کے واسطے

---

[۱] خدمتِ دینِ نبی حاصل شود مسکین را
بہر خواجہ سیّد مخدوم شاہ پیرِ ہُدیٰ

— محمد قاسم شاہ —

شاہ ہدایت در پہ عاجز ہو کے کرتا ہے دُعا
ہو اجابت مُدعا اس سلسلہ کے واسطے
مُصطفیٰ و مرتضیٰ خیر النساءؑ کے واسطے
اور شہہ حسنین، نور مصطفیٰ کے واسطے

تاریخ وصال

حضرت حاجی بابا سیّد نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ
۱۳۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء
۲۷۔ اسوج ۲۰۲۳ب
بمقام سوہادہ ضلع جہلم
بروز جمعرات
بوقت غروب آفتاب

Marfat.com

مدح

سراج السالکین جناب حاجی سیّد نوران شاہؒ صاحبؒ
عُرف حاجی بابا، نقشبندی مجدّدی نوری قدس سرہٗ

قادر رب رحیم کریم اللہ جیندیاں رحمتاں بھاریاں ہا دیا دے
اوپر مُرسلاں عرش بھیں خاص جس نے گُتباں چار اتاریاں ہا دیا دے
پھیر نعت رسول مقبول اکرم جینوں سب مختاریاں ہا دیا دے
دستگیر جو پیراں دا پیر میراں اوہدے نام توں واریاں ہا دیا دے
سنی رب دے واسطے عرض میری کراں حال تے زاریاں ہا دیا دے
ظالم ہجر نے جان ہلاک کیتی آیاں پیش قہاریاں ہا دیا دے
کاسا لال شراب دا جدوں پیتا چڑھیاں مغز خماریاں ہا دیا دے
یعنی وانگ منصور دے جان میری لیندی جوش ہُلاریاں ہا دیا دے

Marfat.com

پر افسوس نہیں بدن تے پر مینوں گراں کی میں کاریاں ہادیا دے

چا ہندا دل جو ماہی دے دیس نوں میں پہنچاں ماراڈاریاں ہادیا دے

ایہو خوف ڈاہڈا دن رات مینوں نساں دلوں وساریاں ہادیا دے

رکھ دوستی یاد میثاق والی جس دن لایاں سن یاریاں ہادیا دے

توڑے نوک بخیل کجھ کہن تینوں ئیں حق تمہتاں بھاریاں ہادیا دے

دکھیں رحم دی نظر غریب اُتے کریں نہ بیزاریاں ہادیا دے

پھولن عیب جو کسے دے بن سکے پاون اگ انگیاریاں ہادیا دے

کالا منہ تے ہتھ تے پیر نیلے چغلاں لعنتاں بھاریاں ہادیا دے

کامل ولی ہیں توں سید پاک دامن ئیں گھر فیض تیاریاں ہادیا دے

جے کر کریں گداواں نوں شاہ پل وچہ نہیں مشکلاں بھاریاں ہادیا دے

منبع فیض اتے گنج الفقر ہیں توں گنج بخش ہیں واریاں ہادیا دے

صاحب جود الکرم اسرار مخزن صفتاں کرن تھیں ہاریاں ہادیا دے

احسن خلق تے فیض رساں ہیں توں جس نے فیض تھیں تاریاں ہادیا دے

جتھے فقر دا بحر نت گرم واہ دا، واہ واجنساں بھاریاں ہادیا دے

اس دم وچہ لاہور بازار ہاں ہیں جتھے رونقاں بھاریاں ہادیا دے

اجکل سرہند شریف جاواں جتھے فیض تیاریاں ہادیا دے

ساون ۱۹۸۰ء ماہ تے چودھویں صدی ہے اج ناں یوم اتواریاں ہادیا دے

گذرے سال اکتالی ۴۱ اس صدی دچوں ٹھاٹھاں عشق نے ماریاں ہادیا دے

رکھیں مہر دی نظر مت ھقوا اُتے ہو دن ددر بیماریاں ہادیا دے

ہووے خاتمہ نال ایمان میرا کرے رب غفاریاں ہادیا دے

کریں چا منظور سوغات میری پھلن گل گلزاریاں ہادیا دے

کریں رب دے واسطے معاف مینوں توڑے غلطیاں بھاریاں ہادیا دے

مہرالدین یتیم غریب بندہ پھسیا وچہ لاچاریاں ہادیا دے

جس نے جرم عظیم بے انت کیتے نہ کجھ انت شماریاں ہادیا دے

✤

ماخوذ از "فریاد مہردین"

مصنفہ جناب مولوی مہرالدین قمر رحمۃ اللہ علیہ

✤

Marfat.com

حضرت حاجی باباجی کی اولاد

حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تین شادیاں کیں۔ آپ کی پانچ دختران میں سے صرف ایک زندہ ہے۔ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے حاجی مولوی سید محمد حبیب اللہ ضیاء راجوری ایک جید عالم دین اور تحریک آزادی کشمیر کے بانیوں میں شمار ہوتے تھے۔ ۱۹۳۱ء کی جدوجہد آزادی کشمیر میں راجوری، ریاسی، گول، بھدرواہ میں انتہائی جوش و خروش سے حصہ لیا۔ عدم ادائیگی مالیہ کی تحریک جو قاضی گوہر الرحمٰن خان نے چلائی تھی مولوی صاحب راجوری میں اس تحریک کے سرخیل تھے۔ اس دور میں عظیم مقرر بے مثال شاعر تھے۔ انہیں قائد ملت چوہدری غلام عباس خان کی ابتدائی رفاقت کا شرف حاصل ہے۔ آج کل موضع بانیال چھمب (افتخار آباد) آزاد کشمیر میں مقیم ہیں اور اپنے والد معظم کی طرف سے باقاعدہ خلیفہ مجاز ہیں۔ عمر تقریباً ۹۰ سال ہے۔

سید یٰسین شاہ صاحب*

محترم صاحبزادہ سید یٰسین شاہ صاحب کی عمر اس وقت ۷۰،۷۵

سال کے درمیان ہے۔ نہایت ہی متقی، پرہیزگار اور فقیر آدمی ہیں۔ حضرت حاجی بابا کے نقشِ قدم پر ہیں۔ آپ کی رہائش سرائے عالمگیر میں اسی مکان میں ہے، جہاں ابتدا میں حضرت حاجی بابا قیام پذیر رہے۔ گرمیوں میں آپ سنی بنک چلے جاتے ہیں۔ آپ کو بھی بابا صاحب کی طرف سے خلافت ملی ہوئی ہے۔

حاجی سیّد امیر حیدر شاہ صاحبؒ

حضرت حاجی بابا نے بچپن سے ہی صاحبزادہ سیّد امیر حیدر شاہ صاحب کو دینی تعلیم کی طرف لگائے رکھا۔ سیاسیاتِ کشمیر میں مسلم کانفرنس کے پرچم تلے کافی کام کیا۔ ۱۹۴۴ء کے دوران قائداعظم محمد علی جناح دورۂ کشمیر کے لئے تشریف لے گئے، تو سیّد امیر حیدر شاہ صاحب نے ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے قائدِاعظم سے ملاقات کی۔ ۱۹۴۷ء کی جدوجہد آزادی میں نمایاں کام کیا۔ فتح راجوری کے لئے تمام اجلاسوں میں شریک رہ کر پروگرام مرتب کیا۔ ہجرت کر کے پاکستان آئے تو حکمت کا پیشہ اختیار کیا۔ سادڑ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں رہائش پذیر تھے، جہاں حکمت کے ذریعہ خلق خدا کی خدمت میں مصروف رہے ہیں۔

نہایت نیک سیرت تھے۔ حج کی سعادت حاصل تھی۔ نہایت صابر شاکر ذاکر اور اپنے والد ماجد سے خلعت خلافت حاصل تھی۔ قضائے الٰہی

Marfat.com

سے ۱۷، نومبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ بمقام نور پور سیداں، ۷۵ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ اور اپنے جلیل القدر والد کے احاطۂ مزار میں مدفون ہیں۔

الحاج سید محمد عبداللہ شاہ آزاد

تحریک آزادیٔ کشمیر کے چند گنے چنے مقتدر قومی رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ رئیس الاحرار چودھری غلام عباس خان کے انتہائی قابلِ اعتماد ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ محترم آزاد صاحب نے تحریک آزادیٔ کشمیر کو اپنے خونِ جگر سے سینچا۔

محترم آزاد صاحب حضرت میاں نظام الدین لاروی علیہ الرحمۃ کے داماد تھے۔ حضرت میاں صاحب شیخ طریقت، قطب دوران حضرت جی صاحب لاروی کے فرزند اور جانشین تھے۔ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ صاحب اور حضرت جی صاحبؒ لاروی کے مریدوں اور عقیدتمندوں کی تعداد حد متارکہ کے دونوں جانب لاکھوں تک پہنچتی ہے۔

ایک اور بات تاریخی اعتبار سے قابلِ ذکر ہے کہ محترم آزاد صاحب کے ماموں پیر سید جماعت علی شاہ علاقہ مرہن میں ۱۹۴۷ء کے دوران جنگی کونسل کے چیئرمین تھے۔ پندرہ سال تک کشمیر اسمبلی کے ممبر رہے۔ کئی بار پاکستان کی حمایت میں زیرِ عتاب آئے۔ اس لحاظ سے انفرادی طور پر بھی اور خاندانی قربانیوں کے اعتبار سے بھی تحریک آزادیٔ کشمیر میں آزاد صاحب کا

Marfat.com

مقابلہ شاید ہی کوئی اور کر سکتا ہو۔ آزاد صاحب ۱۹۴۸ء میں راجوری کی جنگی کونسل کے رکن رہے۔ آپ اور آپ کے پورے خاندان نے راجوری، مینڈھر اور دوسرے علاقوں میں گراں قدر قربانیاں دیں۔

ہجرت کے بعد خاندان کے ہمراہ پاکستان تشریف لائے۔ اور سرائے عالمگیر میں رہائش اختیار کی۔ گرمیوں میں سنی بنک کو اپنا مسکن بنایا۔ اور آزادی کی تڑپ لے کر مسلم کانفرنس کے پرچم تلے سرگرم عمل ہو گئے۔ کئی بار چودھری صاحب کی موجودگی میں نائب صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں کے ایل ایم کی تحریک میں آپ نے انتہائی نمایاں کردار ادا کیا۔ تحریک کے پہلے کمانڈر کی حیثیت سے گرفتار ہوئے۔ ۱۹۶۹ء میں اس وقت بریگیڈیئر عبدالرحمٰن خان کی نگرانی میں آزاد کشمیر میں عبوری حکومت بنی تو مسلم کانفرنس کے نمائندے کی حیثیت میں بطور وزیر تعلیم و اطلاعات شامل ہوئے۔ آپ نے جس محنتِ شاقہ اور قومی جذبے سے دن رات ایک کر کے کام کیا، اور سردار محمد عبدالقیوم خان کی کامیابی کے لئے جو جدوجہد کی، آزاد کشمیر کے تمام سرکاری و غیر سرکاری حلقے اس کے معترف ہیں۔

آپ ۱۹۷۵ء میں آزاد کشمیر اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں آپ کو مسلم کانفرنس کا نائب صدر اسیر ثانی مقرر کیا گیا۔ اسلام سے سچی لگن اور نظریۂ پاکستان سے محبت آپ کا خاصہ تھی۔ عشق رسول سے سرشار تھے۔ ہمیشہ نعت خوانوں کو بلا کر محفل نعت منعقد کرانے اور

Marfat.com

اس دوران آنکھوں سے آنسو جاری رہتے۔

حد درجہ سخی تھے۔ آپ کا دستر خوان ہر خواص و عام کے لئے کھلا رہتا تھا۔
حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ کی خواہش پر سوہاوہ سے بجانب راولپنڈی ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر غیر آباد زمین خرید کر ایک بستی نور پور سیداں کے نام سے قائم کی۔ یہیں حضرت حاجی بابا مدفون ہوئے۔ اور آپ کا مقبرہ حضرت آزاد صاحب نے تعمیر کر کے ساتھ مسجد بھی تعمیر کی۔[ل]

مورخہ ۵ فروری ۱۹۷۹ء نماز مغرب ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے گئے۔ چند منٹ گزرے ہوں گے کہ اچانک دل کا دورہ پڑا۔ اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کو اپنے والد گرامی حضرت حاجی بابا کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

آپ کے انتقال کی خبر ریڈیو پاکستان آزاد کشمیر کے علاوہ بی بی سی نے بھی نشر کی۔ نماز جنازہ میں پاکستان و آزاد کشمیر کے متعدد قومی رہنما، مذہبی پیشوا، سرکاری افسران کے علاوہ ہزاروں افراد شریک تھے۔ آپ کے چالیسویں پر متفقہ طور پر آزاد صاحب کے بڑے صاحبزادے سید شوکت علی شاہ کی دستار بندی کی گئی۔ دستار بندی حضرت حاجی بابا کے خلیفہ الحاج پیر سید محمد شاہ صاحب کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ شوکت صاحب کو لار شریف سے حضرت سرکار جی صاحب لاروی کے عرس مبارک کے موقع پر دستار بندی کر کے خلافت دی

[ل] جو بعد ازاں صدر پاکستان ضیاء الحق کے حکم سے نہایت خوبصورت اور پہلے سے بڑی تعمیر کی گئی۔

Marfat.com

گئی۔ صاحبزادہ شوکت علی شاہ صاحب کو دربارِ رسالت کی حاضری اور عمرہ کا شرف حاصل ہے۔

حاجی سیّد محمّد شاہ صاحب

حاجی سیّد محمد شاہ صاحب کی عمر اس وقت تقریباً ۶۵ سال ہے۔ آج کل اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت حاجی بابا کی عنایت خاص رہی۔ اسی کا اثر ہے کہ اکثر زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔ عربی، اُردو، فارسی، انگریزی پشتو ہر زبان میں گفتگو کرتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قادر الکلام ہیں۔ درویش منش آدمی ہیں۔ حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہے، اور خلیفہ مجاز ہیں۔

سیّد شاہ جُنید نسیم (شہید)

حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں محترم جنید شاہ نسیم اعلیٰ کردار اور بلند صفات کے مالک تھے۔ نہایت ہی خوش اخلاق اور سلجھے ہوئے انسان تھے۔ بچپن سے تہجّد گزار تھے۔ ہم اکٹھے سکول جاتے۔ واپسی پر چھٹی کے بعد دریا کے کنارے نماز ادا کر کے ختم خواجگان کا باہتمام ذکر کرتے۔ قومی جذبہ رکھنے والے ہمدردِ قوم، غریب پرور، شاعر، ادیب ہمہ صفت موصوف تھے۔ اپنی ذات میں انجمن تھے۔ ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء

Marfat.com

کو آزاد کشمیر ہوٹل سرائے عالمگیر میں ایک شقی القلب کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اور سرائے عالمگیر میں ہی دفن ہوئے۔

آپ نے ۱۹۵۰ء میں "انقلاب کشمیر" کے نام سے ۱۹۴۷ء کی جدوجہد آزادی پر ایک منظوم کتاب لکھی، جس کا ہر شعر ابوالاثر حفیظ جالندھری کے شاہنامۂ اسلام کی یاد دلاتا تھا۔ نمونے کے طور پر یہاں ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

یہ قربانی ہماری رنگ لائے گی زمانہ میں
مگر اے کاش ہم زندہ نہ ہوں گے اس زمانہ میں

ان کی یادگار ایک دختر بنام فریدہ بی بی موجود ہے۔

سیّد نذیر احمد شاہ

حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے سیّد نذیر احمد شاہ فارسٹر ہیں۔ جو آج کل ہمبروٹ علاقہ سرہن مقبوضہ پونچھ میں ہیں۔ نذیر احمد شاہ صاحب ریاست جموّں وکشمیر کے معروف روحانی پیشوا، پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب کے داماد ہیں۔ حلیم الطبع اور خوش اخلاق ہیں۔

Marfat.com

حضرت حاجی بابا سیدؒ نوران شاہ کے خلفاءؒ

قطبِ دوراں شیخ طریقت حضرت بابا صاحب نے تقریباً ایک صدی تک ریاست جموں و کشمیر اور پاکستان و ہندوستان میں دینِ اسلام کا ڈنکا بجایا۔ حد متارکہ جموں و کشمیر کے دونوں اطراف آپ کے مریدوں کی تعداد بے شمار ہے۔ بے شمار حضرات کو آپ نے خلافت عطا کی۔ ذیل میں بعض مقتدر و معروف خلفاء حضرات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے دَور میں آفتابِ عالم تاب بن کر چمکے اس طرح سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ، چشتیہ سہروردیہ لاہ شریف کا فیض بے کراں بن کر مخلوق خدا کو ہدایت کا راستہ دکھا رہا ہے۔

حضرت میاں محمد حسین صاحب

حضرت میاں محمد حسین صاحب بمقام جملان گول گلاب گڑھ ضلع ریاسی کشمیر کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت حاجی باباؒ کے مرید سالک

اور مقتدر خلیفہ تھے۔ حضرت حاجی باباؒ کی خصوصی توجہ کو حضرت میاں محمد حسین نے ادب و احترام اور زہد و تقویٰ کے ساتھ اپنے لئے روحانی غذا بنالیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ حضرت میاں محمد حسین صاحب کا شمار ریاست کے بزرگ اولیاء کرام میں ہوتا ہے۔

حضرت میاں صاحب سے بھی بے شمار کرامات کا ظہور ہوا۔ کثرتِ ذکر سے آپ کا قلب جاری تھا۔ راقم نے خود بھی ان کی زیارت کی ہے۔ ۱۹۴۸ء کی ہجرت کے بعد ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔

حضرت میاں محمد حسین صاحب کا مزار جملان میں ہی واقع ہے۔ ان کا فیض آج بھی جاری ہے۔ آپ کے صاحبزادے میاں غلام جیلانی صاحب آپ کے مشن کو جاری کئے ہوئے ہیں۔

حضرت میاں محمد حسین صاحبؒ کی تاریخ وصال یہ ہے،

ماہ فروری ۱۹۵۲ء بشب، دوشنبہ مبارکہ بوقت سحر بمقام سیلی کھڈ نزد ریاسی، ۲۹، ماگھ۔

حضرت الحاج سیّد محمد شاہ صاحب

آپ حضرت حاجی باباؒ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ قرآن مجید کے بہترین قاری، منفرد روحانی شخصیت اور ایک صاحب نظر بزرگ ہیں۔ آپ حضرت صاحب کے مقتدر خلیفہ ہیں۔ آپ اس وقت تک بارہ

Marfat.com

مرتبہ حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ ایک باعمل متقی، پرہیزگار اور روشن ضمیر فقیر ہیں۔ بلاشبہ اس گئے گزرے دور میں بھی حضرت الحاج محمد شاہ صاحب کا وجود باعثِ رحمت اور باعث خیر و برکت ہے۔ آپ پچاس سال سے متواتر رجب و شعبان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کے اس حد تک پابند ہیں کہ آپ کی موجودگی میں جاننے والوں کو ننگے سر آنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ نہ ہی سگریٹ وغیرہ کا نشہ کرنے والے آپ کا سامنا کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ آپ کے مرتبہ و مقام کا اندازہ کیجئے۔

حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ صاحب ایک بار امرتسر میں مقیم تھے۔ آپ کے خلیفہ حضرت میاں محمد حسین ہمراہ تھے۔ صبح حضرت صاحب کی خدمت میں میاں محمد حسین صاحب نے خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ رات کو حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی تشریف لائے۔ حضرت حاجی محمد شاہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا۔

حضرت میاں صاحب نے خواب بیان کرنا شروع کیا، تو حضرت نے فرمایا، میاں صاحب ٹھہر جائیں۔

حضرت حاجی بابا نے قلم منگوا کر تحریری طور پر حضرت حاجی محمد شاہ صاحب کو خلافت کی اجازت عطا کی۔ اور آپ کے سر پر دستارِ خلافت رکھتے ہوئے فرمایا، میاں صاحب! اب اپنا خواب پورا کریں۔

تو میاں صاحب نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جناب غوث

Marfat.com

پاک رضی اللہ عنہ حاجی محمد شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے ہیں، ایک جگہ سلسلہ نقشبندیہ کے خلیفہ کی خالی ہوگئی ہے۔ اس کے لئے حاجی محمد شاہ کا تقرر کیا جاتا ہے۔

حضرت حاجی صاحب اپنے پیر خانہ کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حاجی شاہ عبدالعزیز صاحب بھی درویش صفت اور زاہد شب بیدار ہیں۔ ان کو بھی حضرت حاجی باباؒ کی طرف سے خلافت حاصل ہو چکی ہے۔ بڑے صاحبزادے طاسین شاہ صاحب ہیں۔ تین مرتبہ حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ بہترین مقرر اور سخی ہیں۔

مولوی یٰسین شاہ صاحب تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہیں۔ حاجی صاحب کی رہائش نڑوال میں ہے۔ لیکن ابتدا سے کالو چک ان کا مسکن ہے۔ افسوس اب انتقال فرما گئے ہیں۔ ؎

حضرت پیر جماعت علی شاہ بمبرڈی رحمۃ اللہ علیہ

ریاست جموں و کشمیر کے معروف روحانی پیشوا اور جدوجہد آزادیٔ کشمیر کے مقتدر رہنما پیر سید جماعت علی شاہ بمبرڈی کو بھی آپ سے خلافت حاصل تھی۔ آپ پیر طریقت قطب زماں مولوی سید حبیب شاہ کے فرزند اور سجادہ نشین تھے۔ پندرہ سال تک کشمیر اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے رہے۔ آپ کا وصال ۵ دسمبر ۱۹۶۷ء میں ہوا۔ اور اپنے والد گرامی قدر

؎ سب سے چھوٹے فرزند علی احمد شاہ سے بڑے صاحبزادہ عبدالمجید شاہ اب سجادہ نشین ہے۔

کے پہلو میں دفن ہوئے۔

پیر جماعت علی شاہ کے چھوٹے بھائی پیر سید مقبول حسین شاہ المعروف مُتّو پیر کو حضرت بابا صاحب کی طرف سے شرف خلافت حاصل ہے۔ پیر مقبول حسین شاہ صاحب بچپن سے یادِ الٰہی میں مصروف رہے۔ جنگلوں میں اور درباؤں میں جھونپڑیاں ڈال کر چلّہ کشی کرتے رہے۔ آپ عالم باعمل اور مادرزاد ولی ہیں۔ حد متارکہ کے دونوں جانب آپ کے بے شمار مرید ہیں۔ آپ کی ابتدائی بیعت اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ اس طرح وہ گولڑہ شریف کے بھی فیضیافتہ ہیں۔

پیر سیّد حسن شاہ صاحبؒ

پیر سید حسن شاہ صاحب بھاگلہ تحصیل مینڈھر میں مقیم تھے۔ آپ حضرت حاجی بابا کے محبوب ترین خلیفہ اور صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ علاقہ کشتواڑ اور بھدرواہ میں آپ کے مریدوں اور عقیدتمندوں کی بڑی تعداد ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں بھی آپ کے کافی مرید ہیں۔ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ دوران حج ہی وصال ہوا۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ کے ایک صاحبزادے سید سرور شاہ صاحب فارغ التحصیل عالم ہیں۔ کشتواڑ میں درس و تدریس کا کام کرتے ہیں۔ دوسرے صاحبزادے یوسف شاہ لسانہ میں مقیم ہیں۔[1]

[1] آپ کے پوتے احمد شاہ بھی فارغ التحصیل عالم ہیں۔

Marfat.com

حاجی سید امیر شاہ صاحبؒ

حضرت حاجی سید امیر شاہ صاحب ایک عالم با عمل، شب و روز یاد الٰہی میں مصروف رہنے والے بزرگ تھے۔ حضرت حاجی بابلؒ کے خلیفہ تھے۔ ساری زندگی پیر کے آستانہ پر گذار دی اور آستانہ عالیہ لاہ شریف کے مدرس رہے۔ راجوردی والی سادات برادری کے استاد کل ہیں۔ نہایت کم گو اور حلیم الطبع تھے۔ غصّہ کو کبھی اپنے قریب تک نہ پھٹکنے دیتے تھے۔ ایک بار کسی نے قضا نماز کے بارے میں مسئلہ پوچھا۔ فرمایا، خدا کے فضل سے میری نماز کبھی قضا ہی نہیں ہوئی۔ تہجّد گزار تھے۔ عمر بھر سادگی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ شریعت محمدی کا عملی نمونہ تھے۔

سنہ ۱۹۸۰ء میں سڑک پار کرتے ہوئے نور پور سیداںمیں ایک موٹر سائیکل کی زد میں آکر اللہ کو پیارے ہوئے اور اپنے مرشد کے دربار کے سامنے صحن مسجد میں مدفون ہوئے۔

مولوی خلیل صاحب نقشبندیؒ

مولوی محمد خلیل صاحب حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ کے بڑے پیارے اور منظورِ نظر خلیفہ تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو فرمایا تھا کہ تو میری چھوٹی دختر کے قائم مقام ہے۔ ایک شخص نے نذرانہ کے طور پر کچھ زمین

Marfat.com

حضرت حاجی بابا کو دی تھی، تو آپ نے مولوی خلیل صاحب کو دے دی تھی۔

مولوی خلیل صاحب نہایت عالم فاضل تھے۔ مثنوی شریف بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ اس لئے بابا صاحب کو ان سے پیار تھا۔

ان کے فرزند درج ذیل ہیں، جو کہ سب تعلیم یافتہ اور قابل ترین ہیں بالخصوص مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب، غلام عباس صاحب نقشبندی اور اعزاز علی صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔

مولوی محمد خلیل صاحب کا فارسی کلام منظوم درج ذیل ہے۔

یارب مرا گرداں چناں از راہ لطف و مرحمت
مسکین شمارم اغنیا شاہاں نیارم در نظر
باشم تونگر دل چناں از کس نہ خواہم حاجتے
فارغ نشینم شاد دل بیرِ طلب نیایم پیشِ در
راضی بفقر و فاقہ ہم باشم بکنجے اندرد لے
ممنوں منت سفلگاں مارا مگرداں تا حشر
از بہر روزی رزق ہم وقتے پریشاں دل مکن
یارب بدہ صبرم چناں جز تو نہ خواہم کس دگر
یارب بحق مصطفیٰ ہم انبیاء و اولیاء
وقت مردن کن عطا لی تحفہ ایماں گہر

Marfat.com

شاد باشم در قبر چوں گلبن گلزار بیں
از سولے ملک ہم بدہم جوابے خوب تر
کن فراخی در قبر تاریک و تنگی نے بود
در حشر شافع شود لی آں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نامور
پر گناہم رو سیاہم آمدہ بر باب تو
چشم رحمت بر کشا بر من بیفگن یک نظر

تاریخ وفات

مولوی محمد خلیل نقشبندی خلیفۂ مجاز حضرت حاجی بابا لاہ شریف کی تاریخ وفات درج ذیل ہے۔

۱۴ محرم ۱۳۸۵ھ بروز بدھوار بمطابق ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء بموافق ۱۴ جلیٹھ ۲۰۲۱ ب

موصوف کا عالی شان روضہ تعمیر شدہ ہے۔ اور سالانہ عرس بھی ہوتا ہے۔ روضہ کے ساتھ ایک عالی شان مسجد بھی ہے۔

درویش غلام محمدؒ صاحب

درویش غلام محمدؒ صاحب موضع مانی گام تحصیل بانڈی پورہ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت حاجی باباؒ کے اولین خلفاء میں سے ہیں۔ باخدا بزرگ تھے۔ قلندرانہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کو

Marfat.com

اپنے مرشد سے بے پناہ عقیدت تھی۔ جب حضرت صاحب ہجرت کر کے سرائے عالمگیر تشریف لائے تو درویش غلام محمدؐ جدائی برداشت نہ کر سکے۔ اور سرائے عالمگیر پہنچ گئے۔ کافی عرصہ مرشد کی خدمت میں رہے اور پھر حضرت کی ہدایت پر واپس تشریف لے گئے۔ درویش صاحب کا انتقال مانی گام میں ہوا، اور وہیں دفن ہوئے۔

حضرت میاں دین محمد صاحب*

سنگر ڈیں تحصیل پلوامہ کشمیر کے حضرت میاں دین محمد صاحب نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ کا شمار باباؒ صاحب کے اولین خلفاء میں ہوتا ہے۔

حضرت میاں محمدؐ قاسم*

حضرت میاں محمد قاسم صاحب کشتواڑ بھدرواہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کو بھی حضرت حاجی باباؒ کی طرف سے خلافت کا شرف حاصل تھا

حافظ امام دین صاحب*

حضرت حافظ امام دین صاحب کا لوچک ضلع گجرات کے رہنے

Marfat.com

والے ہیں۔ آپ کو حضرت حاجی باباؒ سے جو تعلق خاطر اور خصوصی لگاؤ اس کا اثر تھا کہ حافظ صاحب تقسیم ملک سے قبل کئی بار پیدل مرشد کے دیدار کے لئے لاہ شریف گئے۔ اور پیر پنجال کو عبور کر کے کانڑ کھل گئے۔ جہاں حضرت بابا صاحبؒ کا سرمائی مقام ہوتا تھا۔

حافظ صاحب پر اللہ کا اتنا کرم تھا کہ دو دن میں قرآن مجید ختم کر لیتے ہیں۔ حافظ قرآن اور صحیح درویش ہیں۔ افسوس کہ اب انتقال فرما گئے ہیں۔

پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب پمبروٹیؒ

پیر حاجی سید مہر علی شاہ صاحب آف پمبروٹ کو حضرت بابا صاحب سے خرقہ خلافت حاصل تھا۔ آپ کے والد حضرت پیر عمران شاہ صاحب بھی ایک کامل بزرگ تھے۔ پیر حاجی مہر علی شاہ صاحب نہایت متقی اور پرہیز گار تھے۔ ہجرت کے بعد برموچ تحصیل و ضلع کوٹلی میں رہائش اختیار کی۔ اس علاقہ میں ان کے کافی عقیدت مند اور مرید ہیں۔ یہیں پر آپ کا مزار ہے۔ آپ کے صاحبزادگان حاجی سید محمد علی شاہ اور حاجی سید قاسم شاہ اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

پیر سیّد حاکم علی شاہ صاحب پمبروٹیؒ

پیر سید حاکم علی شاہ صاحب پمبروٹی حضرت قبلہ سید بابا صاحب

Marfat.com

کے حقیقی بھانجے تھے۔ نہایت خوش اخلاق بزرگ تھے۔ ان کو حضرت بابا صاحب سے حد درجہ عقیدت تھی۔ بابا صاحبؒ سے احترام کا یہ عالم تھا کہ آپ کی اولاد میں سے کوئی فرد آتا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور نہایت عقیدت پیش آتے۔ حضرت بابا صاحبؒ کو بھی آپ سے اسی طرح پیار تھا۔ خدا یاد بزرگ تھے۔ آپ کثرت سے درود شریف کا ورد کرتے اور ہمیشہ تلاوت قرآن مجید میں مصروف رہتے۔ آپ کو ذکر روح مراقبہ حاصل تھا جس کی بنا پر آپ کا قلب جاری تھا۔ آپ کو حضرت بابا سے چاروں سلسلوں میں خلافت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کا مزار رسد وال چکوال میں ہے۔

پیر حاجی سیّد حسین شاہ صاحبؒ پمبروٹی

پیر حاجی سیّد حسین شاہ صاحب پمبروٹی کو بھی حضرت بابا صاحب سے خلافت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کا گھرانہ روحانیت کا گہوارہ تھا۔ اور تبلیغ اسلام کے لیے آپ کے خاندان کی بے پناہ خدمات ہیں۔ پیر سیّد عمران شاہ صاحب آپ کے بڑے بھائی تھے، جن کا شمار مشائخ میں ہوتا ہے۔ پیر سیّد حسین شاہ صاحب کی ساری زندگی درویشی میں گزری۔ آپ نے حج کی سعادت بھی حاصل کی۔

پمبروٹ سے ہجرت کر کے کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لائے۔ وہیں انتقال فرمایا۔ آپ کے صاحبزادوں میں مولوی سیّد محبوب شاہ صاحب

Marfat.com

مرحوم نے تحریک آزادیٔ کشمیر میں بڑی خدمات انجام دی ہیں۔

حاجی سیّد محمد انور شاہ صاحبؒ

حاجی سیّد محمد انور شاہ صاحب جو حضرت حاجی سیّد سید امیر شاہ صاحب کے بڑے فرزندارجمند ہیں اور طویل عرصہ سے جامع مسجد سوہادہ کے خطیب ہیں۔ ان کو بھی حضرت باباؒ کی طرف سے خلافت کا شرف حاصل ہے۔ آپ تین بار حج بیت اللہ کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ عبادت گزار بزرگ ہیں۔ آپ کو حضرت باباؒ کی بے شمار کرامات کا علم ہے۔ آپ بھی اپنے والد محترم کی طرح خدمتِ اسلام میں مصروف اور کوشاں ہیں۔ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ بوقت بارہ بجے دن وفات پاگئے۔

مولوی سیّد رسول شاہ صاحبؒ

مولانا سیّد رسول شاہ صاحب ڈڈاج تحصیل راجوری کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار پیر جہان شاہ صاحب ایک بلند پایہ بزرگ تھے۔

مولوی رسول شاہ صاحب بخاری بلند پایۂ عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شکل و صورت میں بھی یکتائے زمانہ بنایا تھا۔ خوش گفتار اور شعلہ بیان مقرر تھے۔ ہجرت کے بعد گجرات اور سرگودھا میں مختلف مقامات پر دینی

Marfat.com

خدمات انجام دیتے رہے۔ سرگودہا میں ہی مدفون ہیں۔

آپ کے بڑے بھائی مولوی پیر جماعت علی شاہ بخاری ۱۹۶۵ء میں ہجرت کرکے آئے۔ میرپور میں وفات پائی۔

آپ کے تیسرے بھائی باغ حسین شاہ تھے۔ ان کو بھی بابا صاحب کی ارادت کا شرف حاصل تھا۔ بابا صاحب سے بے پناہ عقیدت تھی۔ آپ عیدگاہ راولپنڈی میں دفن ہیں۔

سید محمد یٰسین شاہ صاحب ؒ ابوری

سید محمد یٰسین شاہ صاحب ولد سید برہان شاہ صاحب ابوری کے موضع دوداسن کے رہنے والے تھے۔ آپ کو بھی حضرت بابا سے خرقۂ خلافت کا شرف حاصل تھا۔ اپنے پیر ومرشد سے محبت کا ایک عجیب انداز تھا۔ اپنے پیر خانہ کے پروانے تھے۔ آپ کی اولاد اور خصوصاً آپ کے چھوٹے بھائی سید جماعت علی شاہ بھی حضرت صاحب کے فیض یافتہ اور عقیدت مند ہیں۔

سید یٰسین شاہ صاحب ہجرت کرکے برموچ ضلع کوٹلی میں آئے۔ وہیں رہائش اختیار کی، وہیں انتقال ہوا۔ برموچ میں ہی آپ کا مزار ہے۔

Marfat.com

حاجی سیّد محمد انور شاہ صاحب راجوروی

حاجی سیّد محمد انور شاہ صاحب آپ کے حقیقی بھتیجے اور حضرت پیر سیّد مخدوم شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ نہایت حسین و جمیل اور حُسنِ اخلاق کا مجسمہ تھے۔ فقر و درویشی کا نمونہ تھے۔ حضرت صاحب سے خلافت حاصل تھی۔

آپ کا انتقال لاہ شریف میں ہوا۔ وہیں مدفون ہیں۔

حاجی سیّد بہادر شاہ صاحب

حاجی سیّد بہادر شاہ صاحب بھی حضرت صاحب کے بھتیجے اور حضرت پیر مخدوم شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ عبادت گذار اور شب بیدار ہیں۔ لاہ شریف میں ہی مقیم ہیں۔ آپ کو بھی حضرت حاجی بابا سیّد نوران شاہ صاحب سے خلافت حاصل ہے۔ ان کی دو صاحبزادیاں چھمب افتخار آباد میں ہیں۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات کو بھی حضرت بابا صاحبؒ سے خلافت کا شرف حاصل تھا۔

۱۔ سیّد حاجی رشید احمد شاہ جو حاجی بابا کے حقیقی پوتے ہیں اور بنہڈ راجوری میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

۲۔ سید قمر الدین صاحب کیرن نزد ویری ناگ کشمیر۔

۳۔ مولوی مہر الدین قمر راجوروی (مدفون نواں شہر، ہزارہ)

۴۔ میاں حبیب صاحب بھرد۔

۵۔ میاں جمال پنہڈ۔

۶۔ عبدالعزیز صاحب جنجوعہ چانہ ریاسی۔

۷۔ میاں عبداللہ کالس پنہڈ۔

۸۔ میاں فقیر محمد صاحب پنہڈ۔

۹۔ مولوی فقیر شاہ صاحب علیش مقام کچرد۔

۱۰۔ میاں محمد سلطان صاحب کچرد علیش مقام کشمیر۔

۱۱۔ سید گلزار شاہ صاحب چکوال۔

۱۲۔ حاجی غلام قادر صاحب سنگر ڈیس۔

۱۳۔ چودھری محمد عبداللہ صاحب۔

۱۴۔ ملک سکال محمد صاحب درہال ملکاں۔

۱۵۔ میاں عبداللہ۔

۱۶۔ میاں حبیب بھونڈانکا راجوری۔

۱۷۔ میاں کالا مرحوم نباہ تحصیل کوٹلی آزاد کشمیر۔

۱۸۔ مولوی سکندر صاحب مرحوم ٹنڈا گڑھا گلاب گڑھ ریاسی۔

۱۹۔ مولوی سید احمد صاحب مرحوم کانڈی دارا کشمیر ضلع اسلام آباد۔

Marfat.com

۲۰۔ پیر سید محمد شاہ صاحب ابن پیر سید مخدوم شاہ صاحب نور پور شاہاں۔ اسلام آباد۔

۲۱۔ مولوی سید ہدایت اللہ شاہ صاحب بخاری پمبروٹ پونچھ۔

۲۲۔ مرحوم میاں عین الدین۔

۲۳۔ مفتی پیر میر جی صاحب گیلانی ماگم شریف کشمیر۔

۲۴۔ میاں کرم دین صاحب چمبتھری کشمیر۔

۲۵۔ مولانا محمد اسلم صاحب قادری مراڑیاں شریف گجرات۔

۲۶۔ مولوی عبدالکریم ہزاروی۔

۲۷۔ پیر قاسم شاہ صاحب برموچھ آزاد کشمیر۔

۲۸۔ سید اکبر شاہ صاحب نزد جہلان داڑم۔

بشکریہ سید حید شاہ صاحب غالب، نور پور سیداں سوہاوہ ضلع جہلم۔

Marfat.com

عموی المکرم حضرت سیّد سلیمان شاہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی سیّد سلیمان شاہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو کہ بڑے زور آور پہلوان اور شکاری تھے۔ ایک دفعہ جنگل میں شیر سے مقابلہ ہوا۔ تو ہاتھا پائی کرکے شیر کو مار دیا۔ بڑے دلیر اور بہادر تھے۔ آواز بھی اونچی اور گرجدار تھی۔ قد میانہ تھا۔ یوں سمجھوں کہ حضرت علی کا یہ فرزند اپنے جدّ امجد کی قوت اور شجاعت کا مظہر تھا۔

راقم کا چشم دید واقعہ ہے کہ کمسان کشمیر میں دورانِ شکار ایک ریچھ آپ کے سامنے آیا، تو آپ کے پاس رائفل نہ تھی۔ بلکہ خالی ہاتھ تھے۔ پھر بھی فرمانے لگے، اس کو گولی مارو۔ ورنہ میں ہاتھ سے پکڑنے لگا ہوں۔

آپ نے پانچ عدد شادیاں کیں، جن سے اولاد کثیر ہے۔ ۱۰ عدد فرزندان میں سے سیّد محرم شاہ صاحب اور سیّد جماعت علی شاہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ حاجی سیّد عباس علی شاہ، حاجی سیّد یعقوب شاہ حاجی سیّد لہر شاہ، سیّد شاہ جہان، حاجی سیّد عبداللہ شاہ، سیّد وارث

Marfat.com

علی شاہ، حاجی سید فدا حسین شاہ، سید ادریس شاہ بفضلہٖ تعالےٰ بقید حیات ہیں۔ دختران میں سے تین وفات پا گئی ہیں۔ اور پانچ بقید حیات ہیں۔

۱۔ مولوی مہرالدین صاحب قمر، خلیفہ حضرت حاجی بابا نے بندہ سے بیان کیا کہ حضرت موصوف کو شوقِ شہادت تھا۔ فرمایا کرتے تھے اللہ کریم شہادت کی موت عطا کرے۔

۲۔ بیان کیا کہ حضرت موصوف نے خواب میں دیکھا کہ سر میں گولی لگی ہے، جس کی وجہ سے کافی خون بہہ گیا۔ حضرت حاجی بابا سے خواب بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا صدقہ خیرات کر۔

۳۔ ایک دفعہ کرنل ہدایت خان صاحب کے پاس جا کر فرمایا، آپ مجھے مجاہدین میں شامل کر لیں۔ کرنل صاحب نے عرض کی کہ آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔ لڑنے کے لئے ہم کافی ہیں۔

۴۔ آپ کے معمولات میں تھا کہ قبل از نماز ظہر صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ اور بعد از نماز فجر ختم خواجگان نقشبندیہ اور کبھی نماز عصر کے بعد ختم شریف مذکورہ پڑھا کرتے تھے۔

۵۔ راقم الحروف نے بعد از شہادت خواب میں آپ کو اونچی قبر میں دیکھا، جیسا کہ کوئی چارپائی پر لیٹا ہوا ہو۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ میں وہاں سے یعنی دنیا سے یہاں خوش ہوں۔ اور آپ پیٹھ کے بل سوئے ہوئے

Marfat.com

روئے انور آسمان کی طرف تھا۔

٭

برادرم محمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ:

۱۔ ایک شخص کا بھینسا دوسرے سے بھاگ رہا تھا۔ مالک نے آپ سے عرض کی، تو آپ نے بٹوانی کی مٹی اس کی طرف پھینک کر فرمایا، بے غیرتیا! کیوں بھاگتا ہے، تو وہ بھاگنے والا بھینسا ایسا سخت مقابل ہوا کہ سختی سے دونوں کو چھڑایا گیا۔

۲۔ مسمی احمد ساکن بجرونڑ تحصیل کٹھوعہ ضلع جموں، آپ کا مرید تھا۔ اس کو بوقت رخصت فرمایا کہ یہ ہماری آخری ملاقات معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳۔ ایک شخص مسمی نور احمد یا میر احمد ساکن ڈھوک آہن ضلع اسلام آباد کشمیر کا بیان ہے کہ میری ایک بڑی قیمتی گھوڑی تھی، جو بچہ نہ دیتی تھی۔ ہم نے آپ سے عرض کی۔ آپ نے اس گھوڑی پر سواری کی، تو اللہ کریم نے اس گھوڑی سے حسبِ خواہش بچہ عطا کیا۔

۴۔ آخر عمر میں آپ نے مرغ کا گوشت اور انڈا کھانا چھوڑ دیا تھا۔

۵۔ ایک دفعہ ہماری زمین کے جھگڑے کے سلسلہ میں لاہ شریف سے اکیلے پا پیادہ چل کر نیروجال پہنچے اور قبضہ دلایا۔

۶۔ رسل میر ایک مشہور بدمعاش اور چور تھا۔ اس کے پاس ایک

Marfat.com

گھوڑی تھی، جس پر اس نے جبراً قبضہ کیا ہوا تھا۔ آپ نے اس نام پوچھا تو کہنے لگا، تم اگر میرا نام جان لو تو خواب میں بھی ڈرو گے۔ آپ نے جواب دیا، تم اگر میرا نام جان لو تو قبر میں تمہاری ہڈیاں بھی ڈریں گی۔ تو وہ بدمعاش خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا۔ اور گھوڑی چھوڑ گیا۔

تاریخ شہادت،

۱۶، جون ۱۹۴۷ء بعمر تقریباً ستر (۷۰) سال شہادت پائی۔

ے بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

آپ کو قطب وقت مولانا سید حبیب اللہ شاہ بخاری سے خلعت خلافت حاصل تھی۔ آپ کے حلقہ ارادت میں کثیر لوگ شامل تھے۔

آپ کی شہادت کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ:

حضرت قبلہ سید سلیمان شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت باسعادت نماز فجر چوکی والی مسجد نزد تھنہ منڈی تحصیل راجوری میں ادا کی پھر پونچھ کی طرف براستہ دیری گلی روانہ ہوئے۔ جب عظمت آباد نزد شاہدرہ شریف پہنچے تو کفار بدکردار کی فوج سے آمنا سامنا ہو گیا۔

آخر کار فوج نے آپ کو اور دیگر مسلمان ساتھیوں کو شہید کر دیا اور ایک مکان میں بند کر کے آگ لگا دی۔ مگر آنجناب کا ایک رونگٹا بھی نہیں جلا۔ آپ کا جسم اور لباس بھی محفوظ رہا۔ حتیٰ کہ آپ کے ہاتھ میں

Marfat.com

جو تسبیح تھی، اور لاٹھی (عصا) کا وہ حصہ جو آپ کے جسم کے ساتھ متصل تھا، نہیں جلا۔ باقی سب ساتھی حتیٰ کہ آپ کا نواسا سیّد ہدایت شاہ بھی جل کر ختم ہو گئے۔ حالانکہ یہ سب شہید تھے۔

کفار فوجیوں کے چلے جانے کے بعد مسلمانوں نے باقاعدہ قبر کھود کر آپ کو دفنا دیا۔ تقریباً ایک ہفتہ کے بعد آپ کے فرزند سیّد حاجی یعقوب شاہ صاحب نے مع سیّد سرور شاہ ابن سید احمد شاہ صاحب مرحوم جسم مبارک کو قبر سے نکال کر تابوت میں رکھ کر دوبارہ اسی جگہ دفنا دیا۔

حاجی صاحب سیّد یعقوب شاہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قبر سے نکالنے لگے تو بے خبری میں سر مبارک پر کدال کی ضرب لگی تو بالکل زندہ آدمی کی طرح زخم سے خون بہنے لگا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

۱۹۸۱ سنہ میں بندہ نے راجوری جا کر کوشش کی کہ حضرت عموی المکرم کا جسم نکال کر لاہ شریف میں قبلہ والد صاحب کے ساتھ دفنا کر ایک ہی روضہ بنایا جائے۔ اس غرض سے آٹھ دس آدمی اور لکڑی کا تابوت لے کر مع حاجی رشید احمد و غلام محمد شاہ فارسٹر و سرفراز حسین شاہ عظمت آبا قبر شریف پر پہنچے۔ اور کھدائی شروع کی۔ لیکن وہاں کے مقامی لوگوں نے رکاوٹ ڈالی۔ اور کہا کہ اس مقدس ہستی

Marfat.com

کا روضہ یہیں بنایا جائے۔ تو بعد ازاں حضرت کے چھوٹے فرزند حاجی سید فدا حسین شاہ نے بتعاون ماسٹر محمد اقبال شاہ و سرفراز حسین شاہ وغیرہ اسی جگہ ایک چار دیواری میں آپ کا روضہ تیار کروایا۔

+

حضرت حاجی بابا کی وفات کا چشم دید واقعہ۔

سوہادہ ضلع جہلم برمکان سید حاجی یعقوب شاہ صاحب حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آخری لمحات تھے۔ نزع کا عالم تھا۔ آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ اور کلام بھی بند تھی حاجی سید محمد شاہ صاحب کالوچک شریف والے پاس کھڑے تھے۔ انہوں نے خاکسار کو بلایا کہ بابا صاحب کو دیکھو۔ میں نے قریب جا کر دیکھا تو بظاہر آپ کو کوئی ہوش نہیں تھی۔ اور روح پرواز کرنے والی تھی لیکن آپ کا سینہ مبارک دیکھا تو قلب مبارک کی جگہ تیزی سے حرکت کر رہی تھی۔ اور پیراہن مبارک اس حرکت سے اوپر کو اٹھ رہا تھا، جیسے پنکھے سے کپڑا حرکت کرتا ہے۔ بعینہ اسی طرح کپڑا قلب سے کبھی اوپر، کبھی نیچے جاتا تھا۔ گویا جسم تو مردہ تھا۔ لیکن قلب زندہ ہے۔ آپ نے ایک دفعہ مجھے فرمایا تھا، قلب جاری ہو جائے تو کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بعینہ اسی طرح بروایت برادرم مردان شاہ مرحوم آنجناب کے بڑے بھائی حضرت پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب انتقال

Marfat.com

فرما رہے تھے، تو قلب مبارک کی جگہ تیزی سے حرکت کر رہی تھی۔ کہتے ہیں، میں نے اوپر کپڑا ڈالا، تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور فرمایا:

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

بروائت مولوی مہرالدین قمر ایک بار حضرت حاجی بابا نے مسجد میاں نوردین راجوری شہر میں نماز ظہر ادا کی، تو ایک مجذوب نے بلند آواز سے درج ذیل اشعار پڑھے۔ بابا صاحب نے فرمایا، ان کو لکھ لو۔

لکھیا شاہ مراد نے خط مقرب خان نوں
اتنا کبر نہیں چاہیئے قبر دے مہمان نوں
کجھ کھائیے کجھ پیویئے کجھ کریئے یاد رحمان نوں
اوڑک پینگھے ٹٹنا توڑے چڑھ جاویے آسمان نوں

نقل از کنز الحسین ص ۱۸۷

دیگر یہ فلیتہ ایک بزرگ کا عطا کیا ہوا ہے، اور مجرب ہے۔ ذیل کی علامت پاک اور صاف کاغذ پر لکھ کر ابن عبداللہ کو تو ال جنیاں

Marfat.com

کی جگہ عطر مل کر پھر مریض کے ہاتھ میں دے دے کہ وہ عطر کی جگہ پر نظر رکھے۔ اگر واقعی آسیب ہوگا، تو فوراً حاضر ہوگا، اور کلام کرے گا۔ اور دفع ہو جائے گا۔ عامل کو لازم ہے کہ اس عمل سے پہلے اپنے اوپر اور اپنے چاروں طرف دم کرے اور حصار کھینچ لے۔ بخوف مطلق نہ کرے۔ مؤکلوں کی نیاز اور خوشبودار پھول جو کچھ میسر ہو۔ طلب کر کے اپنے سامنے رکھ لے۔ پہلے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز دے کر فلیتہ مریض کے ہاتھ میں دے۔ اور جب آسیب حاضر ہو جائے، تو فوراً "ابرسا سبرسا" یا چاروں قل کا حصار مع آیت کریمہ کے چاروں طرف کر دے، تاکہ آسیب بھاگ نہ سکے۔ اس کے بعد آسیب سے گفتگو کرے اور اگر اس کو رہا کرنا ہو تو قول و قرار کر کے رہا کر دے۔ ورنہ جلا دے۔ علامت یہ ہے۔

Marfat.com

مندرجہ ذیل طریقہ حضرت میاں جمال دین صاحب (عمر تقریباً ۱۲۵ سال برادر اکبر حضرت خواجہ نظام الدین کیانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے بروایت مولوی غلام حیدر ولد شاہ جہان ساکن کٹھہ پیراں علاقہ دراوہ آزاد کشمیر حال امام مسجد پراچہ نزد زراعت فارم راولپنڈی۔

اوّل درود نجات اور چاروں قُل پڑھ کر اپنے ارد گرد کڑا کرے پھر سورہ مزمل سے یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، ۴۱ بار پڑھ کر سبابہ انگل کو "بن عبداللہ کو توال جنیاں" پر رکھے۔ اور پڑھے اِعْجَلُوْا حاضر شو۔ ۳ بار۔

آسیب زدہ کے گلے میں باندھنے کے لئے:

علیقا ملیقا انت تعلم ما فی قلوبہم

زید بن آمنہ طلیقا، یعنی فلاں بن فلاں

مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر طاق بتیاں بنا کر مریض کو دھوپ دیں۔ مریض کے بدن کو دھوپ دیں۔

حیاعوت ، ساعوت ، مساعوت

ایک دن ایک بتی ، دوسرے دن دوسری۔ علیٰ ہذا القیاس۔

برائے ہر مرض

(منقول از خواجہ نظام الدین، کیاں شریف)

عا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ

Marfat.com

وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

۲۔ ہر مشکل کے حل کے لئے درج ذیل طریقہ سے سورہ یٰسین شریف نوافل میں پڑھیں۔

۲ رکعت نفل کسی وقت مقررہ پر پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰسین شریف معہ بسم اللہ پڑھے۔ پھر دعا کرے۔

*

درج ذیل نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ جس حاکم کے پاس جائے وہ اس پر مہربان ہوگا۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	فلاں ۱۶	۹	۶
۱۰	۱۵	۷	۵

*

ہر بلا و ہر مصیبت اور بیماری سے محفوظی کے لئے

یہ دعا جس وقت کسی مصیبت زدہ کو دیکھیں تو پڑھیں۔ مگر آشوب چشم، بخار اور خارش والوں کو دیکھ کر یہ دعا نہ پڑھیں، کہ ان امراض کی حدیث میں تعریف کی گئی ہے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ۝

✤

برائے حفاظت حصار حسنین رضوان اللہ علیہم

جب دشمن کا خطرہ ہو یا دشمن میں گھر جائے، یا ملنے جا رہے، اور اس سے خطرہ ہو۔ خواہ دشمن جانی ہو یا دشمن ایمان، خواہ دشمن درندہ ہو یا انسان۔ ہر حال میں محفوظ رہے۔ حصار یہ ہے۔

فریاد فریاد بدرگاہے تو بدوستی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بدوستی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم و حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا۔ آنچہ مطلوب می دارم بانصرام رساں۔ (یہ منتر ایک بار)

آیۃ الکرسی تین بار۔ چاروں قل تین بار۔ اپنے گرد حصار کرے۔ یعنی ہر طرف منہ کر کے دم کرے اور کلمہ کی انگلی پر دم کر کے کان کے گرد حصار کرے۔

✤

Marfat.com

باب ہفتم

متفرقات

حضرت نے بحوالہ تفسیر روح البیان زیر آیت وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ معانی الآثار امام طحاوی سے نقل فرمایا کہ حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک بنی ہاشم کے لئے ہر قسم کے صدقات فرضیہ ہوں یا نافلہ جائز ہیں۔ ان کی حرمت بنی ہاشم کے لئے فقط زمانہ نبی علیہ السلام میں تھی۔ کیونکہ اس وقت انہیں مال خمس سے حصہ ملتا تھا۔ جب آنحضرت کے وصال کے بعد یہ حصہ ان کے لئے ساقط ہو گیا تو ان کے لئے صدقات حلال ہو گئے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں، ہم جواز پر فتوی دیتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ ہو سکتا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ کو ان احادیث کا علم نہ ہوا ہو، جن سے صدقات فرضیہ کی حرمت بنی ہاشم کے لئے ثابت ہے، تو اس کا جواب حضرت قبلہ عالم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ امام ابو حنیفہ ان احادیث کو جانتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حرمت

Marfat.com

اور ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مختص تھی۔ لہذا ایک محقق مجتہد کے اجتہاد سے یہ ثابت ہوا کہ احادیثِ نہی اپنی جگہ درست ہیں۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہی اور حرمت کی علت خمس کا حصہ ملنا قرار دیا۔ لہذا یہ حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ختم ہوا۔ نہی اور حرمت بھی ختم ہوئی۔

(منقول از کتاب مہر منیر ایڈیشن سوم ص ۵۷۰)

*

۱۔ بتاریخ ۸ جولائی ۱۹۸۶ء بمقام سنی بنک کوہ مری ضلع راولپنڈی حاجن سیدہ الف نور دختر سید فقیر شاہ صاحب مرحوم ہمشیر سید حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم کالوچک شریف والے، زوجہ مرد قلندر سید لطیف شاہ صاحب نے راقم کے سامنے بیان کیا کہ میری والدہ صاحبہ (بی بی رقیہ جو کہ ولیہ تھیں) نے تمہاری ولادت سے قبل خواب میں دیکھا کہ بڑے پیر سید مخدوم شاہ صاحب کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے، جس کو سبزی کتے ہیں، اور اس سے ہر طرح کے انوار برس رہے ہیں۔

والدہ صاحبہ نے یہ خواب جناب سید لطیف شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کی تعبیر یہ ہے، کہ حضرت پیر صاحب کے گھر ایک بزرگ بچہ پیدا ہو گا۔

یاد رہے کہ سید لطیف شاہ صاحب ابن سید منور شاہ رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ ایک مجذوب سالک ولی تھے، اور صاحب علم تھے۔ بندہ جب فارغ التحصیل ہو کر واپس آیا، تو فرمانے لگے، اگر تم ہمارے قریب ہوتے تو میں تم سے قرآن کی تفسیر پڑھتا۔ حالانکہ وہ ضعیف العمر بزرگ تھے، اور راقم ان کے بڑے فرزندوں سے بھی چھوٹا تھا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

۲۔ یہ بھی بیان کیا کہ تمہاری ولادت کے بعد بی بی مغفرہ مرحومہ (جو کہ حقیقی بھانجی تھی) تمہارے لئے کشیدہ کاری والی ٹوپی لے گئیں، تو حضرت پیر صاحب نے ان کو ایک گھوڑی سرخ رنگ کی عطا کی۔

✤

محترمہ ہمشیرہ صاحبہ جنت نور کا بیان

۱۔ ہمشیرہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم موضع سمبلی نزد سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں مقیم تھے، تو حضرت حاجی بابا سید نوراں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں تشریف لے گئے۔ کیونکہ وہاں گاؤں میں ان کے کچھ ارادتمند بھی تھے۔ آپ جب ہمارے گھر تشریف لائے، تو باتوں باتوں میں فرمانے لگے کہ میرا خیال تھا کہ تمہارے بھائی سید محمد قاسم شاہ کو فیض دوں کہ وہ میرے پیارے بھائی کی اولاد ہے۔ اور برادری میں کوئی اور آدمی اس قابل نظر نہیں آتا۔ لیکن وہ میرے پاس نہیں آیا۔

اس کے بعد بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ نے

Marfat.com

بکمال لطف وکرم عملیات مخصوصہ کی اجازت دی۔ ان ہی عملیات میں ایک باولے کتے کا دم بھی ہے، جو غالباً بندہ کے سوا کسی حقیقی فرزند کے پاس بھی نہیں ہے، اور نہ ہی کسی خلیفے کو اجازت دی ہے۔

۲۔ ہمشیرہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں تمہاری والدہ کو قرآن مجید میں بیٹھا ہوا دیکھا ہے۔ پھر خود ہی تعبیر بیان فرمائی کہ چونکہ ان کو اس چادر میں دفن کیا گیا ہے، جس پر میں ختم پڑھتا رہتا تھا، اس لئے ایسی خواب آئی ہے۔

۲۔ ہمشیرہ صاحبہ ہی بیان کرتی ہیں کہ جب آپ مع تمام برادری کے ہجرت کر کے آئے تھے، تو پہلے سال موضع کھوہار ضلع گجرات براستہ سرائے عالمگیر مقیم ہوئے، تو اسی گاؤں کی مسجد میں آپ کے فرزند سیّد شاہ جنید نسیمؔ نے تم کو قرآن مجید تلاوت کرتے دیکھا تو گھر آ کر بابا صاحب کے سامنے صفت بیان کی کہ سیّد قاسم شاہ نہایت اچھا قرآن مجید پڑھتا ہے۔ حالانکہ ابھی چھوٹی عمر ہے، اور طالب علم ہے۔ تو حضرت حاجی بابا نے میرے سامنے فرمایا، مبارک ہو اس ماں کو، جس کا یہ بیٹا ہے۔

+

۱۔ برادرم محمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ موضع کنڈہ نزد جندرہ جموں، ایک آدمی کو جنات کا دخل تھا۔ اور اس کی دُبر سے پنجن کی

Marfat.com

طرح آواز آتی تھی، تو حضرت والد صاحب قبلہ نے ختم سلیمان علیہ السلام پڑھکر دعا کی، تو اس آدمی کو آرام ہوگیا۔ لیکن رات کو سونے کی حالت میں جنات نے حضرت قبلہ پیر صاحب کو اوپر سے دبایا۔ آپ نے چہل کاف پڑھے، تو وہ جنات بھاگ گئے۔ اور بھاگتے ہوئے دھواں کی طرح معلوم ہوتے۔

۲۔ انہی کا بیان ہے کہ سرڈیس سر سے جندرہ کو کشتی آرہی تھی۔ میں والد صاحب کے ہمراہ تھا۔ ہمارے ساتھ ۲۵، ۳۰ بکرے بھی تھے۔ کشتی بان نوعمر لڑکا تھا۔ اس نے کہا، مجھے تپ چہارم ہوتا ہے۔ لہٰذا جلدی جلدی سوار ہو جاؤ۔ والد صاحب نے فرمایا کہ بکرے اکٹھے نہیں جاسکتے تھوڑے تھوڑے سوار کرو۔ اور تمہاری بیماری کا علاج کیا جائے گا۔ پھر اس کو فرمایا کہ تم نہا کر آؤ۔ ایک میاں موچھوں والا وہاں موجود تھا۔ اس نے کہا، اس کو سرد پانی میں نہلاتے ہو۔ سید جوتا پھینکے تو تپ چہارم ساتھ چلا جائے۔ آپ نے آہستہ فرمایا کہ ایسا تم کرو۔ ہم سے نہیں ہوتا پھر فرمایا تمہاری موچھیں کاٹنے کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ کاٹوگے، یا کٹوا کر جاؤ گے۔

پھر اس لڑکے نے غسل کیا اور آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کے دونوں ہاتھ کے ناخن پر چہار یار اور حضور علیہ السلام کے اسمائے مبارک لکھے اور ان کو دیکھنے کو فرمایا۔

Marfat.com

وہ لڑکا گھر چلا گیا۔ والد صاحب نے فرمایا، صبح ہم کو بتلانا۔ صبح وہ لڑکا کچھ نیاز (گڑ اور چاول) لے کر آیا۔ اور عرض کی کہ تپ نہیں چڑھا۔ صبح وہ میاں بھی آ گیا۔ آپ نے اس کو مونچھوں کا مسئلہ سمجھایا۔

پھر ہم گھر چلے گئے۔ اور قبلہ والد صاحب وفات پا گئے۔ دوسرے سال برادرم مولانا سید محبوب شاہ صاحب اور میں اس جگہ گئے، تو مذکورہ میاں آیا۔ اس نے کہا، آپ نے مجھے پہچانا ہے؟ میں وہی ہوں، جو تمہارے والد صاحب کے ساتھ جھگڑا تھا۔ میں نے تمہارے والد صاحب کی بات پر عمل کیا۔ اور تمہاری نیاز چاول، گڑ ۵، ۵ سیر لایا ہوں۔ میں نے مونچھیں کٹوا دیں اور داڑھی رکھ لی ہے۔

٭

سید حاجی وہاب شاہ مرحوم ابن سید سلطان علی شاہ صاحب نے بیان فرمایا:

۱۔ لاہ شریف میں حضرت حاجی بابا نے بر موقع عرس حضرت بابا جی صاحب ۱۵ شعبان مبارک ایک ران بکرا کی اپنی آستین میں چھپا کر فقیر تاس کو دی۔ اور فرمایا کہ پڑوسی کا حق ہوتا ہے۔ حالانکہ بوجہ پڑوس اس شخص کے ساتھ جھگڑا بھی ہوتا رہتا تھا۔ اسی لئے آپ نے اقرباء سے چھپا کر گوشت دیا تاکہ کوئی رکاوٹ نہ کرے۔

۲۔ موصوف نے ہی بیان فرمایا کہ میرے برادر خورد سید ولایت شاہ صاحب

Marfat.com

(جو کہ مجذوب قسم کا آدمی تھا) کے لئے حضرت حاجی بابا نے سرائے علی آباد نزد پیر پنجال کشمیر سے نسوار بدستِ خود خریدی۔ اور فرمایا کہ ولایت شاہ کو راستہ میں نسوار کے بغیر تکلیف ہوگی۔ کیونکہ وہ نسوار کا عادی ہے۔ حالانکہ آپ نسوار کے سخت مخالف تھے اور لوگوں کو نسوار سے توبہ کرایا کرتے تھے۔ یہ آپ کی غریب نوازی اور خدمت خلق تھی۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

۳۔ بیان کیا کہ ایک بار میں رات کو دیر سے لاہ شریف پہنچا جب کہ سب لوگ سوئے ہوئے تھے۔ حضرت حاجی بابا نے مائی صاحبہ کو یعنی اپنی اہلیہ محترمہ کو کہا کہ روٹی ہے؟ انہوں نے عرض کی، اگر نہیں تو پکالیں گے حالانکہ رات کافی گذر گئی تھی۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔

پہلے واقعہ سے حضرت حاجی بابا کا خدمتِ خلق کا جذبہ ظاہر ہے اور دوسرے واقعہ سے آپ کی اہلیہ محترمہ کا جذبۂ خدمتِ خلق معلوم ہوا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

۴۔ انہی کا بیان ہے کہ میرے والد صاحب سید سلطان علی شاہ صاحب حضرت بابا جی صاحب کو ملنے کے لئے گئے۔ چھوٹا فرزند ولایت شاہ مجذوب بھی ساتھ تھا۔ اس کو باہر چھوڑ گئے کہ پاؤں صاف نہ تھے۔ تو حضرت حاجی بابا نے کشفاً معلوم کر کے فرمایا، تم سید زادہ کو باہر چھوڑ آئے ہو،

Marfat.com

اس کو اندر بلاؤ۔ پھر حضرت باباجی صاحب نے اپنے گھر سے ایک بڑا تھیلہ مکئی کا بھر کر دیا کہ دورانِ سفر کام آئے۔

✣

سید محمد امین شاہ صاحب ابن سید غلام حسن شاہ نے بیان کیا کہ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ فرمایا کرتے تھے کہ جی ادا میرے استاد بھی تھے اور مربی بھی۔

✣

برادرم محمد شاہ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت حاجی بابا نالہ کچرو نزد علیش مقام کشمیر میں فقیر کی بکریوں میں گذر گئے، تو بیماری دور ہو گئی۔

✣

۱۔ برادرم سید مردان علی شاہ صاحب کا بیان ہے کہ راجہ پرتاپ سنگھ والی ریاست جموں و کشمیر کی نہایت محبوبہ رانی بنام گلفامی مر گئی۔ اس کے سوگ میں راجہ نے حکم دیا کہ سات یوم گوشت کا ناغہ کیا جائے۔ اس ناغہ کی وجہ سے راجہ کے ۲ عدد شیر نر اور مادہ بہت بھوکے ہو گئے اور انہوں نے بہت شور ڈالا۔ پنجروں کو توڑنے لگے۔

خدام نے راجہ کو اطلاع دی۔ اس نے حکم دیا کہ ایک بکرا ان کے آگے ڈال دیا جائے۔ راجہ کے نوکروں نے قریب سے ایک بکر وال مسلمان کے

Marfat.com

ریوڑ سے ایک بڑا بکرا پکڑ لیا۔ اس بکروال نے کہا کہ یہ بکرا غوث پاک گیارھویں کا ہے۔ اس کو چھوڑ کر کوئی اور بکرا لے جاؤ۔ لیکن راجہ کے نوکروں نے بات نہ مانی۔ اور بکرا لاکر شیروں کے پنجرہ میں داخل کر دیا۔ تو دونوں شیر ادب سے بکرے کے پاؤں پر سر رکھ کر بیٹھ گئے۔ اور بکرا آرام وسکون سے کھڑا تھا۔ اور جگالی کر رہا تھا۔

لوگ حیران ہو گئے۔ راجہ کو بھی اطلاع ہوگئی۔ راجہ نے حکم دیا کہ نر سنگھ کا بکرا لاکر شیروں کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ شیروں نے سامنے ہوتے ہی نر سنگھ کے بکرے کو ریزہ ریزہ کر کے کھالیا۔ کیونکہ وہ ہفتہ بھر کے بھوکے تھے۔

اس واقعہ کی بہت مشہوری ہوئی۔ راجہ بھی بہت حیران ہوا۔ جموں میں محلہ استاداں سے ایک عالم کو بلایا۔ اور اس واقعہ کے متعلق پوچھا، اس عالم نے جناب غوث پاک کے فضائل ومناقب اور کرامات کا ذکر کیا۔ جس سے راجہ بہت معتقد ہو گیا۔ اور ایک صد روپے گیارھویں کے طور پر ہر ماہ ان مولوی صاحب کو دیتا تھا، کہ گیارھویں شریف میں شامل کریں۔ اور خود بوقتِ دعا ہاتھ باندھ کر ادب سے کھڑا رہتا تھا۔

یہ واقعہ کسی شاعر نے نظم میں لکھا تھا جس کے دو شعر یہ ہیں ؎

ساڈے تن نے بکری اجڑ دیچہ موجود
ایہہ بکرا میرے پیر دا سن لے تو مردود

Marfat.com

جب نوکروں نے بات نہ مانی تو چرداہے نے کہا. جو درج ذیل ہے.

جے ایہہ منت منظور نے شیر نہ کھاسی مول

کرے جو کجھ کرناں اے کافر مجہول

۲۔ برادرم مردان علی شاہ صاحب کا ہی بیان ہے کہ شہر راجوری میں آگ لگ گئی۔ وہاں کے مشہور برہمن نند عرف لم پیرا کھتری نے یک صد روپے گیارھویں نذر مانی۔ اس کی دکان بچ گئی۔ اس نے حضرت حاجی بابا کو گیارھویں شریف دی تو حاجی بابا کی منزل رک گئی، جو بعد میں حضرت مجدد کے مزار پر حاضری سے کھلی۔

✣

چوہدری دیوان علی ابن امام دین موضع دھنور راجوری نے خود بندہ سے ذکر کیا کہ میں تھانیداری کے زمانہ میں ریاسی کے قریب مقیم تھا حسب معمول گیارھویں شریف تیار کی اور ایک پلیٹ میں ڈال کر اوپر دستر خوان رکھ کر باہر دہ مسجد میں ایک نووارد مولوی صاحب کو پیش کی. مولوی نے کھانے کے لئے پردہ اٹھایا، تو شور ڈال دیا کہ اس میں سانپ ہے. ہم نے دیکھا تو ہمیں نظر نہ آیا۔ میری والدہ صاحبہ اس وقت حیات تھیں انہوں نے سن کر فرمایا کہ مولوی وہابی ہوگا. تب اس کو سانپ نظر آتا ہے۔ ہم نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ مولوی فی الواقع وہابی تھا۔

✣

Marfat.com

خاکسار کے حقیقی ماموں سید انور شاہ صاحب مرحوم نے بندہ کے سامنے بیان فرمایا کہ مجھے ایک دفعہ حضرت حاجی بابا نے ماہ ساون یا بھادوں میں کشمیر سے راجوری بھیجا کہ تم جی ادا کا پتہ کر آؤ۔

چنانچہ میں راجوری شہر آپ کی ملاقات کی۔ رات کو موضع گردن رہے پھر میں اجازت لے کر واپس کشمیر روانہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے تاریخ پر حاضر ہونا ہے، اور یہ بھی فرمایا کہ بھائی ہوں تو ایسے ہوں۔

٭

مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۷۱ء نواں شہر نزد ایبٹ آباد ہزارہ بخانہ مولوی مہرالدین صاحب قمر قیام کیا اور ان کی زبانی درج ذیل باتیں خود لکھیں۔

۱۔ حضرت باباجی صاحب لاڑوی نے بمقام کھلاں نزد لاہ شریف مرزا گنج بخش کے گھر بوقتِ نماز فرمایا، بڑے پیر صاحب کو کہو نماز پڑھائیں چنانچہ آپ کی اقتدا میں باباجی صاحب نے نماز پڑھی۔

۲۔ ایک پڑوسی ملاں مخالفت کیا کرتا تھا۔ فرمایا ذلت کی موت مرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

۳۔ قبلہ بڑے پیر صاحب نے فرمایا کہ بہت پیر دیکھے ہیں لیکن طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ باباجی صاحب کو دیکھ کر طبیعت سیر ہو گئی۔

Marfat.com

۴۔ فرمایا مولوی سراج الدین اور مولوی سکندر کو دیکھ کر حاجی صاحب کی کرامت کا قائل ہو گیا ہوں۔

۵۔ ایک نہایت بدکار آدمی آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو حکیمانہ انداز میں نصیحت کی، جس سے متاثر ہو کر وہ شخص بیعت ہو کر تائب ہو گیا۔

۶۔ آپ نے فرمایا، ایک دفعہ پانی کا نالہ عبور کرتے ہوئے گہرے پانی میں ڈوب گیا۔ میں نے غوث پاک کو پکارا، معاً پار ہو گیا۔ کچھ لوگ جو دوسری طرف کھڑے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے تعجب سے پوچھا۔ کیا آپ تیراک ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ اور راز نہ بتلایا۔

۷۔ سادات ساتھریاں کو میں نے سمجھایا تھا۔ لیکن انہوں نے بات نہ مانی۔ آخر کار سیلاب میں غرقاب ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ آپ نے انہیں یقیناً کیوں نہ کہا، کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ لہذا تم جان بچالو۔ فرمایا کشف کی باتوں میں غلطی ہو سکتی ہے۔ لہذا یقیناً نہیں کہا جا سکتا۔

+

خواجہ گل محمد صاحب کی کرامت بروائت مولانا محمد اسحٰق مانسہروی شبر سرحد۔

مولانا محمد اسحاق مانسہروی نے اپنے والد خواجہ گل محمد کی کرامت یوں بیان کی کہ ایک مولوی بنام محمد حسین دیوبند سے فارغ ہو کر اپنے گاؤں

Marfat.com

تاڑہ ضلع ہزارہ میں آیا۔ طلباء کو پڑھانے لگا۔ درس شروع کیا۔ اس نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ سیدہ غیر سید کے لئے جائز ہے۔

خواجہ گل محمد صاحب کو پتہ چلا کہ یہ مولوی یوں کہتا ہے۔ تو آپ ایک شاگرد لے کر اس مولوی کے پاس پہنچ گئے۔ دورانِ بحث اُس نے اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے کچھ کتابوں کے حوالے پیش کئے، تو خواجہ گل محمد صاحب جوش میں آ کر فرمانے لگے:

"او مولوی! تجھے پیشاب کرنے کے لئے اولادِ رسول کے سوا کوئی جگہ نہیں ملتی، ظالم!" ——— ذرا زور سے فرمایا۔

تو اس مولوی پر اتنا اثر پڑا کہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔ اور اسی حالت میں بعد انتقال کر گیا۔

نوٹ:

اس واقعہ کے گل شیر ساکن سوہلن ضلع ہزارہ بھی شاہد ہیں علاوہ ازیں اور بھی کئی آدمی شاہد ہیں۔

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

ذکرِ خیر حضرت کرمانوالے

حضرت علامہ شیخ القرآن غلام علی صاحب اوکاڑوی سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے قبلۂ عالم حضرت کرمانوالے سے اپنی ایک ملاقات کا ذکر کرتے ارشاد فرمایا۔

۱۔ فرمایا کہ ایک دفعہ فقیر حضرت مولانا منظور احمد صاحب اور دیگر چند طلباء کے ہمراہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ اپنی کوٹھی کے صحن کے ایک گوشے میں تنہا بیٹھے تھے۔ فقیر نے حسبِ عادت تھوڑی دور رک کر السلام علیکم عرض کیا۔ اور حاضری کی اجازت طلب کی۔ تو حضرت صاحب قبلہ نے نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا، مولوی صاحب آجائیں۔ آپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔

چنانچہ سلام اور دست بوسی کے بعد جب ہم دوزانو مؤدب ہو کر بیٹھ گئے تو حضرت صاحب قبلہ نے ارشاد فرمایا:

"مولوی صاحب! اب میری حالت پہلے کی طرح نہیں رہی ہے۔ میں علم قیامت کا دعوای نہیں کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ نبی کریم کے صدقے اور میاں صاحب شرقپوری کے صدقے اللہ تعالیٰ نے کائنات میں کوئی چیز مجھ سے چھپا کر نہیں رکھی۔ کوئی بیمار ہونے والا ہوتا یا مرنے والا، یا اس قسم کا کوئی اور آئندہ کا واقعہ اور آنے والوں کی قلبی کیفیات اللہ تعالیٰ مجھ پر بالکل ایسا منکشف فرما دیتا تھا کہ جو کچھ میں کہہ دیتا تھا بالکل واقع

Marfat.com

کے مطابق ہوتا ہے۔

۲۔ نیز فرمایا، حضرت اعلیٰ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز مغرب کے بعد بالدوام یہ وظیفہ پڑھا کرتے تھے۔

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر
شیئاً للہ چوں گدائے مستمند
المدد خواہیم ز شاہ نقشبند
بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

ان کے علاوہ اور بھی بہت بزرگوں کے توسل سے استمداد اور استغاثہ فرماتے تھے۔

٭

درج ذیل اشعار بتاریخ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۹۳ھ، ۲۴ دسمبر ۱۹۷۳ء بر موقع حج پیر سید ہمایوں شاہ گیلانی و سید محمد عنایت اللہ شاہ رعنا راجوروی، بمقام نور پور شاہاں از قلم سید محمد قاسم شاہ مخدومی لکھے گئے

(بہ سفر رفتنت مبارکباد)

خبر آمد کہ سوئے طیبہ روی — بمدینہ و ہم بہ مکہ روی
حج و زیارت ترا مبارکباد — ایں سعادت ترا مبارکباد

Marfat.com

به سفر رفتنت مبارکباد
به همه قافله مبارکباد

چوں بروضه رسی برعنائی
بفقیری و هم بدانائی

به نیاز و آداب سلامے کن
به هزاراں ادب کلامے کن

از منِ ناتواں پیامے گو
بحضورِ نبی سلامے گو

بطیاره رومی و باز آئی
بسلامت روی و باز آئی

مادرِ تو گر بُدے موجود
هم آں پدر سعید وجود

اندریں وقت شادماں بودے
بامسرّت و با اماں بودے

کاش رفتند از جهانِ فانی
که کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

قاسم زار الوداع گوید
ایں همه قافله وداع گوید

✣

منقبت در مدح حضرت کرمانوالے

اشعارِ فارسی در مدح حضرت کرمانوالے، جو دربار شریف حضرت کرمانوالہ اوکاڑہ میں لکھے گئے ——— (از قلم محمد قاسم شاہ مخدومی)

من چه گویم وصفِ تو عالی جناب

زانکه اوصافِ تو دیدم بے حساب

اغنیاء و اولیاء محتاجِ تو

Marfat.com

از عطائے حق شدہ معراجِ تو

بر درِ تو ہر کہ می آید پدید

ہیچ کس زینجا نہ گشتہ ناامید

سرفرازاں بر درِ تو سرنگوں

از شکوہے تو شدہ عجزے فزوں

مولوئ معنوی گفتہ چنیں

در حدیثِ مصطفیٰ آید ہمیں

"اولیاء را ہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گرداند ز راہ"

اے کہ غوثِ وقت ہستی بے گماں

من ترا ہستم بجائے خادماں

تیرگیٔ قلبِ ما را دور کن

اندرونِ محزونِ من مسرور کن

من غریبم آمدہ در کوئے تو

شیئاً للہ از جمالِ روئے تو

قاسمِ مغموم را مسرور کن

قلبِ آثم را ہمہ پر نور کن

Marfat.com

مولانا پیر سید زاہد حسین شاہ صاحب خال خطیب نوٹنگھم انگلینڈ نے بیان کیا کہ میں حضرت کرمانوالہ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک شخص حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا میں ہندوستان سے ہجرت کر کے آیا ہوں۔ میرا تمام اہل و عیال کفار نے شہید کر دیا، لیکن ایک لڑکا زندہ ہے۔ وہ مجھے اب تک مل نہیں سکا۔ دُعا فرمائیں کہ میرا لڑکا مجھے مل جائے۔ حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا۔ کہ جاؤ اللہ رحم فرمائے گا۔ اس نے عرض کی، میں تو لڑکا لے کر جاؤں گا۔ حضرت صاحب دوسرے لوگوں سے گفتگو فرمانے لگے۔ پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا تم جاؤ اس نے پھر عرض کی میں لڑکا لے کر جاؤں گا۔ حضرت صاحب نے غصہ میں فرمایا، اس کو باہر نکال دو۔ چنانچہ اس شخص کو باہر نکال دیا گیا۔

باہر جا کر اس شخص نے برلب سڑک دیکھا تو اس کا لڑکا وہاں کھڑا تھا۔ پوچھا تو یہاں کیسے آیا۔ کہنے لگا۔ میں آگرہ میں ایک سکھ کی بھینسیں چرا رہا تھا کہ ایک بزرگ سفید ریش مجھے ملے اور فرمایا تو باپ کو ملنا چاہتا ہے۔ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ تو اس بزرگ نے مجھے یہاں لا کر چھوڑ دیا ہے۔ وہ آدمی سمجھ گیا کہ حضرت صاحب کی مہربانی اور کرامت سے آیا ہے۔ لہٰذا اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے دوبارہ حضرت صاحب کے پاس جا رہا تھا۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا دیکھو وہ شخص دوبارہ آگیا ہے اس کو باہر نکال دو۔ چنانچہ اس کو باہر نکال دیا گیا۔ اس دوران میں لڑکے نے حضرت صاحب کو دیکھ کر کہا، یہی بزرگ ہیں، جو مجھے یہاں لائے ہیں۔

Marfat.com

شجرہ شریف

نقشبندیہ مجددیہ نوریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفٰے کے واسطے

دین دنیا کی مری سب مشکلیں آسان کر
سرورِ کونین احمد مجتبیٰ کے واسطے

بخرۂ علم لدنی یاالٰہی کن عطا
شافع برحق خواجہ دوسرا کے واسطے

واسطے اصحابِ اربعہ کے الٰہی رحم کر
یار غار صاحب[۲] صدق وصفا کے واسطے

جام وحدت کا پلادے یا الٰہ العالمیں
حضرت سلمان فارس[۳] ذی عطا کے واسطے

امن میں رکھ یاالٰہی مجھ کو از قحط و وبا
حضرت قاسم محمد[۴] باسخا کے واسطے

کر منور قلب میرا از جمال نور خویش
حضرتِ جعفر[۵] امام باصفا کے واسطے

حفظ میں رکھ یا الٰہی تو گناہوں سے مجھے
بایزید پاک[۶] مردِ راہنما کے واسطے
مانگتا ہوں یا الٰہی بھیک تیرے عشق کا
ابوالحسن[۷] خرقانی نورِ ضیا کے واسطے
مست کر دے یا الٰہی! عشق اپنے میں مجھے
اس محمد بوعلی شاہ[۸] مقتدا کے واسطے
دور کر ظلمت گناہوں کی منوّر قلب ہو
حضرت یوسف[۹] محمد ذوالہما کے واسطے
عبد[۱۰] خالق غجدوانی کے لیے غم دور کر
عارف[۱۱] باللہ ولی اہل ہُدیٰ کے واسطے
خواجہ محمود[۱۲] کامل اور عزیز[۱۳] پیرِ ما
حضرت بابا سما[۱۴] سی پُر ضیا کے واسطے
علم حقیقت معرفت مجھ کو الٰہی کر نصیب
سیّد میر کلال[۱۵] پیشوا کے واسطے
ہو منقش دل میں میرے اسم ذات اللہ ہو
بادشاہِ نقشبند[۱۶] باخدا کے واسطے
معدن عشق ربانی عاشق ربّ الجلیل
مخزن فیض الٰہی پُر حیا کے واسطے

Marfat.com

کاملوں کے پیر کامل بے کسوں کے دستگیر
اس بہاؤالدین تاج اولیاء کے واسطے
یاالٰہی! مجھ گدا کو چاہِ غفلت سے نکال
اس علاؤالدین[۱۷] مرشد باصفا کے واسطے
کر عطا مجھ کو الٰہی بادۂ توحید مست
حضرت یعقوب[۱۸] چرخی بے ریا کے واسطے
شاہ عبیداللہ[۱۹] ولی زاہد محمّد[۲۰] حق نما
اور خدایا اپنی قدرت کا ملا کے واسطے
زہد تقویٰ کی محبت دِہ مجھے درویش کر
حضرت درویش[۲۱] صاحب باصفا کے واسطے
یاالٰہی! بخش دے مجھ روسیاہ کے سب گناہ
شاہ امکنگی[۲۲] دافع ہر بلا کے واسطے
دو جہاں میں اے خدا مشکل کشائی کیجئے
خواجہ[۲۳] باقی باللہ پیر راہِ ہُدیٰ کے واسطے
بے خودی کا جام مجھ کو ساقیا بھر کر پلا
احمد[۲۴] شیخ المکرم شہنشاہ کے واسطے
یامجدد الف ثانی پیر ما مشکل کشا
رحم کی نظر کیجو اس پُرخطا کے واسطے

Marfat.com

حضرت معصوم محمد ؒ[۲۵] کے لئے جلوہ دکھا

اُس محمد حجّت اللہ ؒ[۲۶] پیر ما کے واسطے

حضرت زبیر ؒ[۲۷] فاضل ہیں جو سرہندی ولی

خواجۂ اشرف محمد ؒ[۲۸] دل رُبا کے واسطے

شاہ جمال اللہ ؒ[۲۹] محمد خواجہ عیسیٰ ؒ[۳۰] ولی

خواجہ ؒ[۳۱] فیض اللہ ضیاءِ حق اولیا کے واسطے

دے مجھے وہ بصر جس سے تو ہی تو آئے نظر

خواجہ ؒ[۳۲] نور محمد باوفا کے واسطے

شاہ محمد ؒ[۳۳] نامدار اور صدیق ؒ[۳۴] نامی

فضل کر ابرار کل پارسا کے واسطے

شربت کلمہ شہادت دیجئے وقتِ نزع

شاہ نظام الدین ؒ[۳۵] تاج اولیاء کے واسطے

جام وحدت کا پلا دے یا الٰہ العالمین

بابا صاحب ؒ[۳۶] لاردی مشکل کشا کے واسطے

ہادی و رہبر ہمارے ہیں سکونت لاردیں

حضرت بابا مکرّم با نوا کے واسطے

از شرِ در نفس ظالم دہ پناہ یا ربّنا

اُس عبید اللہ ولی ذوالاصفیا کے واسطے

Marfat.com

دستگیر وقتِ مشکل اور قیوم آخر زماں
فانی فی الذاتِ مطلق ماسوی کے واسطے

یک نظر بر حال زارِ عاصی بے چارہ کن
سیّد مخدوم خواجہ بے ریا کے واسطے

بخش مجھ کو یا کریم العفو ستار العیوب
ھادئ مخدوم سیّد با خدا کے واسطے

مرد کامل پیر اکبر زاہد و عابد ولی
صابر و شاکر تھے جو راضی رضا کے واسطے

کر عطا ذوقِ حقیقی اے خدائے باعطا
پیر مخدوم جہاں نور و ضیاء کے واسطے

یا الٰہی اپنی رحمت سے شہادت کر نصیب
شاہ شہید سیّد سلمان شاہ کے واسطے

مانگتا ہے بھیک تجھ سے قمرؔ عاصی بے نوا
کر عطا کچھ اپنی رحمت بے بہا کے واسطے

دے نجات اس قیدِ غم سے یا الٰہ العالمین
شاد کر دے حاجی نوران شاہ کے واسطے

بلبل باغ محمد طوطئ شجرِ رسول
شاہ حیدر ابن حیدر ذوالفتاح کے واسطے

اس شجرہ طریقت کو جناب مولوی مہرالدین قمرؔ مرحوم نے منظوم کیا۔

Marfat.com

تتمۂ کتاب ھٰذا

حاجی سید نور محمد شاہ، ابن حضرت حاجی سید امیر شاہ مرحوم ومغفور نے بیان کیا کہ حضرت حاجی بابا سیّد نوران شاہ، بازار سنی بنک مری میں نجم الدین درزی کی دوکان پر بالعموم بیٹھتے تھے۔

آپ کے فرزند سیّد شاہ جنید مرحوم نے عرض کی کہ باباجی آپ بازار میں کیوں تشریف لاتے ہیں۔ اپنی مسند پر گھر میں ہی تشریف رکھا کریں، تاکہ وہاں ہی لوگ آپ کی ملاقات کیا کریں۔ جیسا کہ ایک پڑوسی پیر کا طریقہ ہے۔

آپ نے جواباً فرمایا میں بازار میں اس لئے آتا ہوں کہ اپنے بھائی کی شکل کا کوئی اگر مل جائے تو اُسے دیکھ لوں۔

یہ بات حضرت حاجی باباکی اپنے برادرِ اکبر سے کمال محبت کی نشانی ہے۔

؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

✦

مولوی حاجی سید حبیب اللہ شاہ ضیاؔ، فرزند اکبر حضرت حاجی باباؒ

Marfat.com

نے بیان فرمایا کہ والد ماجد حضرت حاجی بابا سیّد نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عروج و کمال دیکھ کر باباجی صاحب لاروی کے ایک خلیفہ مجاز نے عرض کی، حضرت، جو توجّہ حاجی صاحب لاہ شریف والوں پر فرمائی ہے، وہ مجھ پر بھی مبذول فرمائیں۔

باباجی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حاجی صاحب کا برتن پختہ تھا، وہ برداشت کر گئے۔ تمہارا ظرف ابھی خام ہے۔ تم برداشت نہ کر سکو گے۔

لیکن موصوف نے اصرار کیا تو باباجی صاحبؒ نے خصوصی توجہ فرمائی۔ تو اس کے بعد وہ خلیفہ صاحب استغراقی حالت میں سورج کی طرف اشارہ کرکے فرماتے دکّا دکّا۔ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا۔ اسی حالت میں قلیل مدّت میں انتقال فرما گئے۔ باباجیصاحب نے فرمایا، افسوس اپنے ہاتھوں سے مار دیا۔

☆

بردائشت حکیم محمد سلیم صاحب منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ نزد شرقپور شریف، میاں محمد رمضان ساکن نئی آبادی منڈی فیض آباد، تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ چار سال تک درود شریف پڑھ کر بوقت تہجد دعا کرتا رہا کہ مجھے اپنا بندہ ملا دے، کوئی شیطان نہ پیش آئے، جو مجھ سے دور لے جائے۔ اس کے بعد مولوی مہرالدین قمر صاحب

Marfat.com

بسلسلہ فاتحہ خوانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری ۱۹۲۸ئہ کو شرقپور شریف جاتے ہوئے میرے گھر ۷، ۸ میل پا پیادہ چل کر آئے اور مجھے کہا کہ تو اس نیت پر درود شریف پڑھتا تھا۔ لہذا مجھے حکم ہوا کہ میں تجھے بیعت کروں۔ اور پھر مجھے بیعت کیا۔

اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اور محمد رمضان کے درمیان خط و کتابت جاری رہی۔ ایک خط مولوی مہرالدین قمرؔ کا بنام محمد رمضان جو انہوں نے پاکستان بننے سے قبل راجوری سے لکھا تھا، اس کی نقل فوٹو سٹیٹ بندہ کے پاس موجود ہے۔

٭

جناب مولانا ڈاکٹر سید امیر حیدر شاہ صاحب فرزند حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ المتوفیٰ ۱۷ نومبر ۱۹۸۹ئہ بروز جمعۃ المبارک سوا ایک بجے دن نے بیان فرمایا کہ درج ذیل شوقیہ اور پر درد اور پر سوز غزل از مولانا سید حبیب اللہ شاہ بخاری پمبر دٹ شریف پونچھ کو حضرت والد ماجد حاجی بابا اور والدہ ماجدہ مرحومہ اور نانا جی پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ارادتمند افراد بڑی محبت اور شوق سے پڑھا کرتے تھے۔

(غزل پنجابی شوق ھادی)

صبا باد کدے تے لار جانویں
میرے رہبر دے درتے جا سنا دیں

کر بن تعظیم نے تسلیم اٹھائیں | ادب دے نال سر قدماں تے لائیں
چمئیں پل پل جو قدماں دیاں نوں | آکھیں جا کے ایہہ سجناں پیاریاں نوں
نظر رحمت دی رکھناں طالباں تے | بباطن مہر کرنی قالباں تے
سلاموں بعد آکھیں عرض ساری | تیرے طالب نوں نت ہے گریہ زاری
کرو مہراں کدے تے وطن ساڈے | جو وچہ خواباں تکاں مکھڑے تساڈے
کرے کامل ولی کر مہربانی | حبیب اللہ دی مشکل ہو آسانی

دکھا مکھڑا منور لایزالی
حبیب عاصی آیا در تے سوالی

☆

درج ذیل اشعار بھی حضرت موصوف کے ہیں۔

کامل اکمل شیخ سوہارا مرشد جو ہمارا
لارشر یفوں ساڈے تائیں حصہ دیوادن آیا
شجرۂ نقشبندیہ ص ۳۱

واہ وا بھاگ نصیب اساڈے کامل ولی زمانہ
شاہ حبیب خلیفہ جیندا صفت جتاون آیا

خلیفے بہت ہیں ان کے مگر کامل سبھوں سے جو
خلیفہ لاڑوالا ہے وہ افسر کل کا ہے والی
شجرہ نقشبندیہ ص ۱۵

میرا رہبر ہے دو جگ کا وہ نور فیض عرفانی
چلو اب شاہ حبیب اُنوں جو بن کے خاص سوالی

Marfat.com

باب ہشتم

عملیاتِ مخدومیہ

منقول از کاپی تعویذات حضرت پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ختم حضرت سلیمان علیہ السلام برائے جن و پری

۱۔ درود شریف — ۱۳۰۰۔ بار

۲۔ کلمہ تمجید (یعنی تیسرا کلمہ) — ۱۳۰۰۔ بار

۳۔ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ط — ۱۳۰۰۔ بار

۴۔ یَا وَھَّابُ — ۱۳۰۰۔ بار

۵۔ اَلسَّاعَۃُ وَالسَّاعَۃُ — ۱۳۰۰۔ بار

۶۔ اَھِیًّا شَرَاھِیًّا — ۱۳۰۔ بار

۷۔ یا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام — ۱۳۰۰۔ بار

۸۔ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِاَعْدَاءِ الْغَیْبِ

Marfat.com

كَمَا سَخَّرْتَ الرِّيْحَ لِسُلَيْمَانَ
بْنِ دَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؕ ۱۳۰۰ بار

۹۔ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ ۱۳۰۰ بار

۱۰۔ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۱۳۰۰ بار

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِكُلِّ قُلُوْبٍ۔ ۱۳۰۰ بار

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِ لِكُلِّ مَرِيْضٍ۔ ۱۳۰۰ بار

۱۳۔ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا
حُكْمًا وَّعِلْمًا ۱۳۰۰ بار

۱۴۔ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ
عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ
سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ یکصد بار

۱۵۔ درود شریف ۱۳۰۰ بار

نوٹ

ختم سلیمان علیہ السلام برائے جن و پری بڑا مجرب ہے۔ اگر کسی آدمی کو جنات کی شکایت ہو تو ختم مذکورہ اس طرح پڑھیں کہ پانچ یا سات آدمی (یا کم و بیش) مریض کے گھر پاک جگہ پر جمع ہو کر دائرہ بنا کر بیٹھ جائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو دریا کے کنارے بیٹھ کر پڑھیں۔

Marfat.com

دائرہ کے درمیان صاف کپڑا بچھا کر ختم شروع کیا جائے۔

ختم شروع کرنے سے قبل سیاہ مرچ ۷، (سات عدد) رتی ۷، (سات عدد) اور ۷، سات عدد لونگ، اور سات رنگہ دھاگا، تھوڑا سا مکھن، سُنڈھ کی ایک گنڈھی۔ تھوڑا سا پانی۔ یہ سب اشیا رتبار رکھیں اور ان کو ختم پڑھ کر دم کریں۔

دورانِ ختم مریض کو بھی پاس بٹھا کر دَم کرتے رہیں۔ بعد از ختم پانی مریض کو پلا دیں۔ اور سیاہ مرچ لونگ رتی سب کو پیس کر تھوڑا سا مکھن ڈال کر مریض کی ہتھیلیوں اور پنڈلیوں کی مالش کریں۔ اور دھاگے گلے میں باندھے جائیں۔ اور قبل از ختم سیاہ رنگ کا بکرا یا بکری یا دنبہ یا بھیڑ سیاہ مطابق مریض کے یعنی اگر مریض مذکر ہے۔ تو جانور بھی ایسا ہی ہو اور اگر مریض مؤنث ہو تو جانور بھی ایسا ہی چاہیئے۔

جانور کو ذبح کر کے دعا کریں۔ جانور کا خون سری پائے، او جھڑی ہڈیاں کھال میں ڈال دیں۔ اور مریض کے سرہانے رکھ دیں۔ جب سب آدمی سو جائیں تو دو آدمی کھال نکال کرلے جائیں۔ اور مریض کو خبر نہ ہونے دیں۔

اس کھال کو جہاں پانی جمع ہو یا دریا میں پانی کی طرف پشت کر کے سر کے اوپر سے پانی میں ڈال دیں، ایسے طریقہ سے کہ پانی سے باہر نہ آئیں۔ اور پانی میں ڈالتے وقت زبان سے کہہ دیں کہ:

Marfat.com

" اپنی پھکھ پھکھ لے اور ہمارے اندھے یا اندھی کو چھوڑ دے۔"
پھر پانی کی طرف نہ دیکھیں اور جہاں مریض ہو، وہاں رات کو
نہ آئیں۔ صبح آسکتے ہیں۔

+

ختم شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔ درود شریف	۳۰۰ بار
۲۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	ایک ہزار بار
۳۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	ایک ہزار بار
۴۔ معوذتین	۳۰۰ بار
۵۔ کلمہ طیبہ	۳۰۰ بار
۶۔ درود شریف	۳۰۰ بار

+

ختم شریف حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۔ اوّل درود شریف	۱۰۰ بار
۲۔ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ	۱۰۰ بار
۳۔ آخر درود شریف	۱۰۰ بار

+

ختم حضرت جبریل علیہ السلام برائے ہر بیماری

۱۔ اوّل درود شریف	۱۰۰ بار

Marfat.com

۲۔ یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ ط اِرْحَمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط — ہزار بار

۳۔ آخر درود شریف۔ — ہزار بار

ختم شریف غوثیہ

۱۔ اول درود شریف۔ — ۱۱۱۔ بار

۲۔ کلمہ تمجید — ۱۱۱۔ بار

۳۔ الٰہی بحرمت شیخ سلطان سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مشکل کشاء — ۱۱۱ بار

۴۔ سورہ یٰسین — ایک بار

۵۔ یَابَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ — ۱۱۱۔ بار

۶۔ یَاهَادِیْ اَنْتَ الْهَادِیْ — ۱۱۱۔ بار

۷۔ آخر درود شریف۔ — ۱۱۱۔ بار

۸۔ مشکلاتے بے عدد داریم ما
المدد یاغوث اعظم پیر ما — ۱۱۱۔ بار

ختم خواجہ خضر علیہ السلام

۱۔ اوّل درود شریف — ۱۰۰۔ بار

Marfat.com

۲۔ سورہ فاتحہ ۱۰۰ بار

۳۔ بِسْمِ اللّٰہِ کَافِی ۱۰۰ بار

۴۔ بِسْمِ اللّٰہِ شَافِی ۱۰۰ بار

۵۔ بِسْمِ اللّٰہِ مُعَافِی ۱۰۰ بار

۶۔ یَا فَتَّاحُ ۱۰۰ بار

۷۔ یَا وَہَّابُ ۱۰۰ بار

۸۔ یَا بَاسِطُ ۱۰۰ بار

۹۔ یَا غَنِیُّ ۱۰۰ بار

۱۰۔ یَا کَافِی ۱۰۰ بار

۱۱۔ یَا رَزَّاقُ ۱۰۰ بار

۱۲۔ یَا اَللّٰہُ ۱۰۰ بار

۱۳۔ آخر درود شریف۔ ۱۰۰ بار

ختم خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالٰی عنہ

۱۔ اوّل درود شریف ۲۰۰ بار

۲۔ کلمہ تمجید ۲۰۰ بار

۳۔ اسمِ اعظم (لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط ۲۰۰ بار

Marfat.com

۴۔ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ ۲۰۰ بار

۵۔ مُحَمَّدٌ اَحْمَدُ حَامِدٌ مَحْمُوْدٌ ۲۰۰ بار

اِنَّکَ اَقْوٰی مُعِیْنٌ وَاحِدٌ دَلِیْلٌ

۶۔ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ ۲۰۰ بار

۷۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ۲۰۰ بار

۸۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۲۰۰ بار

۹۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھَارُوْنَ ۲۰۰ بار

۱۰۔ سَلٰمٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ ۲۰۰ بار

۱۱۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۲۰۰ بار

۱۲۔ سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ۲۰۰ بار

۱۳۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ ۲۰۰ بار

۱۴۔ الٰہی بحرمت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ مشکلم کشاء ۲۰۰ بار

۱۵۔ درود شریف ۲۰۰ بار

✤

ختم اصحاب کہف

۱۔ درود شریف ۱۰۰ بار

۲۔ کلمہ تمجید (تیسرا کلمہ) ۱۰۰ بار

۳۔ کلمہ طیبہ۔ ۱۰۰ بار

Marfat.com

۴۔ آیۃ الکرسی — ۱۰۰ ربار

۵۔ یَاخَفِیَّ اللُّطفِ اَدرِکنِی بِلُطفِکَ الخَفِیّ — ۱۰۰ ربار

۶۔ سورہ فاتحہ — ۱۰۰ ربار

۷۔ سورہ اخلاص — ۱۰۰ ربار

۸۔ اسم اعظم یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنتَ سُبحَانَکَ اِنِّی کُنتُ مِنَ الظَّالِمِینَ ۃ — ۱۰۰ ربار

۹۔ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ — ۱۰۰ ربار

۱۰۔ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ — ۱۰۰ ربار

۱۱۔ سَیُهزَمُ الجَمعُ وَیُوَلُّونَ الدُّبُرَ ط — ۱۰۰ ربار

۱۲۔ یَا مَن لُطفُکَ لَو یَزَلُ
اُلطُف بِنَا فِی مَا نَزَلُ
اَنتَ القَوِیُّ نَجِّنَا
مِن قَهرِکَ یَومَ الخَلَا — ۱۰۰ ربار

۱۳۔ یَملیخا، مَکسَلمِینا، مَثسَلمِینا، مَرطُونُس، کَشفُوطَط، تَبیونس، یُوانس، بُوس، وَکَلبُھُم قِطمِیر ۃ

۱۳۔ یملیخا، مکسلمین، ہسل آئین، مونوش، دبرنوش، شاہ نوش، مت نوش اِسمُ کَلبِهِم قِطمِیر ۃ — ۱۰۰ ربار

۱۴۔ درود شریف — ۱۰۰ ربار

Marfat.com

ختمِ امامِ ضامن رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ اوّل درود شریف — ۱۰۰ بار

۲۔ کلمہ تمجید (تیسرا کلمہ) — ۱۰۰ بار

۳۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط
وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ط
یَا تَنْکَافِیْلُ بِحَقِّ ھَرْطَیْقُوْشَہ

آخر درود شریف — ۱۰۰ بار

ختمِ حضرت میکائیل برائے باراں

۱۔ اوّل درود شریف — ۱۰۰ بار

۲۔ اَللّٰہُ بَاقِیْ — ہزار بار

۳۔ آخر درود شریف — ۱۰۰ بار

ختمِ حضرت اسرافیل برائے کشادگی

۱۔ اوّل درود شریف — ۱۰۰ بار

۲۔ اَللّٰہُ مُعَافِیْ — ہزار بار

۳۔ آخر درود شریف — ۱۰۰ بار

Marfat.com

ختم حضرت عزرائیل برائے شفا ہر بیماری

۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰ بار

۲۔ یَا کَرِیْمُ اَکْرِمْنِیْ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ ہزار بار

۳۔ آخر درود شریف ۱۰۰ بار

✣

برائے درد نیم سر

وَلَا یُشْعِرَنَّ بِکُمْ اَحَدًا اَللّٰھُمَّ اَسْکِنْ ھٰذَا الْوَجَعَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

پیشانی پکڑ کر دم کریں ۵ بار یا ۷ بار

✣

نوٹ

حضرت قبلہ کی کاپی کے ختمات یہاں پر ختم ہیں۔ درج ذیل ختم قبلہ والد صاحب نے میاں محمد حسین مرحوم ڈاٹم جملان والے کو لکھ کر دیا تھا، اور اجازت بھی عطا فرمائی۔ ان کے فرزند غلام رسول سے بندہ نے حاصل کیا۔

ختم حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰ بار

۲۔ سورہ وَالضُّحٰی ۱۰۰ بار

Marfat.com

۳- سورہ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۱۰۰ بار

۴- سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱۰۰ بار

۵- سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۱۰۰ بار

۶- سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱۰۰ بار

۷- درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

مال مویشی کا مرورا اور بچھا کتا کا مرجانا یا مرگی وغیرہ ہر بیماری کے لئے خاص کر چھوٹے بچے جانوروں کے مختلف بیماریوں سے مرتے ہوں تو درج ذیل طریقہ سے ختم مذکورہ بالا پڑھیں۔ بہت مجرب ہے۔

ترکیب

ختم پڑھنے سے قبل سات قسم کے اناج اور سات پانی جن میں پانچ پانی پانچ چشمے کے اور ایک جندر کا، ایک دریا کے گھمن گھیر (گرداب) کا اور کھوڑی کے پن رکھ کے پتے، اگر کھوڑی کا پن رکھ نہ مل سکے تو اس کی جگہ نیلہ دار کھوڑی سی رکھ لیں۔ یہ سب اشیاء پہلے جمع کرلیں، پھر گھر میں پاک و صاف جگہ پر بیٹھ کر مذکورہ ختم پڑھیں۔

اس ختم کے لئے عام لوگوں کو بلانا نہیں۔ جو خود بخود آجائے، وہ شامل ہو سکتا ہے۔ دو تین آدمی بھی یہ ختم پڑھ سکتے ہیں۔ ختم پڑھنے سے قبل ایک دنبہ یا لیلا تین سال کا ذبح کریں۔ بایں طور کہ پہلے دائیں چھری پر چاقو یا چھری رکھ کر سورہ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے۔

Marfat.com

پھر اسی طرف کی پچھلی ران پر چاقو یا چھری رکھ کر سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہ پڑھیں۔ پھر بائیں ران پر چاقو یا چھری رکھ کر سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھیں۔ پھر آگے بائیں پھری پر چاقو یا چھری رکھ کر سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھیں۔

ذبح ہونے والے دنبہ کے نیچے سے دوسرا دنبہ یا لیلا نکال کر پھر پشت پر سے گذار کر نیچے رکھیں۔ اس طریقہ سے تین بار کریں۔ پھر چھوٹے لیلا کو چھوڑ دیں اور تین سال والا کو ذبح کر دیں۔ اور گوشت اسی گھر میں کھائیں۔ دوسرے گھر نہ بھیجیں۔ البتہ کھال، سری اور گوشت پڑھنے والا لے جا سکتا ہے۔

پھر جب چھوٹا دنبہ تین سال کا ہو جائے تو اس کو بھی مذکورہ طریقہ سے ذبح کر کے ختم مذکورہ پڑھیں۔ اور مندرجہ ذیل تعویذ بھی باندھنے کے لئے دیا جائے۔ مال زیادہ ہو تو پانی میں دھو کر پانی نمک میں ڈال کر مال کو کھلائیں۔ تعویذ یہ ہے۔

۶	۱	۳
۷	۵	۴
۲	۹	۸

یا باسط یا باسط

نیز بوقت مجبوری تھوڑا دیلی تھندی کا چار جگہ سے باندھ کر مال

Marfat.com

مولیشی کے مکان کی چھت میں رکھ دیں۔ اور حلوہ پر ختم مذکورہ پڑھیں ختم مذکورہ ستر ستر بار بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ نیز لیلے کی جگہ بکرا، یا کٹا بھی ذبح کر سکتے ہیں۔ اگر کامیابی نہ ہو تو پھر لیلہ ذبح کریں۔

نوٹ

میاں غلام رسول ولد میاں محمد حسین مرحوم نے بیان کیا کہ حضرت بڑے پیر صاحب نے میرے والد صاحب کو فرمایا کہ ایک ختم کی اجازت دینا چاہتا ہوں۔ آپ کے کس لڑکے کو دوں، تو میاں صاحب نے عرض کی، غلام رسول کو عطا کریں۔

میاں غلام رسول صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں اس وقت چھوٹا تھا۔ لیکن پیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے ختم شریف لکھ کر اجازت بھی دی۔ اور طریقہ بھی بتلایا۔ پھر بعد ازاں آپ وفات فرما گئے۔ جب میں بالغ ہوا تو خواب میں ملاقات ہوئی۔ فرمانے لگے، تو اس وقت چھوٹا تھا۔ اس لئے اب اجازت دیتا ہوں، اور طریقہ بھی بتلاتا ہوں۔ چنانچہ خواب میں دوبارہ آپ نے مکمل طریقہ بتلایا۔

پھر میاں غلام رسول نے یہ بھی کہا کہ انقلاب ۱۹۴۷ء میں اگر یہ ختم ہمارے پاس نہ ہوتا، تو ہم بھوکے مر جاتے۔ اس ختم کے ذریعہ مولا کریم ہمیں روزی دیتا رہا۔ اور اب بھی عطا فرماتا ہے۔

Marfat.com

یہ بھی کہا کہ اور لوگوں کو کوئی کم ہی دعوت دیتا ہے لیکن مجھے اس ختم کی وجہ سے بے شمار دعوتیں آتی ہیں۔ اور میں سب جگہ نہیں جا سکتا۔ میں نے حضرت میاں صاحب لار شریف والوں کے مال کا بھی ختم پڑھا ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت میاں صاحب ازراہ خوش طبعی فرماتے ہیں یہ ہمارے بھی پیر ہیں۔ فقط۔

مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۸۷ء بروز جمعرات بمقام دھنور نزد راجوری شہر درخانہ چوہدری گلزار ابن چوہدری دیوان علی ابن چوہدری امام دین بروایت حاجی غلام رسول ابن چوہدری وزیر علی مرحوم لکھا گیا۔

ختمِ غوثیہ شریف جو کہ میاں لعل دین صاحب وزیراعظم

مہاراجہ رنبیر سنگھ، بغداد شریف سے لائے تھے۔ اُن سے چوہدری بلند نے حاصل کیا، جو کہ چوہدری امام دین صاحب کے ماموں تھے۔ پھر اس خاندان میں آج تک یہ ختم شریف ماہانہ جاری ہے۔ بندہ نے طالب علمی کے زمانہ میں انقلاب ۱۹۴۷ء کے بعد جب چوہدری دیوان علی صاحب بھی ہجرت کر کے کھوہار ضلع گجرات میں مقیم تھے۔ تو انہوں نے حسب معمول یہ ختم پڑھایا تھا۔ اس ختم میں شرکت کی تھی۔ اس ختم میں حضرت حاجی بابا کے علاوہ حاجی حسین شاہ صاحب کوٹلی والے بھی تھے۔ چوہدری

Marfat.com

دیوان علی صاحب نے ختم کے اختتام پر کھڑے ہو کر جتنے بھی آدمی شامل تھے، سب سے فرداً فرداً دعا منگوائی تھی۔ دوبارہ اس ختم میں شمولیت تب ہوئی جب کہ ۱۹۸۶ء میں بندہ دیرا بر راجوری گیا ہوا تھا۔ چوہدری گلزار صاحب کی دعوت پر حاضر ہوا۔ حسنِ اتفاق سے یہ سالانہ بڑی گیارہویں کا موقع تھا۔ چوہدری گلزار صاحب نے کہا کہ والد ماجد چوہدری دیوان علی ہر ماہ بڑے اہتمام اور پاکیزگی کے ساتھ ختم پڑھاتے تھے۔ ہم بھی ہر ماہ حسب دستور ایسا ہی کرتے ہیں۔

ختم شریف یہ ہے۔

ختم غوثیہ شریف

۱۔ درود شریف	۱۱۱ بار
۲۔ سورہ فاتحہ	۱۱۱ بار
۳۔ سورہ اخلاص	۱۱۱ بار
۴۔ سورہ الم نشرح	۱۱۱ بار
۵۔ کلمہ تمجید (تیسرا کلمہ)	۱۱۱ بار
۶۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ	۱۱۱ بار
۷۔ يَا بَاقِيْ اَنْتَ الْبَاقِيْ	۱۱۱ بار
۸۔ يَا هَادِيْ اَنْتَ الْهَادِيْ	۱۱۱ بار

Marfat.com

۹۔ یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ ۱۱۱ بار

۱۰۔ یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ ۱۱۱ بار

۱۱۔ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ ۱۱۱ بار

۱۲۔ یَا جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ ۱۱۱ بار

۱۳۔ رس بفریاد یا شہ بغداد وقتِ امداد یا شہِ بغداد ۱۱۱ بار

۱۴۔ امداد کن امداد کن، از ہر بلا آزاد کن ۱۱۱ بار

در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادرا

۱۵۔ یا شیخ سیّد عبد القادر شیئاً للہ ۱۱۱۱ بار

۱۶۔ سورہ یٰسین ۳ بار

۱۷۔ یا حضرت سلطان شیخ سیّد عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ۱۱۱ بار

یا حضرت غوث۔

۱۸۔ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ ۱۱۱ بار

۱۹۔ لطف فرما از کرم دستم بگیر ۱۱۱ بار

خُذْ بِیَدِیْ یا شاہِ جیلاں دستگیر

۲۰۔ بے کساں را کس توئی اے شاہ جیلاں المدد ۱۱۱ بار

عاجزاں را بس توئی اے غوث اعظم المدد

۲۱۔ قرۃ العین علی سبط حسن، آل حسین ۱۱۱ بار

دستگیر در جہاں مدد یا غوث الثقلین

Marfat.com

۲۲۔ یاحضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر ۱۱۱ بار

۲۳۔ مشکلاتے بے عدد داریم ما ۱۱۱ بار

شیئاً للہ غوث اعظم پیر ما

۲۴۔ سَهِّلْ فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ ۱۱۱ بار

کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ

۲۵۔ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اللّٰہ یَا هَادِیْ یَا نُوْرُ ۱۱۱ بار

۲۶۔ کلمہ طیبہ ۱۱۱ بار

۲۷۔ درودِ قادری ۱۱۱ بار

۲۸۔ درودِ مشہور ۱۱۱ بار

نوٹ

درود قادری یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی وَلَدِہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلِیِّ۔

☆

منتر برائے بدھی وحر، بیماری جانوراں، باجازت میاں غلام جیلانی۔ ان کو اپنے دادے میاں سید احمد سے اجازت حاصل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بکریاں دیے دُکھے بیمارئیے۔ رزحتے رنجور ئیے دانیا پھوڑیا۔

Marfat.com

لوٹے برُیئے بجڑنگے کو تھرا مو کھرا ٹھنڈیئے باگڑیئے کا لجیئے سریئے
گلگو ٹواں ڈسیئے پھرکنیئے گھرن سجنیئے میلیا سر بیٹھبا رتنے
داگنے کالڑیئے رت موتیئے سوکڑ با تھن پاکیا۔ بڈھیے دھائی خدا کی
خدا کے رسول کی دھائی، حضرت شاہ حسین پیر بھاکھری بادشاہ کی۔
یَاحَافِظُ یَاحَفِیْظُ، یَا نَاصِرُ یَا وَکِیْلُ یَارَقِیْبُ یَامُعِیْنُ۔
یَااَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ! اَبْرَسَنْ سَبَرْسَنْ سَھْرَسَن
اِعْصَارُ مِنْ کُلِّ اٰفَاتٍ عَرْقِیَۃَ بَقِیَۃَ تَرْقِیَۃَ زَمْزَمَاتے
اَسْتَرْخَا۔

طاق بار پڑھ کر دم کریں۔ اور مال کے کھانے کے لئے بھی دینا چاہیے۔

بڈھی کی مرض والے مال کو ٹمک لگانے کا طریقہ

ٹمک لگانے کے لئے بڈھی کی بیماری سے مریض بکری کا پھیپھڑا نکال کر صاف کر کے پہلے ثابت دم کریں۔ پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانور کے بائیں کان کے پیچھے اوپر کی طرف سے چاقو یا چھری سے کاٹ کر ایک لکڑی پنسل کی طرح بنا کر اس کے ساتھ اوپر کی طرف سے سوراخ کریں۔ پھر پھیپھڑے کا ٹکڑا اس میں داخل کر دیں۔ بیماری شدید ہو تو سورۂ الم نشرح ہزار بار پڑھیں۔ اور سورۂ تغابن، درود تاج، درود نجات، چہل کاف اور مندرجہ ذیل طاق بار پڑھ کر دم کریں۔

Marfat.com

لِی خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃ
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ

✤

دیگر برائے تصرف جنات وغیرہ بچوں کے رونے کیلئے

درج ذیل منتر حاجی میاں غلام جیلانی صاحب سے منقول ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ بستم جملہ درندگان بحق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام و بحق شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ اَغِثْنِیْ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

طاق بار پڑھ کر مریض کو دم کریں۔

✤

ختم شریف ارواحی

ختم ارواحی برائے ایصال ثواب میت باجازت پیر صاحب گنڈی والے ضلع پونچھ، بروایت سید محمد شاہ صاحب ابن حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب۔

۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰۰ بار

۲۔ سورہ فاتحہ شریف ہزار بار

۳۔ سورہ اخلاص ہزار بار

Marfat.com

۴۔ سورہ لِاِیْلٰفِ	ہزار بار
۵۔ سورہ کوثر	ہزار بار
۶۔ آیت الکرسی	پانچ سد بار
۷۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ	ہزار بار
۸۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار	ہزار بار
۹۔ کلمہ شریف	ہزار بار
۱۰۔ سورہ یٰسین	۳ ۔ بار
۱۱۔ درود ہزارہ	پانچصد بار
۱۲۔ سورہ ملک	۳ ۔ بار
۱۳۔ درود تاج	۳ ۔ بار
۱۴۔ ہفت ہیکل	تین بار
۱۵۔ درود شریف مستغاث	ایک بار
۱۶۔ درود شریف	ہزار بار

ختم شریف درود نجات (با جازت قبلہ بڑے پیر صاحب بروایت برادرم محمد شاہ)

۱۔ اوّل درود شریف (درود نجات)	۱۱۱ بار
۲۔ سورہ فاتحہ	۱۰۱ بار
۳۔ سورہ یٰسین	سات بار، یا تین بار

Marfat.com

۴۔ آخر درود نجات ۔۔۔ ۱۱۱ بار

دوسرا طریقہ

۱۔ درود شریف مشہور ۔۔۔ ۱۰۰ بار

۲۔ درود نجات ۔۔۔ ۱۱۰۰ بار

۳۔ درود شریف مشہور ۔۔۔ ۱۰۰ بار

✣

طریقہ ختم آیت کریمہ

والد صاحب قبلہ، برائے درد زہ پانی پاگر دم کر کے دیتے تھے۔

۱۔ اول درود شریف مشہور ۔۔۔ ۱۰۰ بار

۲۔ آیت کریمہ ۔۔۔ ۱۱۰۰ بار

۳۔ آخر درود شریف ۔۔۔ ۱۰۰ بار

✣

طریقہ دائرہ

آسیب زدہ کے لئے طریقہ از صوفی محمد حسین ولد فقیر محمد ساکن جبڑی شریف ضلع ہزارہ حال نور پور شاہاں، بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۷۳ء خود مسجد میں آکر بندہ کو لکھوایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

طریقہ دائرہ حسب ذیل ہے۔

اوّل سورہ فاتحہ شریف باتسمیہ ایک بار، ساتھ ہی منصل بسم

Marfat.com

اللہِ مجریھا و مرسٰھا اِنّ ربّی لغفورٌ رّحیمٌ ۝ پھر
قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ یا جبرائیلُ اَللہُ الصَّمَدُ یا میکائیلُ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ یا اسرافیلُ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا
اَحَدٌ یا عزرائیلُ و منکرو نکیرًا و کرامًا کاتبین ۝
تین بار طریقہ مذکورہ کے ساتھ پڑھ کر پھونک دیں مریض کے اردگرد
خواہ خیال کے ساتھ ہی دم کرے۔

✣

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ مِائَۃِ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ
جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ
الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ
تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا
اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ
الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ یہ تین بار پڑھ کر
پہلے اپنے بدن پر دم کرے، پھر مریض کو، تو محفوظ رہے گا۔

✣

طریقۂ زکوٰۃ

منتر مذکورہ گیارہ بار، گیارہ روز سوتے وقت (آخری روز جمعرات

Marfat.com

ہونا چاہیئے۔) پڑھ کر دائیں طرف پھونک کر سو جائے۔ پھر کسی سے بات نہ کرے۔ داہنی طرف ہی سو جائے۔

طریقہ شناخت آسیب زدہ

موصوف نے بیان کیا ہے کہ آسیب زدہ مریض کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اُس کی نبض دیکھی جائے۔ اگر نبض بدستور چلتی ہے تو آسیب نہ ہوگا۔ اور اگر نبض آہستہ نمونیے والے کی طرح چلتی ہے، تو پھر آسیب کی شکایت ہوگی۔

ختمات حضرت باباجی صاحبؒ لاروی رحمۃ اللہ علیہ

درج ذیل ختمات ملفوظاتِ نظامیہ مؤلفہ حضرت باباجی صاحب لاروی کے صـ ۳۲۲ سے منقول ہیں۔ کتاب مذکورہ میں ان ختمات کی اجازت بھی درج ہے۔

ختم شریف آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ سورہ فاتحہ شریف	۱۲ بار
۲۔ درود شریف مشہور	۳۰۰ بار
۳۔ یَاهَادِیُ یَا مُنَوِّرُ	۳۰۰ بار

Marfat.com

۴۔ یَا ھَادِیُ یَا نُوْرُ ۳۰۰ بار

۵۔ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَت سَیِّدَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ۳۰۰ بار

۶۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۳۰۰ بار

۷۔ درود شریف مشہور ۳۰۰ بار

۸۔ سورۂ فاتحہ شریف ۱۲ بار

ختم شریف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

۱۔ درود شریف ۱۰۰ بار

۲۔ کلمہ طیبہ ۱۰۰ بار

۳۔ اسم اعظم ؎ ۱۰۰ بار

۴۔ کلمہ تمجید ۱۰۰ بار

۵۔ سورۂ اخلاص ۱۰۰ بار

۶۔ سورہ عصر ۱۰۰ بار

۷۔ درود شریف ۱۰۰ بار

؎ اسم اعظم سے مراد ہے آیت کریمہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ

Marfat.com

ختم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ درود شریف مشہور	۱۰۰ بار
۲۔ سورۂ الم نشرح	۱۰۰ بار
۳۔ سورۂ فاتحہ شریف	۱۰۰ بار
۴۔ درود شریف مشہور	۱۰۰ بار

ختم شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ درود شریف مشہور	۱۰۰ بار
۲۔ سورہ والضحیٰ	۱۰۰ بار
۳۔ کلمہ تمجید	۱۰۰ بار
۴۔ سورہ اخلاص	۱۰۰ بار
۵۔ درود شریف مشہور	۱۰۰ بار

ختم شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ

۱۔ درود شریف مشہور	۱۰۰ بار
۲۔ اسمِ اعظم (یعنی آیت کریمہ)	۱۰۰ بار
۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم	۱۰۰ بار
۴ درود شریف مشہور	۱۰۰ بار

Marfat.com

ختم شریف حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ درود شریف مشہور	۱۱۵، بار
۲۔ سورہ فاتحہ شریف	۱۱۱، بار
۳۔ کلمہ طیّبہ	۱۱۱، بار
۴۔ سورہ الم نشرح	۱۱۵، بار
۵۔ درود شریف مشہور	۱۰۰، بار

ختم شریف حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ درود شریف مشہور	۱۰۰، بار
۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	۳۰۰، بار
۳۔ سورۂ فاتحہ شریف	۳۰۰، بار
۴۔ سورۂ اخلاص	۳۰۰، بار
۵۔ سورۂ الم نشرح	۳۰۰، بار
۶۔ درود شریف مشہور	۱۰۰، بار

ختم شریف حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ درود شریف	۱۱۱، بار
۲۔ کلمہ تمجید	۱۱۱، بار

Marfat.com

۳۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ	۱۱۱ بار
۴۔ سورۂ الم نشرح	۱۲۱ بار
۵۔ سورہ یٰسین	ایک بار
۶۔ یَابَاقِیُ اَنْتَ الْبَاقِی	۱۱۱ بار
۷۔ یَاحضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر	۱۱۱ بار
۸۔ یَاحضرت غوث اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ	۱۱۱ بار

ختم غوثیہ آسان طریقہ

۱۔ اوّل درود شریف مشہور	۱۰۰ بار
۲۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل، نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔	۵۰۰ بار
۳۔ آخر درود شریف مشہور	۱۰۰ بار

ختم خواجگانِ نقشبندیہ

۱۔ استغفار	۳ بار
۲۔ سورۂ فاتحہ بالتسمیہ	۷ بار
۳۔ درود شریف مشہور	۱۰۰ بار
۴۔ سورۂ الم نشرح بالتسمیہ	۷۹ بار
۵۔ سورۂ اخلاص بالتسمیہ	ہزار بار

Marfat.com

۶۔ سورۂ فاتحہ باتسمیہ ۷ بار

۷۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

۸۔ شیئاً للہ چوں گدائے مستمند ۱۰۰ بار
المدد خواہم زشاہِ نقشبند

نوٹ

اگر کسی کو ضرورت اور مشکل درپیش ہو تو ختم شریف مذکورہ کے بعد تین ہزار بار آیت کریمہ پڑھے۔ انشاء اللہ مشکل حل ہوگی۔

ختم شریف لاحول

۱۔ اوّل درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

۲۔ پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ شروع کرکے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یکصد (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں۔ ایکصد کے آخر میں الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی پڑھیں۔ اس طریقہ سے کلمہ مذکورہ پانچصد بار پڑھیں۔

۳۔ آخر درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

ختم شریف شاہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ

۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰ بار

Marfat.com

۲۔ يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ۔ ۵۰۰ بار

۳۔ آخر درود شریف ۱۰۰ بار

نوٹ

ختم غوثیہ آسان طریقہ، ختم خواجگانِ نقشبندیہ، ختم شریف لاحول، ختم شاہِ نقشبند، ہر چہار مندرجہ بالا کی اجازت حضرت باباجی صاحب لاڑوی نے روزانہ ورد وظیفہ کے لئے بھی دی ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر ہے کہ اگر مل کر پڑھیں تو نشہ والا آدمی نہ بٹھایا جائے۔

ختم شریف سورہ یٰسین

۱۔ اوّل درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

۲۔ سورہ یٰسین شریف ۲۵ بار

۳۔ آخر درود شریف۔ ۱۰۰ بار

ختم شریف درود نجات

۱۔ اوّل سورہ فاتحہ شریف ۱۰۰ بار

۲۔ درود شریف نجات ۱۱۱ بار

Marfat.com

۳۔ آخر سورہ فاتحہ شریف ۱۰۰ بار

نوٹ

ملفوظات شریف سے منقول ختمات یہاں ختم ہیں۔

درودِ تاج

درود تاج بطریقہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب خلیفہ شیر ربانی میاں صاحب شرقپوری بروایت حاجی محمد دین صاحب، خلیفہ مجاز حضرت حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْقَرْضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّحْفُوْظٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ مُّعَنْبَرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْھُدٰی اَصْفَی الْاَصْفِیَاءِ کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ

Marfat.com

الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَ
الْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى
مُقَامُ غُلَامِهٖ وَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ
مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتِمِ
النَّبِيّٖنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ
رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ
السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَ
الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ ط سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ
الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ
رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ ط جَدِّ الطَّيِّبَيْنِ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ط اَلْمُتَجَلِّىْ بِتَجَلِّيَتَيْنِ ط
الَّذِىْ قَالَ لَهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ يَا نُوْرَ نُوْرِىْ وَيَا سِرَّ سِرِّىْ
وَخَزَآئِنَ مَعْرِفَتِىْ اَفْتَدَيْتُ مُلْكِىْ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَّدُنِ الْعَرْشِ اِلٰى تَحْتِ الْاَرْضِيْنَ ط
كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِىْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ.
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ
مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ، نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ
نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَآيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ بَلِّغ

Marfat.com

الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ، حَسُنَتْ جَمِیْعُ
خِصَالِہٖ. صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی
الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ختم شد

تصنیفاتِ پیر سیّد محمد قاسم شاہ صاحب مخدومی الجوردی

۱۔ شجرہ قادریہ
۲۔ فضل و رحمت
۳۔ منظہر جلال و جمال
۴۔ بری امام کا لاڈلا
۵۔ فیض مخدوم
۶۔ گلزار لطیف
۷۔ شجرۂ مخدومیہ
۸۔ حیات بری امام
۹۔ خزینۂ فضل و کرم
۱۰۔ سوانح حیات سیّد رجب علی شاہ
۱۱۔ مدح مخدومیہ
۱۲۔ ذکرِ مخدوم
۱۳۔ شجرۂ نسب

Marfat.com

Marfat.com